﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآء﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد21 — جمعۃ المبارک03/اکتوبر 2014ء — شمارہ40
07/ذوالحجہ 1435 ہجری قمری ❁ 03/اخاء 1393 ہجری شمسی

قربانی کے اونٹ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی والے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بٹے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے ان کے گلے میں ڈالے۔ پھر ان کو میرے باپ کے ساتھ بھیج دیا اور (اس قربانی کے بھیجنے کی وجہ سے) جب تک کہ قربانی کے اونٹ ذبح نہ کر دیئے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی بات حرام نہ ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے حلال کی تھی۔

(صحیح بخاری کتاب الوکالۃ باب الوکالۃ فی البدن حدیث نمبر 2149)

خطبۂ عید الاضحیہ

اگر درود میں شامل دعا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اور اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ کی دعا میں حصہ دار بننا ہے اور حقیقی عید منانے والا بننا ہے تو وہ تقویٰ پیدا کرو جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ وہ تقویٰ پیدا کرو جو آخری اور کامل شریعت لانے والے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنے آئے تھے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ تقویٰ کے بغیر نہ عبادتیں کام کی ہیں، نہ قربانیاں کام کی ہیں۔ اس روح کو ہمیں اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تمام احکامات پر غور کر کے پھر اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ پس اس عید کو بھی ہمیں وہ عید بنانے کی کوشش کرنی چاہئے جس کی بنیاد تقویٰ پر ہو، اُن محسنین میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جن کو اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے۔ جن کی جھولیوں کو اپنے انعامات سے بھرتا ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ قربانی یا نیکی یا محسنین میں شمار ہونا ایک دن کا کام نہیں ہے۔ مسلسل عمل ہی قربانی کے مقصد کو پورا کرتا ہے۔

جن کو دُنبے کی قربانی کی یا مینڈھے کی قربانی کی توفیق نہیں جس سے وہ ظاہری رنگ میں بھی قربانی کا اظہار کر سکیں وہ اپنا وقت تبلیغِ اسلام کے لئے وقف کریں، پمفلٹ تقسیم کریں، اپنے رابطے بڑھائیں، اپنے ساتھیوں کو تبلیغ کریں، اپنے کام کاج کی جگہ پر بھی اپنے رویوں سے، اپنے نمونوں سے اپنی طرف لوگوں کو متوجہ کریں۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کا دنیا پر اظہار کریں۔ تو یہ مسلسل عمل جو ہے اور نیکیوں پر قائم ہونا جو ہے، یہی ایک قربانی ہے۔

خطبہ عیدالاضحیہ فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 16/اکتوبر 2013ء بمطابق 16/اخاء 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الہدیٰ۔ سڈنی۔ آسٹریلیا

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-
لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰکِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْکُمْ- کَذٰلِکَ سَخَّرَهَا لَکُمْ لِتُکَبِّرُوْا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰکُمْ- وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ- (الحج:38)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ اِسی طرح اس نے تمہارے لئے انہیں مسخر کر دیا ہے تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اس نے تمہیں ہدایت عطا کی۔ اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دیدے۔

آج اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہماری زندگی کی ایک اور عید الاضحیٰ منانے کی ہمیں توفیق عطا فرمائی۔ عید کہتے ہیں بار بار آنے والی چیز اور خوشی کا موقع۔ (لسان العرب زیر مادہ ''عود'') ''اَضْحِیَہ'' کے معنی خوب دن چڑھے کے بھی ہیں اور قربانی کی بکری کے بھی ہیں۔ بہرحال عام زبان میں اس عید کو قربانی کی عید بھی کہتے ہیں۔ اس نام ''قربانی کی عید'' نے عموماً مسلمانوں میں یہ تصور پیدا کر دیا ہے کہ یہ خوشی کا موقع آیا ہے کہ جانوروں کو ذبح کرو اور خوشیاں مناؤ، گوشت کھاؤ۔ پس یہ عید ہوگئی۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اس عید پر مسلمان لاکھوں کی تعداد میں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں جانور ذبح کرتے ہیں۔ مکّہ میں جو حج ہوتا ہے وہیں لاکھوں جانور ذبح ہو جاتے ہیں۔ پاکستان وغیرہ اور تیسری دنیا کے بہت سے ایسے ملکوں میں جہاں مسلمان ہیں خاص طور پر برصغیر پاکستان ہندوستان میں، عید سے پہلے امیر طبقہ میں بڑا اور خوبصورت جانور خریدنے کی دوڑ لگی ہوتی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ میں نے اتنے لاکھ میں یہ بیل خریدا، کوئی کہتا ہے کہ میں نے اتنے ہزار میں یہ مینڈھا یا دُنبہ یا بکرا خریدا۔ پھر اُنہیں خوب سجایا جاتا ہے، اس لئے کہ یہ بھی حکم ہے کہ خوبصورت قربانی پیش کرو۔ تو ظاہری طور پر بھی اُس کو خوبصورت کرنے کی یہ کوشش کرتے ہیں۔ اور ظاہر پر ہی زیادہ زور ہوتا ہے۔ ایسے ایسے لوگ قربانیاں کرتے ہیں جو عام زندگی میں نہ نماز پڑھتے ہیں نہ روزہ رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایسے بھی ہیں جنہوں نے شاید سال میں عید کی نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھی ہوگی۔ لیکن یہ بڑی بڑی قربانیاں بڑے ذوق اور شوق سے پیش کی جاتی ہیں اور پھر اس قربانی کے بعد بھول جاتے ہیں کہ ہمارے کوئی فرائض بھی ہیں۔ ہماری کوئی ذمہ داریاں بھی ہیں۔ ہماری زندگی کا کوئی مقصد بھی ہے۔ سارا دن دعوتیں اور غل غپاڑے ہوتے رہتے ہیں۔ اُس دن نمازیں بھی اکثر ادا نہیں کرتے اور بس یہی عید ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک یہ عید قربان ہے، بیشک ایک قربانی ادا کرنے کا حق ادا کرنے والے باپ اور بیٹے کی یاد میں ہر سال منایا جانے والا یہ ایک اسلامی تہوار ہے، لیکن یاد رکھو کہ صرف اس بات پر خوشی منانا کہ ہمارے بزرگوں نے چار ہزار سال پہلے قربانی پیش کی تھی، یا وہ بزرگ اور اللہ تعالیٰ کے فرستادے قربانی کے لئے تیار ہو گئے تھے، یہ کافی نہیں ہے۔ وہ تو اُن اللہ تعالیٰ کے فرستادوں کا فعل تھا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ان کا یہ فعل تھا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس فعل کو قبول بھی کیا۔ پھر اُن کی مسلسل قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے پہلے گھر کی بنیادوں کی نشاندہی فرما کر اُن پر

دیواریں استوار کروا کر ایک اور عظیم انعام سے اُنہیں نوازا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا گھر اب تم دونوں، بلکہ تینوں، کیونکہ باپ، ماں اور بیٹا سب اس میں شامل تھے، سب کو آئندہ آنے والے لوگوں کے لئے ہمیشہ یاد رکھا جانے والا بنانے کا انتظام کر دیا اور پھر اس سے بھی عظیم انعام یہ دیا کہ اس گھر کی دیواریں استوار کرتے وقت جوان دو بزرگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے دعائیں کی تھیں کہ ہماری ذریّت میں سے بھی ایک عظیم نبی مبعوث فرما (البقرة:130) اُن دعاؤں کو بھی قبولیت کا شرف عطا فرما کر وہ عظیم نبی مبعوث فرمایا جو اللہ تعالیٰ کا سب سے پیارا تھا اور پیارا ہے۔ جس کے آنے سے اللہ تعالیٰ کے اس گھر کی اہمیت مزید نکھر کر واضح ہوگئی۔ جس نے توحید کا قیام کرنے اور توحید کا قیام کروانے کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔ ان دونوں بزرگوں اور ان کی آل کو ہمیشہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اُمّت کے ذریعہ ہر نماز کے درود میں شامل فرما کر اُنہیں رہتی دنیا تک اُمّتِ مسلمہ کی دعاؤں میں شامل کر لیا۔ پس یہ اُن بزرگوں کی قربانیوں کا پھل تھا جو اُنہیں ملا اور ملتا چلا جا رہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ یہ انعام اُنہیں ایک مینڈھے کی قربانی کی وجہ سے ملا تھا۔ اور ایک بکرے یا مینڈھے یا گائے کی قربانی سے تم بھی انعامات کے وارث بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، نہ اُن کی قربانی کا گوشت اور خون اُن کو یا اُن کی آل کو یہ مقام دلا سکا، نہ میرے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں اور اُس کی آل میں شامل لوگوں کو یہ مینڈھوں اور بکریوں اور گائیوں کی قربانی کچھ مقام دلوا سکے گی۔

اگر درود میں شامل دعا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کی دعا میں حصہ دار بننا ہے اور حقیقی عید منانے والا بننا ہے تو وہ تقویٰ پیدا کرو جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ وہ تقویٰ پیدا کرو جو آخری اور کامل شریعت لانے والے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنے آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں جو میں نے تلاوت کی ہے، فرماتا ہے کہ تمہاری قربانیوں کی ظاہری شکل کوئی نتیجہ نہیں پیدا کرتی بلکہ وہ روح نتیجہ پیدا کرتی ہے جس کے ساتھ قربانی دی گئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، یاد رکھو کہ تقویٰ کے بغیر نہ اس قربانی کی روح پیدا ہو سکتی ہے، نہ ہی تقویٰ کے بغیر اس کا نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے جو حقیقی قربانی کا مقصد ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بڑے واضح طور پر فرما دیا کہ تمہاری قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تعالیٰ کو نہیں پہنچتے۔ فرمایا وَلٰـکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ۔ لیکن تمہارے دلوں کا تقویٰ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ یہ قربانیاں جو کسی بھی صورت میں ہوں، یہ تمہیں اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔ لیکن اُس صورت میں جب یہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کی گئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے خالصۃً اُس کی بڑائی بیان کرنے سے، اُس کی عبادت کرنے سے۔ جو احکام اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں اُن پر عمل کرنے سے۔ قرآنِ کریم میں جو حکم ہیں اُن پر عمل کرنے سے۔ اسلام کی جو روح اور مغز ہے اُس کو حاصل کرنے سے۔ اگر تم اس سوچ کے ساتھ یہ قربانی کر رہے ہو تو تمہیں بشارت ہو کہ تم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جاؤ گے۔ احسان کرنے والوں میں شمار ہو گے، ہدایت پانے والوں میں شمار ہو گے۔ اُن انعامات کو حاصل کرنے والے بن جاؤ گے جو ایک حقیقی مسلمان کے لئے مقدر ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ارشاد ہے، ایک حدیث میں آتا ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی یقیناً اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(صحیح البخاری کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدء الوحی الی رسول الله ﷺ حدیث: 1)

پس اگر نیت تقویٰ پر چلنا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش ہے تو یہ قربانی قبول ہوگی۔ پھر اس قربانی کا خون بہانا بھی خدا تعالیٰ کی رضا کا باعث بنائے گا اُس کا گوشت تمہیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو تو گوشت کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں جب نیت نیک ہو، خدا تعالیٰ کی رضا مطلوب ہو اور قربانی کر کے اُس میں سے غریب بھائیوں کا حصہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کی نیت سے دیا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ جس نے ہمیں حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس نے بھوکوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا ہے، اس قربانی کے ظاہری چھلکے یا گوشت کا بھی ثواب دے دیتا ہے۔ ان امیر ملکوں میں رہنے والے، جن کو توفیق ہے، وہ جماعتی نظام کے تحت یا اپنے طور پر پاکستان اور غریب ملکوں میں بھی قربانی کیا کریں تا کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ کیونکہ ایسے بھی ہیں جن کو مہینوں گوشت کھانے کو نہیں ملتا اور بعض دفعہ عید پر ہی کھا رہے ہوتے ہیں یا مہینے کے بعد کہیں کھاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس کی روح کا بھی ثواب دے رہا ہے اور اس کے چھلکے کا بھی ثواب دے رہا ہے۔ ظاہری طور پر بھی ثواب دے رہا ہے اور اس کی باطنی روح جو ہے اس کا بھی ثواب دے رہا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''بَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ'' تو کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اس نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُسے احسان کرنے والوں میں شمار کر رہا ہے۔ مُحسِن کا مطلب دوسروں کو فائدہ پہنچانے والا بھی ہے۔ مُحسِن کا مطلب نیکیوں پر چلنے والا بھی ہے اور مُحسِن کا مطلب صاحبِ علم بھی ہے۔ پس یہاں اللہ تعالیٰ اُنہیں بشارت دے رہا ہے جو علم رکھتے ہیں اور اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ تقویٰ قربانی کی روح ہے، نہ کہ ظاہری قربانی۔

اور اس علم کی وجہ سے نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں اور بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی بشارت پانے والے ہیں ہدایت پانے والے ہیں، اُس کے انعامات سے حصہ لینے والے ہیں۔

پس احسان اللہ تعالیٰ کا ہے، بندے کا نہیں کہ اس عمل پر جس کی تقویٰ پر بنیاد ہو، اللہ تعالیٰ بندے کو نواز رہا ہے۔ ہمیشہ ایک حقیقی مومن اپنے سامنے یہ چیز رکھتا ہے اور رکھنی چاہئے کہ تقویٰ کے بغیر کوئی نیکی نیکی نہیں ہے۔ یہ صرف دکھاوا ہے اور دکھاوے کی نمازیں پڑھنے والوں کو بھی خدا تعالیٰ نے بڑی سخت تنبیہ فرمائی ہے۔ فرمایا فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ (الماعون:5) کہ نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ (الذاریات:57) یعنی میں نے جنّوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور عبادت کی انتہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتائی کہ عبادت کا مغز نماز ہے۔ یعنی سب عبادتوں کی معراج نماز ہے۔ آپ نے اپنی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے۔ (سنن النسائی کتاب عشرة النساء باب حب النساء حدیث:3939)

پس وہ نمازیں جو اس روح کے ساتھ پڑھی جائیں جس کا اُسوہ حسنہ ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا تو یہ آنکھوں کی ٹھنڈک بھی ہیں، عبادت کا مغز بھی ہیں، مقصدِ پیدائش کو پورا کرنے والی بھی ہیں۔ لیکن دوسری طرف اگر اس کے بغیر ہیں اور حقوق العباد کی نفی کرتی ہیں۔ ایک طرف نمازیں ہیں اور دوسری طرف لوگوں پر ظلم ہو رہا ہے تو یہ تقویٰ کے بغیر ہیں اور یہی پھر ہلاکت کا باعث بن جاتی ہیں۔ پس ہماری قربانیاں اور ہماری عبادتیں تقویٰ چاہتی ہیں، وہ معیار چاہتی ہیں یا اُن معیاروں کے حصول کی کوشش چاہتی ہیں جن کا اُسوہ ہمارے سامنے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا۔

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ تقویٰ کے بغیر نہ عبادتیں کام کی ہیں، نہ قربانیاں کام کی ہیں۔ اس روح کو ہمیں اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تمام احکامات پر غور کر کے پھر اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

پس اس عید کو بھی ہمیں وہ عید بنانے کی کوشش کرنی چاہئے جس کی بنیاد تقویٰ پر ہو، اُن محسنین میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جن کو اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے۔ جن کی جھولیوں کو اپنے انعامات سے بھرتا ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ قربانی یا نیکی یا مُحسِنین میں شمار ہونا ایک دن کا کام نہیں ہے۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہا کہ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ (الصافات:103) یعنی اے میرے باپ! جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے، وہی کچھ کر تو وہ صرف گردن پر چھری پھروانے پر رضامندی دینا ہی نہیں تھا، اُس زمانے میں انسانی جانوں کی قربانی دی جاتی تھی یا لی جاتی تھی۔ اُس زمانے کے لحاظ سے یہ کوئی انوکھی بات نہیں تھی۔ زیادہ سے زیادہ لوگ اور وہ بھی اُس زمانے کے لوگ اس قربانی پر یہی کہتے کہ ابراہیم نے اپنے لاڈلے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کے کہنے پر قربان کر دیا اور بس۔ دنیا پھر بھول جاتی۔ لیکن اُن دونوں باپ بیٹے کو تقویٰ کا ادراک تھا اس لئے خواب کے حوالے سے باپ نے جب عندیہ لیا، تو اُس میں اُس تقویٰ کا حقیقی ادراک رکھنے والے بیٹے نے صرف یہ جواب نہیں دیا کہ اے ابّا! مَیں تیار ہوں۔ تُو میری گردن پر چھری پھیر دے۔ بلکہ جواب دیا۔ یَابَتِ اِفْعَلْ مَا تُؤْمَر کہ جس بات کا بھی تجھے میرے بارے میں حکم ہے، وہ کر۔ چھری پھیرنے کا حکم ہے تو چھری پھیر دے۔ مجھ سے قربانیاں لیتے چلے جانے کا حکم ہے تو اُس کے لئے تیار ہوں۔ چھری پھروا کر جان دینے والوں کی مثالیں تو موجود ہیں، جیسا کہ میں نے کہا، اُس زمانے میں وہ قربانی لی جاتی تھی۔ بیٹا یہ جواب دیتا ہے کہ مَیں تو خدا تعالیٰ کی خاطر قربانیوں کا سلسلہ جاری رکھنے کو بھی تیار ہوں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی یہی فرمایا کہ میں ایک وقتی قربانی نہیں مانگ رہا۔ گو باپ بیٹا اس کے لئے بخوشی تیار ہیں، مَیں تو مسلسل قربانیاں مانگ رہا ہوں، ایسی قربانیاں مانگ رہا ہوں جن کا تسلسل جاری رہے اور پھر وادیٔ غیر ذی ذرع میں، بیابان جگہ پر یہ قربانیوں کا سلسلہ جاری ہوا۔

پس یہ تقویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربانیوں کا ایک سلسلہ جاری ہوا۔ یہ تقویٰ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنے تقوی کے معیار کو بلند کرتے چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنا مطمحِ نظر بنا لو۔ یہ اسماعیلی صفات ہیں جو آج کی عید ہمارے اندر پیدا کرنے آئی ہے، اور ان صفات کی معراج ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نظر آتی ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں خراجِ تحسین پیش کیا کہ فرمایا قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الانعام:163) تو کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ پس یہ وہ مقام ہے جو ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔ باقی جیسا کہ مَیں نے کہا ظاہری طور پر بھی اس قربانی کو کیا جاتا ہے۔ بھیڑیں بکریاں، گائیں، بھینسیں ذبح ہوتی ہیں۔ اور ہر اُس

باقی صفحہ 4 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر317

مکرم عبدہ بکر محمد بکر صاحب (1)

مکرم عبدہ بکر صاحب کا تعلق مصر سے ہے جس کے ضلع سوہاج کی ایک بستی میں ان کا بچپن اور لڑکپن گزرا۔ پھر 2010ء میں انہیں قبولِ احمدیت کی توفیق ملی۔ ان کا یہ سفر گو طویل ہے لیکن اس میں قارئینِ کرام کے لئے بہت سی معلومات اور ایمان افروز واقعات ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں:

میری بستی۔۔۔اور خوابوں کی بستی

جس بستی میں پلا بڑھا اس کے رہائشی تنگ نظر اور جہالت زدہ معاشرے کی تصویر پیش کرتے تھے۔ ان میں راسخ ہونے والی تعصب، خرافات اور انتقام لینے کی عادات کے شاخسانے آئے دن بستی کے گلی محلوں میں بکھرے نظر آتے تھے۔ میرے والد صاحب بھی اس بستی کے دیگر باسیوں کی طرح نہایت متعصب مزاج اور ہر وقت آمادہ بجنگ نظر آتے تھے اور مَیں بھی اکثر ان کی سخت گیری کا مورد رہتا تھا۔ سکول جاتا تو استاد بھی اپنی رائے کی خلاف ورزی کی اجازت نہ دیتا تھا بلکہ اس ''جرم'' کی اکثر سزا دی جاتی۔ ان باتوں نے بچپن ہی سے میرے اندر ظلم وجبر کے خلاف جذبات پیدا کردیئے۔ میرا دل کسی ایسی جگہ کا متلاشی تھا جس کے باسی کشادہ دل رکھتے ہوں، جہاں دوسرے کی رائے کا بھی احترام کیا جاتا ہو، جہاں پیار ومحبت کی فضا کا راج ہو۔ لیکن شاید ان تمام امور کی تمنا تو کی جاسکتی تھی، ان کے بارہ میں خواب بھی بُنے جاسکتے تھے لیکن حقیقت میں ایسا ہونا تقریباً ناممکن تھا۔

اخوان المسلمین کے ساتھ

لڑکپن میں ہی مَیں عشاء کے بعد بستی کی مسجد میں اخوان المسلمین کے بعض مولویوں کے درس میں شامل ہونے لگا۔ اور ایک دو سال کے بعد ہی ان کے ہفتہ وار اجلاس کا لازمی رکن بن گیا۔ ایک روز ایک ایسا واقعہ ہوا جس نے مجھے کچھ سوچنے پر مجبور کردیا۔ مَیں اخوان المسلمین کے ایک مولوی کے ساتھ کہیں جارہا تھا کہ راستے میں بعض عیسائیوں سے ملاقات ہوئی۔ مَیں نے حسبِ عادت انہیں السلام علیکم کہہ دیا۔ مولوی صاحب نے فوراً اجھڑکا اور فرمایا کہ دوبارہ ایسے نہیں کرنا اور آئندہ صرف مسلمانوں کو ہی سلام کرنا ہے۔

{ان مولویوں کے ''فلسفہ'' کے مطابق جس کو جانتے نہ ہوں اسے سلام ہی نہ کریں، اور اگر سلام کرنا چاہتے ہیں تو پہلے اسے روک کر پوچھیں کہ مجھے جلدی سے بتادیں کہ کیا آپ مسلمان ہیں، کیونکہ میں نے سلام کرنا ہے۔ یہ کیسی مضحکہ خیز اور جہالت پر مبنی بات ہے جو بعض متشدد مُلّاں اسلام کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ نہ جانے انہیں آنحضور صلی اللہ علیہ السلام کا یہ فرمان کیوں بھول جاتا ہے جس میں آپؐ نے فرمایا ہے کہ: ''تَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِف''یعنی ہر شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے سلام کرو۔ آپؐ کے اس فرمان کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جلسہ سالانہ برطانیہ 2014ء کے موقعہ پر خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ:'' یہ ایک ایسا حکم ہے اور نسخہ ہے کہ اگر اس پر اس کی روح کو سمجھتے ہوئے عمل کیا جائے تو دنیا کے فسادوں کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔'' لیکن افسوس کہ مولوی حضرات اسی حکم کو فساد پھیلانے کے لئے استعمال کررہے ہیں۔ پھر بھی اصرار ہے کہ کسی مصلح کی ضرورت نہیں!!(ندیم)}

مکرم عبدہ بکر صاحب کہتے ہیں کہ: یونیورسٹی میں داخلہ کے بعد مَیں نے اخوان المسلمین کے بانی حسن البنّاء کی کتب کے بارہ میں تحقیق کی کیونکہ اخوان المسلمین اسے مجدد الاسلام سمجھتے ہیں اور ہر اجلاس میں اس کی کتب کے درس ہوتے ہیں۔ مجھے حسن البنّاء کی کتب میں تجدید نام کی کوئی چیز نہ مل سکی، لہذا میں نے اخوان المسلمین سے علیحدگی اختیار کرلی۔

تجدید اور تکفیر

یونیورسٹی میں ہمارے ایک استاد ڈاکٹر عبدالصبور شاہین تقریباً ساٹھ سے زیادہ کتب کے مؤلف تھے اور 2010ء میں ان کی وفات ہوئی۔ میں نے ان کی کتاب ''اَبی آدم'' پڑھی تو بہت محظوظ ہوا۔ اس میں انہوں نے ثابت کیا تھا کہ خدا کے نبی آدم علیہ السلام پہلے انسان نہیں تھے۔ میرے خیال میں یہ ایک تجدیدی فکر تھی۔ اس لئے میں ان کے ہم خیالوں میں شامل ہوگیا۔ بعد میں مجھے یہ جان کر بہت حیرت ہوئی کہ ان کی اس تالیف کی وجہ سے ملک کے مولویوں نے ان پر کفر کے فتوے لگا دیئے۔ مجھے پہلی دفعہ کسی شخص کے بارہ میں اس قدر دکھ ہوا، کیونکہ میں انہیں جانتا تھا۔ میری سمجھ سے یہ بات بالاتر تھی کہ جو شخص کلمہ شہادت پڑھتا ہے، جو قرآن کریم کا حافظ ہے اور مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہے ایسے شخص کو کافر کیسے قرار دیا جاسکتا ہے؟! پے در پے ایسے تجربات کی بنا پر میں اسی نتیجہ پر پہنچا تھا کہ بعض اسلامی جماعتوں کے تکفیر کی طرف حد درجہ میلان نے ان پر صحیح سوچ کے دروازے بند کردیئے ہیں۔ اور ایسی صورت میں ان سے صحیح دینی راہنمائی کی توقع خام خیالی ہے۔ لہذا میں نے تمام دینی جماعتوں سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے گوشۂ تنہائی میں زندگی گزارنے کو ترجیح دی۔

سوالات بلا جواب

میں نے عربی ادب اور علوم اسلامیہ میں ڈگری مکمل کرلی لیکن مذکورہ بالا متعدد تجربات کی بنا پر کئی امور سوالات بن کر میری سوچوں کا محور بن گئے۔ مثلاً یہ کہ:

☆...... انسان کی ابتداء کیسے ہوئی؟

☆......خدا تعالیٰ کے بارہ میں سوچتے ہی خوف، ڈر اور سزا وعقاب کا تصور کیوں ابھرنے لگتا ہے؟

☆ ......کیا بعض مولویوں کی یہ بات درست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی عبادت نہ کرنے والوں کے قتل کا حکم دیتا ہے؟

☆ ......کیا اسلام کو چھوڑ کر کسی اور دین میں داخل ہونا قتل کا موجب بنتا ہے؟

☆ ......کیا واقعی زمین کے نیچے کوئی اور دنیا آباد ہے جس میں ہم سے مختلف قسم کے انسان بستے ہیں؟

☆......کیا بلّی شیر کی چھینک سے پیدا ہوئی ہے؟

{زمین کے نیچے مخلوق کا تصور مولویوں کے یاجوج وماجوج کے بارہ میں پھیلائے ہوئے خیالات سے ماخوذ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یاجوج وماجوج چھوٹے قد کی مخلوق ہے جو زمین کے نیچے محصور ہے۔ اور آخری زمانہ میں وہاں سے نکل کر زمین میں پھیل جائے گی۔

جبکہ شیر کی چھینک سے بلّی کی پیدائش کا تصور مختلف پرانی تفاسیر میں پائی جانے والی ایک روایت سے لیا گیا ہے۔ اس روایت میں درج ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام تمام دنیا کے انسانوں اور حیوانات کو کشتی میں سوار کرکے چلے تو لوگوں نے حضرت نوح علیہ السلام سے کہا کہ چوہا ہمارا کھانا پینا خراب کردیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے شیر کو وحی کی اور اس نے چھینک ماری تو اس کے نتھنوں سے بلّی نے جنم لیا، اس کے بعد بلّی کے ڈر سے چوہا چھپ کر رہنے لگ گیا۔ بعض مولوی حضرات کو اس روایت کی بے سروپا باتیں اتنی پسند آئیں کہ انہوں نے انہیں شرعی علوم سمجھ کر سادہ لوح لوگوں کے ذہنوں میں راسخ کرنا شروع کردیا۔ (ندیم)}

فیضانِ وحی

مذکورہ سوالوں سے راہ فرار اختیار کرتے ہوئے مَیں نے صرف اور صرف اپنی تدریسی سرگرمیوں پر توجہ مرکوز رکھ کر ان سوالات کو بھلانے کی کوشش کی۔ اس دوران مجھے مصری مفکر مصطفیٰ محمود کی بعض کتب پڑھنے کا موقع ملا۔ ان کی کتاب ''السر الأعظم''میں مجھے میرے بعض سوالوں کا جواب مل گیا۔ میں نے عصر حاضر کے کئی علمائے دین کی کتب میں صوفیوں کے بارہ میں اکثر یہی پڑھا تھا کہ وہ بدعتی اور کفار ہیں۔ لیکن ''السر الاعظم''میں بعض صوفیاء کا ایسا کلام درج تھا جسے انہوں نے بڑے یقین کے ساتھ خدا کی طرف منسوب کرتے ہوئے اسے اللہ تعالیٰ کی وحی اور اس کا مکالمہ ومخاطبہ قرار دیا تھا۔ تصوف کے ان بزرگوں میں منصور الحلاج، ابن عربی، بایزید بسطامی، عبد الوہاب الشعرانی اور عبدالقادر جیلانی وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

یہ سب کچھ پڑھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی کیونکہ خدا تعالیٰ کی وحی اور اس کا اپنے نیک بندوں کے ساتھ کلام ہی تو وہ مبشّرات ہیں جن کا حدیث نبوی میں ذکر ہے۔ یہ معلوم کرکے مجھے دلی خوشی ہوئی۔ اس حیرت انگیز انکشاف کے بعد مجھے شک ہونے لگا کہ مسئلۂ وحی کی طرح مولویوں کے بتائے ہوئے دیگر عقائد میں بھی کہیں کوئی سقم ضرور ہے۔ اور شاید اللہ تعالیٰ نے ہر کافر کے قتل کا حکم نہیں دیا، شاید مرتد کی سزا بھی قتل نہیں ہے۔ اس انکشاف سے گویا ان سوالوں کے معقول جواب ملنے کی امید پیدا ہوگئی تھی جو اسلام کے پُرامن چہرہ پر شدت پسندی کا بدنما داغ ہیں۔ اس امید سے مجھے کچھ ایسی خوشی ہوئی جیسے مجھے کوئی خزانہ مل گیا ہو۔

میں ابھی اس خوشی کے عالم میں ہی تھا کہ ایک مولوی نے مجھے کہا کہ مصطفیٰ محمود کی کتب نہ پڑھا کرو کیونکہ وہ ملحد ہے۔ مجھے اس کی یہ بات سن کر افسوس کی بجائے خوشی ہوئی۔ کیونکہ میں تجربہ کی بنا پر اب اس نتیجہ پر پہنچ چکا تھا کہ مولوی حضرات اسلامی تعلیم کے ہر حسن کے خلاف ہیں۔

گو مصطفیٰ محمود کی مذکورہ کتاب نے میرے کئی سوالوں کا جواب دیا لیکن اکثر بڑے بڑے سوال باقی رہے نیز عملی حالت کی تبدیلی کے لئے راہ عمل کہیں نہ مل سکا۔

ابنائے آدم وحوّا

مَیں قاہرہ کے نواح میں ایک مڈل سکول میں عربی زبان پڑھاتا تھا۔ ایک روز جب مَیں سبق پڑھا رہا تھا کہ ایک طالبعلم نے پانی پینے کے لئے باہر جانے کی اجازت مانگی۔ اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے لڑکے کے سامنے پانی کی بوتل پڑی ہوئی تھی۔ میں نے اسے کہا کہ اپنے ساتھی کو پانی پلادو۔ لیکن اس نے فوراً کہا ہرگز نہیں۔ مَیں نے پوچھا: کیوں بھئی ایسا کیوں کہہ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ یہ عیسائی ہے۔ اس بچے کے جواب سے میں بخوبی سمجھ رہا تھا کہ کس طرح طلباء کے ذہنوں میں شروع سے ہی نفرتوں کے بیج بوئے جاتے ہیں جو بعد میں کانٹے دار درخت بن کر پیار ومحبت کے ہر ثمر کو زخماتے رہتے ہیں۔ لہذا یہ میرا فرض تھا کہ اس معاملہ کو حکمت کے ساتھ ایسے حل کروں کہ نفرتوں کی جگہ محبتیں پیدا ہوجائیں۔

میں نے ابوالبشر آدم علیہ السلام کا واقعہ بیان کرنا شروع کیا اور سب بچوں کو اس بات کا قائل کیا کہ ہم سب آدم کی اولاد ہیں۔ اگر ایسا ہے تو ہم انسانیت کے رشتے سے بھائی بھائی ہیں۔ جب یہ سبق پکا ہوگیا تو میں نے عیسائی بچے سے پوچھا کہ کیا تم آدم اور حوّاء کے بیٹے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ پھر مَیں نے مسلمان بچے سے پوچھا کہ کیا تم بھی آدم اور حوّاء کے بیٹے ہو؟ اس نے بھی جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے کہا پھر اپنے بھائی کو پانی پلاؤ۔ یہ سنتے ہی اس نے بخوشی عیسائی بچے کو پانی پیش کردیا۔ اس واقعہ کا جہاں تمام بچوں پر بہت اچھا اثر ہوا وہاں مجھے بھی بہت خوشی ہوئی کہ میں نے کم ازکم چند بچوں کے ذہنوں سے نفرت کے بیج ختم کرنے کی مؤثر کوشش کی جو کامیاب ہوگئی۔

چرچ کی راہبہ کے ساتھ گفتگو

اس واقعہ کے ایک روز بعد ہی عیسائی بچے کی والدہ مجھ سے ملنے کے لئے سکول پہنچ گئی۔ وہ ایک چرچ میں راہبہ اور عیسائی دین کی معلّمہ تھی۔ اس نے اپنے بچے کو ٹیوشن پڑھانے کا کہا۔ مَیں نے اپنے شیڈول کے پیش نظر معذرت کرتے ہوئے کہا کہ شاید اگلے سال ایسا ممکن ہوسکے گا۔

اگلے سال کے شروع میں ہی راہبہ نے فون کیا اور ٹیوشن پر اتفاق ہوگیا۔ ایک روز ٹیوشن کے بعد اس نے مجھے رکنے کے لئے کہا، جس کے بعد ہمارے درمیان یہ گفتگو ہوئی: راہبہ: آپ دیگر مسلمانوں سے مختلف ہیں۔ آپ میں رواداری اور رحمت دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔ عبدہ بکر: اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام دراصل دینِ رحمت اور امن وسلامتی ورواداری کا داعی ہے۔ راہبہ: لیکن قرآن کی بعض آیات میں تشدد اور دہشتگردی کی تعلیم بھی دی گئی ہے اور تمام دہشتگرد تنظیمیں انہی آیات کے احکام کو ہی تو نافذ کرنے کی دعویدار ہیں۔ اس کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟ عبدہ بکر: قرآن کریم تو رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ تو کہتا ہے کہ اللہ تمہیں ان لوگوں سے بھی حسن سلوک کرنے سے نہیں روکتا جو تم سے آمادہ بجنگ نہیں ہیں خواہ ان کا دین کچھ بھی ہو۔ پھر عیسائیوں کے بارہ میں تو یہ بھی کہتا ہے کہ مومنوں کے ساتھ دوستی کے معاملہ میں وہ لوگ زیادہ قریب ہیں جو خود کو نصاریٰ کہتے ہیں۔ راہبہ: لیکن قرآن میں ناسخ ومنسوخ آیات بھی تو ہیں؟ عبدہ بکر: میں اس سوال کا جواب مطالعہ کے بعد دوں گا۔

راہبہ سے جان چھڑا کے مَیں وہاں سے نکلا تو اس کے سوالات اور ان سے جنم لینے والے کئی اور سوالات میرے لئے چیلنج بن چکے تھے۔ مجھے یہ تو یقین تھا کہ کہیں نہ کہیں کوئی غلطی ضرور ہے، لیکن وہ کہاں ہے اور کیا ہے اور اصل حقیقت کیا ہے؟ اور ان سوالوں کے مطمئن کرنے والے جواب کیا ہیں؟ اس حقیقت تک پہنچنا اب میری زندگی کا مقصد بن گیا تھا۔ ....**(باقی آئندہ)**

بقیہ: **خطبۂ عید الاضحیہ ------ از صفحہ 2**

مسلمان کو یہ ظاہری قربانی کرنے کا بھی حکم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے جانوروں کی قربانی کا یہ اُسوہ خود بھی پیش فرمایا۔ پس اس کو ظاہری طور پر پورا کرنا ضروری ہے اور قرآنِ کریم کا بھی حکم ہے۔ لیکن یہ حکم بھی مشروط ہے۔ ہر مسلمان پر قربانی واجب نہیں ہے۔ صاحبِ توفیق پر ہی ہے لیکن تقویٰ پر چلنا اور اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے فرائض ادا کرنا، احکامات پر عمل کرنا ہر ایک پر فرض ہے۔ چاہے وہ غریب ہے، چاہے وہ امیر ہے، چاہے وہ مرد ہے یا عورت ہے یا جوان ہے یا بوڑھا ہے۔ نماز ہر ایک پر فرض ہے۔ پانچ وقت کی نماز اگر ادا نہیں کر رہے تو یہ سال کے بعد کی عید قربانی کچھ فائدہ نہیں دے گی۔ نیک اعمال کی بجا آوری ہے، دین کا علم حاصل کرنا ہے تا کہ اپنی تربیت بھی ہو، اپنے بچوں کی تربیت بھی ہو اور پھر تبلیغ کے راستے بھی کھلیں۔ حقوق العباد کی ادائیگی ہے وہ بھی ہو۔ ان سب چیزوں کے لئے کسی جانور کی قربانی کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ مقاصد تو مینڈھے کی قربانی کے بغیر بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مسلسل عمل ہی قربانی کے مقصد کو پورا کرتا ہے۔ ایک مینڈھا یا ایک گائے کی قربانی یہ مقصد پورا نہیں کرتی۔

پس جن کو دنبے کی قربانی کی یا مینڈھے کی قربانی کی توفیق نہیں جس سے وہ ظاہری رنگ میں بھی قربانی کا اظہار کر سکیں وہ اپنا وقت تبلیغِ اسلام کے لئے وقف کریں، پمفلٹ تقسیم کریں، اپنے رابطے بڑھائیں، اپنے ساتھیوں کو تبلیغ کریں، اپنے کام کاج کی جگہ پر بھی اپنے رویوں سے، اپنے نمونوں سے اپنی طرف لوگوں کو متوجہ کریں۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کا دنیا پر اظہار کریں۔ تو یہ مسلسل عمل جو ہے اور نیکیوں پر قائم ہونا جو ہے، یہی ایک قربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے احمدی ہیں جو مسلسل قربانی دے رہے ہیں۔ جان کی قربانی کی ضرورت پڑتی ہے تو جان بھی قربان کر رہے ہیں۔ آپ میں سے بھی بعض کے عزیزوں نے ایسی قربانیاں دی ہیں جو اب یہاں آئے ہیں۔ اور پاکستان میں تو احمدی جان ہتھیلی پر رکھ کر اس جان کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار ہیں اور کرتے ہیں اور کرتے چلے جا رہے ہیں۔ پاکستان میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ یقیناً یہ قربانیاں بھی ایک دن رنگ لائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ اور دشمن دنیا میں بھی اپنا دردناک انجام ضرور اور ضرور انشاء اللہ تعالیٰ دیکھے گا۔ لیکن بہر حال ایک مومن سے یہی توقع کی جاتی ہے کہ وہ ان قربانیوں کے لئے تیار رہے۔

اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا حقوق العباد کی ادائیگی بھی قربانی کا رنگ رکھتی ہے۔ ہم میں سے بہت سے ہیں جو اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر یہ حقوق ادا کرتے ہیں، لیکن وہ بھی ہیں جو دوسروں کے جائز حقوق بھی غصب کر رہے ہیں۔ وہ لاکھ قربانیاں کرتے رہیں، لاکھ نمازیں پڑھتے رہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اُسے تمہاری قربانیوں اور عبادتوں کی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی بھی رنگ میں غریبوں کی خدمت ہے، حقوق کی ادائیگی ہے، بھائیوں کے ساتھ حسنِ سلوک ہے، ایک دوسرے کو معاف کرنے کی عادت ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ سارے کام ہو رہے ہیں تو پھر ان حقوق کی ادائیگی بھی عبادتیں بن جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ پا کر انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بن جاتی ہیں۔

پس ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سب حاجتوں سے پاک ہے۔ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ اُسے کسی گوشت کی ضرورت نہیں، نہ ہی اُسے لاکھوں جانوروں کے خون بہانے کی کوئی ضرورت ہے۔ یا اُس سے کوئی فائدہ پہنچتا ہے۔ نہ یہ خون بہانا خدا تعالیٰ کے نام پر کسی انسان کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اُس نے بندوں پر احسان کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ ہمیشہ کے انعامات کے وارث بننے کے لئے اپنی عیدوں کو دائمی کرنے کے لئے اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچاننے کا احساس پیدا کرو اور اس لئے بعض ظاہری قربانیاں بھی رکھی ہیں اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دو۔ اپنی گردنوں کو خدا تعالیٰ کے آگے قرآنِ شریف میں بیان فرمودہ حکم کے مطابق جھکا دو۔ اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بناؤ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''قانونِ قدرت قدیم سے ایسا ہی ہے کہ یہ سب کچھ معرفتِ کاملہ کے بعد ملتا ہے۔ خوف اور محبت اور قدردانی کی جڑ معرفتِ کاملہ ہے پس جس کو معرفتِ کاملہ دی گئی اُس کو خوف اور محبت بھی کامل دی گئی۔ اور جس کو خوف اور محبت کامل دی گئی اُس کو ہر ایک گناہ سے جو بیباکی سے پیدا ہوتا ہے نجات دی گئی۔''

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 151)

پس یہ معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اسی سے اللہ تعالیٰ کا خوف بھی پیدا ہوگا اور محبت بھی پیدا ہوگی۔ کیونکہ یہی چیزیں ہیں جو بیباکی سے بچاتی ہیں۔ بہت سارے گناہ انسان کرتا ہے۔ بغیر سوچے سمجھے کر رہا ہوتا ہے۔ اور یہ دل میں خیال نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ ہر وقت مجھ دیکھ رہا ہے۔

فرماتے ہیں: پس ہم اس نجات کے لئے، یعنی جو معرفت سے پیدا ہو نہ کسی صلیب کے محتاج ہیں، نہ صلیب کے حاجت مند اور نہ کسی کفّارہ کی ہمیں ضرورت ہے۔ بلکہ ہم صرف ایک قربانی کے محتاج ہیں جو اپنے نفس کی قربانی ہے جس کی ضرورت کو ہماری فطرت محسوس کر رہی ہے۔ ایسی قربانی کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے۔ اسلام کے معنی ہیں ذبح ہونے کے لئے گردن آگے رکھ دینا (ماخوذ از لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 160) یعنی کامل رضا کے ساتھ اپنی روح کو خدا کے آستانے پر رکھ دینا۔ یہ پیارا نام شریعت کی روح اور تمام احکام کی جان ہے۔ ذبح ہونے کیلئے اپنی دلی خوشی اور رضا سے گردن آگے رکھ دینا کامل محبت اور کامل عشق کو چاہتا ہے۔ اور کامل محبت کامل معرفت کو چاہتی ہے۔ پس اسلام کا لفظ اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حقیقی قربانی کے لئے کامل معرفت اور کامل محبت کی ضرورت ہے۔ نہ کسی اور چیز کی ضرورت۔ اسی کی طرف خدا تعالیٰ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے۔ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔ (الحج: 38) یعنی تمہاری قربانیوں کے نہ تو گوشت میرے تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ خون، بلکہ صرف یہ قربانی میرے تک پہنچتی ہے کہ تم مجھ سے ڈرو اور میرے لئے تقویٰ اختیار کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے یہ تقویٰ ہی اپنے اندر پیدا کیا تھا جس کا بیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے انہوں نے سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کا کامل نمونہ دکھایا تھا۔ کامل معرفت اُنہیں حاصل ہوئی تھی اور پھر اس وجہ سے کامل عشق کے نمونے انہوں نے دکھائے۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے کامل محبت کی وجہ سے شراب کے نشہ پر بھی وہ غالب آ گئے۔ یہ محبت شراب کے نشہ پر غالب آ گئی اور انہوں نے شراب کے مٹکے پہلے توڑے پھر پتہ کیا کہ یہ حکم اُن کے لئے ہے یا دوسروں کے لئے۔ یا اس حکم کی حقیقت کیا ہے؟ پس اس روح کی تلاش کی ضرورت ہے۔ اور جب یہ روح پیدا ہوگی تو یہ قربانیوں کے معراج کا حامل بنا کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنا دے گی۔ پھر یہ بات عید قربان کی روح کو دل میں اجاگر کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیارا بناتی ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مقام ہر وقت اس بات کو سامنے رکھے بغیر نہیں مل سکتا کہ خدا تعالیٰ میرے ہر قول و فعل کو دیکھ رہا ہے۔ ہر عمل اگر اس سوچ کے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے، اللہ تعالیٰ کا خوف ہے کہ وہ میرے ہر کام کو دیکھ رہا ہے، تو ہر دن ہی قربانی کے ثواب سے نوازنے والا ہے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے خوف اور محبت کی معرفت کی تلاش کریں، وہ حقیقی عید منانے کی کوشش کریں جو جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے عہد کی حقیقت ہم پر واضح کرے۔ ہماری ہر عید اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔ اگر یہ سوچ ہو جائے تو پھر یہ عید سال کے بعد نہیں آئے گی۔ صرف جانوروں کی گردنوں پر چھریاں پھیرنے کی خوشی کے اظہار کے لئے نہیں ہوگی، صرف اس بات کے اظہار کے لئے نہیں ہوگی کہ میرے جانور سے اتنے کلو گوشت نکلا ہے، بلکہ وہ حقیقی عید ہوگی جو ان سب ظاہری اظہاروں سے بالا ہیں۔ وہ عید ہوگی جو ہر روز آئے گی اور ہر دن جو ہم پر چڑھے گا، خدا تعالیٰ کی رضا کو لئے ہوئے چڑھے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم یہ حقیقی عید منانے والے ہوں اور ہم بار بار اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنتے چلے جانے والے ہوں اور یہ انعامات ہم پر ہی ختم نہ ہو جائیں بلکہ ہماری نسلیں تا قیامت اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش کرتی چلی جانے والی ہوں۔ اُس کے فضلوں کو حاصل کرتی چلی جانے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کو حاصل کرتی چلی جانے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات سے حصہ لیتی چلی جانے والی ہوں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اب خطبہ ثانیہ کے بعد دعا ہوگی۔ دعا میں سب شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے بھی دعا کریں، اُن کے لئے بھی دعا کریں، اُن کے عزیزوں کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی صبر اور استقامت عطا فرمائے۔ اس وقت، پاکستان کے علاوہ بھی دنیا کی مختلف جگہوں پر، ہمارے اسیران جو ہیں اُن کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ احمدی ہونے کی وجہ سے جو جھوٹے مقدمے ہمارے پر قائم کئے گئے ہیں، اُن سے بریّت کے اللہ تعالیٰ سامان پیدا فرمائے۔ جو مالی قربانیاں پیش کرنے والے ہیں، اُن کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن کو جزا دے، اُن کے اموال و نفوس میں برکت دے۔ کسی بھی رنگ میں قربانیاں دینے والے ہیں اللہ تعالیٰ اُن سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ واقفینِ زندگی ہیں جو دنیا میں اور خاص طور پر اُن علاقوں میں جہاں مخالفت کی آندھیاں چل رہی ہیں، ڈٹے ہوئے ہیں اور اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اُن کے لئے دعا کریں۔ صرف پاکستان ہی نہیں، دنیا کے اور ملک بھی ہیں جہاں مخالفت ہے۔ جماعت پاکستان کے لئے بہت دعا کریں، جیسا کہ کئی دفعہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں وہاں حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں، لیکن کسی نہ کسی انتہا پر پہنچ کر پھر اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے سامان بھی ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ جلد وہ سامان پیدا فرمائے۔ انڈونیشیا ہے، وہاں بھی بعض علاقوں میں بہت زیادہ مخالفت ہے۔ احمدی ہونے کی وجہ سے بعض لوگ عرصے سے بے گھر ہیں، اُن کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن کے سکون کے سامان پیدا فرمائے۔ ہر اُس جگہ پر جہاں جماعت کی مخالفت ہے وہاں کے احمدی پریشان ہیں، اُن کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن سب کی پریشانیاں دور فرمائے۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ سب کو بھی اور ایم ٹی اے کی وساطت سے ساری دنیا کے احمدیوں کو بھی عید مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ یہ عید ہمارے لئے بے انتہا برکتوں کے سامان لے کر آئے۔

خطبہ جمعہ

خوابوں اور رؤیا و کشوف اور دیگر مختلف ذرائع سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی اسلام احمدیت کی صداقت کی طرف رہنمائی کے حیرت انگیز اور نہایت ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان

یہ واقعات مَیں اس لئے بیان کرتا ہوں کہ ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہو اور ہم بھی اپنے جائزے لیتے رہیں کہ کس حد تک ہمارے اندر بھی احمدیت کی جڑیں مضبوط ہوتی چلی جارہی ہیں۔ کس طرح ہمیں بھی اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ کس طرح ہمیں بھی احمدیت قبول کرنے کے بعد خدا تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔

انہیں صرف ہمیں دلچسپ واقعات سمجھ کر نہیں سننا چاہئے بلکہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہے اور بننی چاہئے۔ اپنی حالتوں کے جائزے لینے والی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے جماعت کے ساتھ سلوک پر شکرگزاری کے جذبات کا اظہار کرنے والی ہونی چاہئے۔ اپنی ذمہ داری کا احساس اور اس کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے۔ دنیا تک صداقت کا پیغام پہنچانا ان کی رہنمائی کرنا آج ہمارا کام ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے۔ پس اس کام کی ادائیگی کی طرف جہاں ہمیں کوششوں کی ضرورت ہے وہاں اپنی عملی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ڈھالنے کی بھی ضرورت ہے تا کہ ہمارے عملی نمونے نئے آنے والوں کے ایمانوں کو مزید مضبوط کرتے چلے جائیں۔

مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ جمیل احمد گل صاحب آف جرمنی، عزیزہ سلینہ جمیلہ اور عزیزہ فاتح رعنا کی جلسہ سالانہ یوکے سے واپسی پر جرمنی میں گاڑی کے حادثہ میں وفات۔
مرحومین کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 12 ستمبر 2014ء بمطابق 12 تبوک 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

گزشتہ دنوں امریکہ سے مجھے ایک خط آیا کہ جلسے پر آپ اپنی تقریر میں واقعات بیان کر رہے تھے کہ کس طرح لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ کس طرح تبلیغ کے ذریعہ اور براہ راست بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی ہوتی ہے۔ اس کے ذریعہ سے بھی احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ لوگ ایمان میں مضبوط ہو رہے ہیں اور احمدیت کی سچائی بھی ان کے دلوں میں گڑتی چلی جارہی ہے۔ تو یہ سب سن کر وہ کہتے ہیں میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میرے ذریعہ سے بھی دنیا کے اس حصہ میں کوئی احمدیت میں شامل ہو اور میں بھی اس طرح کے نشان دیکھوں۔ کہتے ہیں کچھ دیر کے بعد میرے فون کی گھنٹی بجی تو دوسری طرف ایک خاتون تھی۔ کہنے لگیں کہ میں نے کہیں سے بلکہ ویب سائٹ پر آپ کا نمبر دیکھا تھا تو مَیں فون کر رہی ہوں۔ مجھے اسلام میں دلچسپی ہے اور میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے آ جائیں۔ خیر بڑی دُور کا سفر کر کے وہ ان کے پاس گئیں۔ اپنے حالات بتائے کہ کس طرح اسلام میں ان کی دلچسپی پیدا ہوئی۔ پھر انٹرنیٹ کے ذریعہ سے انہوں نے مزید معلومات حاصل کیں جس کی وجہ سے ان کے خاوند اور سسرال جو کٹر عیسائی ہیں وہ بھی ان کے خلاف ہو گئے۔ ان کی ناراضگی مول لی۔ اس وجہ سے خاوند سے علیحدگی ہو گئی۔ ان کے دو بچے ہیں وہ بھی عدالت کے فیصلے کے مطابق خاوند کو دینے پڑے۔ لیکن انہوں نے سچائی کی تلاش کو مقدم رکھا اور یہ سب کچھ چھوڑ دیا۔ بہرحال کہتی ہیں کہ جماعت احمدیہ کی سائٹ پر جا کر میں نے گہرا مطالعہ کیا ہے اور ایم ٹی اے بھی باقاعدگی سے دیکھتی ہوں اور یہ بھی بتایا کہ دوسرے مسلمان فرقوں کی بھی معلومات لیں لیکن میری تسلی کہیں نہیں ہوئی۔ اور ہر مرتبہ جب بھی مَیں اسلام کی طرف توجہ کرتی تھی تو جماعت کا لٹریچر پڑھنے کی طرف میری توجہ رہتی تھی۔ ہمارے ان احمدی نے انہیں بتایا کہ گزشتہ دنوں ایم ٹی اے پر ہمارا جلسہ بھی تھا۔ انہوں نے کہا ہاں، وہ جلسہ بھی میں نے سنا اور اب میں حقیقی اسلام میں شامل ہونا چاہتی ہوں۔ یہ لکھتے ہیں کہ میری بیٹی جو اس وقت اس کے ساتھ باتیں کر رہی تھی اور وہاں موجود تھی۔ وہ یونیورسٹی میں شاید پڑھتی ہے، کہنے لگی کہ جب جلسے پر احمدیت میں نئے آنے والوں، نئے شامل ہونے والوں کے واقعات بیان ہو رہے تھے کہ کس طرح ان کو احمدیت کی صداقت پر یقین آیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی کے واقعات بیان ہو رہے تھے تو مَیں سمجھی تھی ان میں کچھ قصے ہیں، کچھ مبالغہ ہے۔ لیکن اس عورت کی یہ باتیں سن کر میرا ایمان بھی تازہ ہوا ہے کہ یہ مبالغہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ دنیا کے دلوں کو پھیر رہا ہے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ رہنمائی کرتا ہے؟ پس بعض پڑھے لکھے لوگوں یا نوجوانوں میں بھی بعض دفعہ خیال آ جاتا ہے کہ شاید کوئی واقعہ بڑھا چڑھا کر بیان ہو رہا ہو لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ جو بھی واقعات یہاں بیان ہوتے ہیں، یہ قصے کہانیاں نہیں بلکہ حقائق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چلائی ہوئی ہوا کے وہ چند نمونے ہیں جو مَیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ایسے بیشمار واقعات ہوتے ہیں جن میں سے چند ایک مَیں لیتا ہوں اور جلسے کے لئے جو واقعات چنے جاتے ہیں وہ بھی وہاں بیان نہیں ہو سکتے۔ اس لئے گزشتہ سال مَیں نے کہا تھا کہ دوران سال بھی مَیں موقع ملا تو بیان کرتا رہوں گا۔ لیکن کچھ بیان ہوئے، کچھ نہیں ہو سکے۔ پھر اس سال کے بہت سارے واقعات جمع ہو گئے۔

بہرحال یہ واقعات مَیں اس لئے بیان کرتا ہوں کہ ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہو اور ہم بھی اپنے جائزے لیتے رہیں کہ کس حد تک ہمارے اندر بھی احمدیت کی جڑیں مضبوط ہوتی چلی جارہی ہیں۔ کس طرح ہمیں بھی اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ کس طرح ہمیں بھی احمدیت قبول کرنے کے بعد خدا تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔

بہرحال اس حوالے سے آج مَیں نئے شامل ہونے والوں کے کچھ واقعات بیان کروں گا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی فرماتا ہے۔ انہیں صرف دلچسپ واقعات سمجھ کر ہمیں نہیں سننا چاہئے بلکہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہے اور بننی چاہئے۔ اپنی حالتوں کے جائزے لینے والی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے جماعت کے ساتھ سلوک پر شکرگزاری کے جذبات کا اظہار کرنے والی ہونی چاہئے۔ اپنی ذمہ داری کا احساس اور اس کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے۔ دنیا تک

صداقت کا پیغام پہنچانا، ان کی رہنمائی کرنا آج ہمارا کام ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے۔ پس اس کام کی ادائیگی کی طرف جہاں ہمیں کوششوں کی ضرورت ہے وہاں اپنی عملی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ڈھالنے کی بھی ضرورت ہے تا کہ ہمارے عملی نمونے نئے آنے والوں کے ایمانوں کو مزید مضبوط کرتے چلے جائیں۔

بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور کس طرح اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے اس کے نمونے پیش کروں گا۔

تیونس سے ایک صاحبہ منیہ صاحبہ ہیں وہ لکھتی ہیں کہ مجھے مطالعہ کا بڑا شوق ہے۔ مَیں نے قرآن کریم اور کئی دوسری اسلامی کتب کا بھی مطالعہ کیا لیکن کئی باتوں کی سمجھ نہیں آتی تھی۔ مثلاً سورۃ النساء کی آیت وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ (النساء:158)۔ اسی طرح وفات مسیح کے متعلق دوسری آیات ہمیشہ میری توجہ کا مرکز رہیں کہ کیا مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں یا زندہ آسمان پر ہیں؟ پھر ریاض الصالحین میں دجّال کے اوصاف پڑھے اور خیال آیا کہ خیرِ اُمّت میں اللہ تعالیٰ ایسا شخص کیسے بھجوا سکتا ہے؟ خیال آتا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر بیٹھے کیا کر رہے ہیں؟ ان خیالات سے پریشان ہو جاتی تھی اور اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا کرتی تھی۔ اچانک ایک روز چینل بدلتے ہوئے ایم ٹی اے مل گیا جو دوسرے تمام دینی چینلز سے مختلف تھا۔ اس پر ایک پادری کے ساتھ وفات مسیح پر بحث چل رہی تھی۔ دوسرے چینلز کے برعکس میزبان اور شرکاء کی گفتگو بڑی پُروقار تھی۔ اس دوران معلوم ہوا کہ مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ظاہر ہو چکے ہیں۔ پھر باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھتی رہی اور سارے مسائل آہستہ آہستہ سمجھ آتے گئے۔ پھر مَیں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے موت نہ آئے جب تک احمدی نہ ہو جاؤں۔ بالآخر مَیں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئی۔ یہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے۔

پھر یمن سے غمدان صاحب اپنی بیعت کا واقعہ لکھتے ہیں کہ مجھے چین میں جا کے چینی معاشرے میں رہنے کا موقع ملا اور ان کو بہت اچھے لوگ پایا۔ یہ بھی دیکھا کہ بعض عرب ان کے حسنِ معاملہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے اور ان کو برا بھلا بھی کہتے۔ مجھے خیال آتا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ لوگ اپنے تمام حسنِ اخلاق اور حسنِ عمل کے باوجود جہنم میں جائیں اور ہم صرف نام کے مسلمان ہونے پر جنّت کے وارث ٹھہریں؟ اس کے بعد کہتے ہیں، مَیں نے تحقیق کی اور اسلامی کتب پڑھنی شروع کیں۔ یہ تحقیق جاری رہی۔ مختلف اسلامی کتب اور چینلز دیکھے۔ اسی دوران ایک روز اچانک ایم ٹی اے دیکھنے کا موقع مل گیا۔ اس میں بیان ہونے والے دلائل اتنے قوی تھے کہ ان کی قوت اور ہیبت سے میرا جسم کانپ اٹھا۔ ایسا لگا جیسے جسم میں کوئی بجلی کا کرنٹ لگا ہو۔ اس کے بعد مستقل ایم ٹی اے دیکھنے لگا۔ اس کو دیکھتے دیکھتے بے اختیار رونے لگتا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ کیوں روتا ہوں۔ یہ احساس غالب تھا کہ خدا تعالیٰ نے خود مجھے اس چینل کی طرف رہنمائی کی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت جاننے کے لئے اللہ تعالیٰ سے کثرت سے دعا کرنے لگا۔ ہر بار مجھے اس کا جواب جسم پر کپکپی اور ذہنی اطمینان کی صورت میں ملتا۔ اس سے تسلّی ہو جاتی کہ مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا جن میں میرے اکثر سوالات کا جواب تھا۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ مَیں بیعت کر کے جماعت کا حصہ بن گیا۔

پھر ہالینڈ سے Tom Overgoor صاحب، قبولیت کے اپنے واقعات کو لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ میری عمر 22 سال ہے اور یونیورسٹی کا طالب علم ہوں۔ میں نے 2014ء کے شروع میں ایمسٹرڈم میں مسجد بیت المحمود میں بیعت کی۔ مجھے ہمیشہ ہی سے دین سے لگاؤ تھا اور ایک خاص عمر میں تو خدا کی ہستی پر ایمان بھی بہت تھا مگر کبھی خاص مذہب کی طرف توجہ نہ تھی۔ مجھے روز بروز اس بات کا احساس ہوتا گیا کہ دنیا میں برائی پھیل گئی ہے۔ یہ نوجوان ہے اور یہ ان کی سوچ ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو بھی سوچنا چاہئے جو بعض پیدائشی احمدی ہیں اور اس بات پر سوچتے ہی نہیں۔ کہتے ہیں مجھے روز بروز اس بات کا احساس ہوتا گیا کہ دنیا میں برائی بہت پھیل گئی ہے۔ اس بات نے مجھے مجبور کیا اور مَیں زندگی کے مقصد کی تحقیق میں لگ گیا۔ مَیں نے بہت مطالعہ کیا اور دوستوں سے اس بارے میں گفتگو کی۔ اس تحقیق کے دوران میرا دل اسلام کی طرف مائل ہونا شروع ہو گیا۔ اس حوالے سے میں اپنے دو احمدی دوستوں کے ساتھ بھی گفتگو کرتا رہا۔ ان کے ساتھ ننسپیٹ میں جماعتی سینٹر بھی گیا جہاں جماعتی ماحول دیکھا۔ اس سے مجھ پر واضح ہو گیا کہ حقیقی اسلام احمدیت ہی ہے اور اور مجھ پر یہ بھی واضح ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقتاً اس دنیا میں آ چکے ہیں۔ تمام مسلمان اتحاد کی تلاش میں ہیں اور احمدیت ہی وہ واحد سلسلہ ہے جس میں حقیقی اور مضبوط اتحاد ہے اور جس میں حقیقی ایمان کی حلاوت پائی جاتی ہے۔ لکھتے ہیں مَیں نے خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعا کا خط لکھا اور خط لکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل فرمایا۔ اسلام کی حقانیت پورے طور پر مجھ پر واضح ہو گئی اور مسجد محمود جا کر میں نے بیعت کر لی۔ میں نماز پڑھنا سیکھ رہا ہوں۔ پاکباز زندگی گزارنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

پھر قرغیزستان سے سلامت صاحب ہیں۔ جماعت کے صدر ہیں۔ کہتے ہیں کہ جہاں مَیں کام کرتا ہوں وہاں میری ایک colleague رشین خاتون جو عیسائی تھیں ان کے ساتھ مذہب کے متعلق گفتگو ہوئی۔ کہتے ہیں گفتگو کے دوران انہوں نے خاکسار سے کہا کہ مجھے اپنے مذہب پر دلی اطمینان نہیں ہے۔ انہیں اسلام احمدیت کا تعارف کروایا گیا اور کتاب ’اسلامی اصول کی فلاسفی‘ دی گئی تو کہنے لگی کہ مذہب کے بارے میں میرے جتنے بھی سوالات تھے مجھے ان کے جوابات مل گئے اور مجھے تسلی ہو گئی ہے کہ واقعی اسلام حقیقی اور سچا مذہب ہے۔ اس کے بعد انہوں نے مزید جماعتی کتب کا مطالعہ کیا اور اسلام کی صداقت پر ان کا ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ موصوفہ قادیان بھی گئیں اور بیعت بھی کر لی اور اب نظام وصیت میں بھی شامل ہیں۔

پھر ہالینڈ سے ہرجان (Arjan) صاحب جو کہ مذہباً عیسائی تھے، اپنی قبولیت کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کی محبت کے حصول کی ہمیشہ تلاش تھی مگر بائبل نے میری کبھی بھی حقیقی رہنمائی نہیں کی۔ ایک دن گھر سے نکلنے سے پہلے نہایت دلسوزی سے خدا کے حضور دعا کی کہ مجھے حق کی طرف رہنمائی فرما اور مجھے ایک ایسے وجود سے ملا جو مجھے تجھ سے ملا دے۔ یہ دن (ہالینڈ میں) بادشاہ کی سالگرہ کا دن تھا جب کہ سب لوگ باہر جا کر اپنے اپنے سٹال لگاتے ہیں۔ ابھی ایک گھنٹہ بھی نہیں گزرا ہو گا کہ میں احمدیہ جماعت کے ایک بک سٹال سے گزرا۔ وہاں مجھے ایک احمدی دوست ملے جنہوں نے مجھے جماعت کا تعارف کروایا اور دیگر جماعتی لٹریچر کے علاوہ ’اسلامی اصول کی فلاسفی‘ کی کتاب دی۔ مَیں نے گھر جا کر اس کتاب کا مطالعہ کیا تو میری دنیا ہی بدل گئی۔ مجھ پر فوراً ظاہر ہو گیا کہ اس کتاب کا مصنف کوئی معمولی انسان نہیں ہے بلکہ خدا سے تعلیم یافتہ انسان ہی ایسی کتاب لکھ سکتا ہے اور اسلام واقعی سچا مذہب ہے۔ اس کے بعد مَیں جلسہ سالانہ ہالینڈ اور جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ ان روحانی جلسوں نے مجھ پر ایک غیر معمولی اثر ڈالا اور مجھ پر واضح ہو گیا کہ یہ سب کچھ میری دعا کا جواب ہے جو میں نے مانگی تھی۔ میرے پاس انکار کی کسی قسم کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ چنانچہ جلسہ جرمنی کے دوران انہوں نے بیعت کر لی۔

لیبیا سے ہالہ صاحبہ ہیں کہتی ہیں۔ لیبیا میں قذافی کی حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد مَیں نے خدا تعالیٰ سے بہت تضرع سے دعا کی کہ اب تو امام مہدی کو جلد بھیج دے تا کہ حالات کو درست فرمائے۔ اس کے بعد اچانک ایک دن چینل بدلتے ہوئے ایم ٹی اے مل گیا جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی جس نے میری توجہ کو اپنی طرف کھینچا۔ چنانچہ مَیں اس چینل کے مختلف پروگرام دیکھنے لگی اور عقائد پر اطلاع ہوئی۔ اور یہ سلسلہ ایک سال تک جاری رہا۔ جس کے بعد مَیں نے فیصلہ کیا کہ تاخیر کے بغیر فوراً بیعت کر لینی چاہئے اور پھر یہ مجھے خط لکھتی ہیں کہ میرے مضبوطیٔ ایمان اور استقامت کے لئے دعا کریں۔

پھر بوآکے مشن ہاؤس کے پوَنے عبداللہ صاحب جو کہ مشن ہاؤس کے ڈرائیور کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میری شادی ہوئے دو سال سے زائد کا عرصہ بیت چکا تھا اور کوئی اولاد نہ تھی۔ دو سال قبل جب مَیں نے احمدیت کا نام نیا نیا سنا اور امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی خبر ابھی میرے کانوں تک پہنچی ہی تھی تو مَیں نے حصول اولاد کے لئے دعا کی کہ اے میرے اللہ! اے سمیع و علیم خدا!! اگر واقعی مسیح اور مہدی کا ظہور ہو چکا ہے اور مرزا غلام احمد صاحب ہی وہی امام مہدی ہیں تو مجھے اولاد کی نعمت سے بھی مالا مال فرما اور مسیح محمدی علیہ السلام کے غلاموں میں بھی شامل ہونے کی توفیق عطا فرما۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور اسی ماہ میری اہلیہ امید سے ہو گئیں اور اب میری ایک بیٹی بھی ہے۔ اور اس کے بعد پھر اس فیملی نے بیعت بھی کر لی۔ اگر بعضوں کو کسی طرح تسلّی نہیں ہوتی لیکن حق کے پہچاننے کی خواہش ہے تو اگر وہ خدا تعالیٰ کے آگے خالی الذہن ہو کر گڑگڑائیں اور اللہ تعالیٰ سے رہنمائی چاہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بات فرمائی ہے کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ سیدھے راستہ کی رہنمائی کرے۔ اگر نیت نیک ہو تو اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے اور پھر کسی نہ کسی ذریعہ سے یا خوابوں کے ذریعہ سے رہنمائی ہوتی ہے اور احمدیت کی صداقت ظاہر ہو جاتی ہے۔

کچھ خوابوں کے واقعات ہیں۔ امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ ایک جگہ ڈونگے کِبے ہے وہاں کے ایک دوست نے کہا کہ جب سے جماعت احمدیہ کا پیغام سنا ہمیشہ اچھا محسوس کیا اور پھر افراد جماعت کا کردار مثالی اور متأثر کن تھا لیکن مجھے ہمیشہ تعجب ہوتا کہ کیا وجہ ہے کہ تمام مسلمان علماء احمدیت کے مخالف ہیں اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ تمام غلط ہوں۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے دعاوی کے متعلق مَیں ہمیشہ شک میں رہتا تھا۔ مجھے مشورہ دیا گیا کہ معاملہ اللہ پر چھوڑ دو اور دعا کرو تا کہ اللہ تعالیٰ رہنمائی فرمائے۔ چنانچہ میں نے دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ ایک رات خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ میرے ساتھ چلو۔ اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور ہم نے ایک صحراء عبور کیا۔ صحرا عبور کر کے جس جگہ پہنچ رہے تھے وہاں دُور سے کچھ لوگ نظر آنے لگ گئے۔ جب مَیں ان لوگوں کے قریب پہنچا تو میں نے واضح طور پر پہچان لیا کہ یہ جماعت احمدیہ کے افراد ہیں۔ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو گروہوں کے ساتھ تھے۔ ایک پہلا گروہ تھا اور دوسرا بعد والا۔ اس خواب کے ذریعہ مجھ پر احمدیت کی صداقت واضح ہو گئی۔ میں نے خواب مشنری صاحب کو سنائی اور بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔ اب یہ تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ ان

کے ذریعہ سے کئی لوگ احمدیت میں داخل بھی ہوئے ہیں۔

پھر ہیٹی کے مبلغ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے ایک نومبائع عبدالمتعالی صاحب نے بتایا کہ وہ جماعت کے بارے میں تحقیق کر رہے تھے۔ فروری 2014ء کے دوسرے ہفتہ کی بات ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک دن ہے جو غیر معمولی روشن ہے اور لگتا ہے کہ سورج بہت قریب سے چمک رہا ہے کہ اچانک بہت شدید زلزلہ آتا ہے جس کی وجہ سے دیکھتے ہی دیکھتے تقریباً تمام گھر تباہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے گھر کا کچھ حصہ بھی گر جاتا ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر ان کو خیال آتا ہے کہ میں جا کر احمدیہ مشن ہاؤس دیکھتا ہوں۔ وہ خواب میں ہی گھر سے مشن ہاؤس کی طرف نکل پڑتے ہیں۔ راستے میں ہر طرف تباہ حال عمارات ہیں۔ لوگ سڑکوں پر نکل کر چیخ رہے ہیں۔ جب وہ احمدیہ مشن پہنچتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ مشن کی عمارت بالکل صحیح سلامت ہے۔ اور مبلغ صاحب بعض دوسرے احمدی احباب کے ساتھ گھر سے باہر کھڑے ہو کر باتیں کر رہے ہیں۔ مجھے دیکھ کر کہتے ہیں کہ آئیں sea port جاتے ہیں اور ہم سب جب پورٹ پر پہنچتے ہیں تو ایک سفید رنگ کی کشتی کھڑی ہوتی ہے اور ہم سب احمدی احباب اس میں سوار ہو جاتے ہیں۔ اس کشتی میں پہلے سے بھی کچھ احمدی سوار ہوتے ہیں اور ہم اس بڑی سی کشتی کے ذریعہ اپنا سفر سمندر میں شروع کرتے ہیں۔ اس کے بعد خواب ختم ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ میرے دل میں یہ بات یقین کی طرح گڑ گئی کہ اب اگر نجات ہے تو احمدیت کے ذریعہ سے ہی ہے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

پھر آسٹریلیا سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک سکھ دوست دیپ اِندر صاحب زیر تبلیغ تھے۔ جلسہ سالانہ آسٹریلیا میں بھی شامل ہوئے۔ کافی تحقیق کے بعد ایک خواب کی بناء پر انہوں نے احمدیت قبول کی۔ کہتے ہیں دو ہفتے قبل انہوں نے مجھے فون کیا اور آواز بہت بھرائی ہوئی تھی۔ بات کرنا مشکل تھا اور رو پڑتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ تین دن پہلے خواب دیکھا کہ مَیں ایک ایسی جگہ پر ہوں جہاں بہت اندھیرا ہے۔ اس اندھیرے کی وجہ سے شدید گھبراہٹ ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ سانس نہیں آئے گی اور جان نکل جائے گی۔ سوچتا ہوں اس اندھیرے سے کیسے نکلوں گا۔ اتنے میں اندھیرے میں اچانک روشنی پیدا ہوئی اور اندھیرا روشنی میں بدل گیا۔ ایک بزرگ میرے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ ان اندھیروں سے نکلنا ہے تو میرا ہاتھ پکڑ لو اور اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا کہ ہاتھ پکڑو۔ مَیں نے جونہی ان کا ہاتھ پکڑا تو میری آنکھ کھل گئی۔ مَیں دو دن پریشان رہا کہ یہ کیسی خواب تھی۔ یہ خواب اور وہ بزرگ میرے ذہن سے نہیں نکلتے۔ اسی روز مبلغ صاحب نے ان صاحب کو بلایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تصاویر دکھائیں تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ یہی وہ بزرگ تھے جو مجھے کہہ رہے تھے کہ میرا ہاتھ پکڑ لو تو اندھیرے سے نجات پا جاؤ گے۔

مالی کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے احمدیہ مشن ہاؤس فون کیا اور کہا کہ آج سے مَیں احمدی ہوتا ہوں۔ براہ کرم آپ میری بیعت لے لیں۔ جب ان سے بیعت کرنے کی وجہ پوچھی تو بتانے لگے کہ مسلمانوں کی موجودہ صورتحال کے باعث میرا کسی فرقے میں شامل ہونے کو دل نہیں کرتا تھا اور مَیں قرآن کریم و حدیث کی کتابیں پڑھ کر اس پر حتی الوسع عمل کرنے کی کوشش کیا کرتا تھا مگر مسلمانوں کی موجودہ صورتحال پر میرے دل میں ہمیشہ یہ بات تھی کہ خدا اس دین کو اس حالت پر نہیں چھوڑے گا اور مہدی کا ظہور ضرور ہو گا۔ اس وقت کو ہی امام مہدی کا وقت خیال کرتا تھا اور اس کے لئے دعا کیا کرتا تھا۔ کہتے ہیں کل رات جب مَیں دعا کرنے کے بعد سویا تو خواب میں دیکھا کہ چاند آسمان سے علیحدہ ہوا ہے اور زمین کی طرف آ رہا ہے۔ اور چاند قریب آتے آتے میرے ہاتھ پر آ گیا جس میں سے آواز آ رہی ہے کہ مہدی آ گیا ہے اور وہ پکار پکار کر لوگوں کو بلا رہے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ آپ کا ریڈیو جو ہے وہ بھی یہی اعلان کر رہا ہے کہ جَآءَ الْمَھْدِی، جَآءَ الْمَھْدِی۔ اس لئے اب کوئی ابہام نہیں ہے اور مَیں بیعت کرتا ہوں۔

گنی کناکری سے السینی سوما صاحب کہتے ہیں مجھے ایک احمدی دوست محمد صاحب تبلیغ کر رہے تھے۔ مجھے اطمینان قلب نہیں تھا اور میں مسلسل دعا کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے سیدھا راستہ دکھائے۔ اس دوران مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے جس راستے کی طرف بلایا جا رہا ہے وہی صحیح راستہ ہے۔ اس پر میرا دل مطمئن ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

پھر جرمنی سے ابراہیم قارون صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ تعارف ہونے کے بعد میں ایم ٹی اے دیکھنے لگا۔ اس کے بعد میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بارے میں دعا کی اور استخارہ کیا۔ ایک دن نماز استخارہ کے بعد مَیں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اپنے محل سے تشریف لا رہے ہیں۔ اس محل کی دیواروں سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔ میں احرام باندھے آپ کے محل کی دہلیز کے پاس کھڑا تھا۔ میں نے جھک کر اپنے بازو اپنے گھٹنے پر رکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کھول کر میرے سر پر رکھے تو میں ان سے عرض کرنے لگا کہ سَمْعًا وَ طَاعَۃً۔ اس کے بعد مَیں بیدار ہو گیا۔ کہتے ہیں اس کے بعد مجھے شرح صدر ہو گیا۔

پھر مصر سے علاء صاحب لکھتے ہیں کہ مَیں مصری نوجوان ہوں۔ تقریباً ایک سال قبل ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعت سے تعارف ہوا اور فرقہ ناجیہ کا یقین ہو گیا۔ میری بیعت قبول کریں۔ کہتے ہیں کہ ایک رات مَیں نے خدا سے رو رو کر استقامت کے لئے کوئی نشان مانگا تو خواب میں خود کو ایک مجلس میں دیکھا جہاں وہ مجھے لکھ رہے ہیں کہ مَیں نے آپ کو دیکھا اور آپ نے مجھے ایک چاندی کی انگوٹھی درمیانی انگلی میں پہنائی جس پر ایک قرآنی آیت درج تھی۔ مَیں بیدار ہوا تو بہت خوش تھا اور خواب کو احمدیت اور اسلام کے درمیان واسطہ خیال کیا۔

پھر سیرالیون سے مبلغ لکھتے ہیں کہ کینیا ریجن کی ایک دور دراز جماعت ٹونگو فیلڈ (Tongo Field) ہے۔ اس جماعت کے ارد گرد کے گاؤں میں احمدیت کا پودا نہیں لگا۔ اس جماعت کے ساتھ والے گاؤں میں ایک اچھے اخلاق کے مالک نوجوان تھے۔ اس گاؤں کے لوگوں نے انہیں اپنے لوکل رواج کے مطابق نوجوانوں کا لیڈر بنانے کے لئے تاج پہنچایا۔ وہ نوجوان بیان کرتے ہیں کہ جس رات یہ تاج مجھے پہنایا گیا مَیں نے خواب میں ایک بڑی اور چھوٹی مسجد دیکھی۔ مَیں بڑی مسجد میں نماز کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ آواز آتی ہے کہ اگر تم نے دعا قبول کروانی ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا ہے تو اس چھوٹی مسجد میں جاؤ۔ جب مَیں اس چھوٹی مسجد میں جاتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ میرے والد صاحب اس چھوٹی مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں اور مجھے کہتے ہیں کہ بیٹا یہ احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا ہے تو صرف اسی مسجد میں آ کر نماز پڑھو اور رابطہ رکھو۔ یہ نوجوان کہتے ہیں کہ اس خواب سے پہلے مَیں جماعت کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ لیکن اس کے بعد میں نے ارد گرد کے گاؤں کے لوگوں سے پوچھنا شروع کیا کہ یہاں کوئی احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد ہے۔ ایک آدمی نے مجھے ٹونگو کی مسجد کے بارے میں بتایا۔ وہاں کے معلم صاحب سے رابطہ کیا اور بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔

اصل چیز اخلاص ہے، کثرت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل جس کے ساتھ ہو۔ پس صرف یہ کہنا کہ مسلمانوں کے تمام فرقے ایک طرف اور جماعت احمدیہ ایک طرف۔ اس طرف بھی ان کو اشارہ کیا گیا کہ کثرت کو نہ دیکھو۔ یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت کہاں ہے اور قبولیت دعا کس طرف زیادہ ہے۔

گیمبیا سے ایک صاحب اپنی خواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک رات جب وہ سو رہے تھے تو خواب میں انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ آئے اور ان کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ خواب میں انہوں نے اس شخص کو نہیں پہچانا اور پھر خواب ہی میں وہ لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہے؟ تو لوگ بتاتے ہیں کہ یہ جماعت احمدیہ کے امام ہیں اور پھر کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی۔ اگلی صبح یہ صاحب ہمارے مشن ہاؤس آئے اور ہمارے معلم کو خواب سنائی تو ہمارے معلم نے ایم ٹی اے لگایا ہوا تھا۔ اس وقت میرا جمعہ کا خطبہ ایم ٹی اے پر چل رہا تھا۔ تو کہتے ہیں مجھے دیکھنے کے بعد انہوں نے کہا کہ کل رات یہی شخص میری خواب میں آیا تھا اور پھر انہوں نے احمدیت قبول کر لی۔

نائب ناظر صاحب دعوت الی اللہ قادیان کہتے ہیں کہ یہاں ہنومان گڑھ کا ایک موضع موجھا والی کے ایک دوست لال دین صاحب نے کچھ عرصہ قبل ایک خواب دیکھا کہ ایک فوت شدہ بچہ ہے جو اُن کو یہ کہہ رہا ہے کہ آپ کے پاس چار لوگ آئیں گے۔ وہ آپ کو دین اسلام کی باتیں بتائیں گے۔ آپ ان کی باتیں ماننا اور ان کا ساتھ دینا اور عمل کرنا۔ جب ہم لوگ لال دین صاحب کے گھر گئے اور ان کو احمدیت کا پیغام دیا تو انہوں نے ساری باتیں سننے کے بعد کہا کہ آپ لوگوں کے آنے کی اطلاع مجھے پہلے ہی بذریعہ خواب مل گئی تھی اور میں آپ لوگوں کا انتظار کر رہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اور ان کے بیٹوں نے اور سارے خاندان نے بیعت کر لی۔

قرغیزستان کی ایک لوکل جماعت ہے وہاں کے نومبائع بہادر صاحب بیان کرتے ہیں کہ 1998ء کی بات ہے کہ خاکسار نماز عصر ادا کر رہا تھا کہ سلام پھیرنے سے کچھ دیر قبل خاکسار پر کشفی کیفیت طاری ہوئی اور میرے دائیں کان میں قرآن کریم کی سورۃ یونس کی یہ آیت تلاوت کی گئی کہ وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِالسَّلٰمِ وَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ (یونس: 26) کہ اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ اس کے بعد کہتے ہیں مجھے بتایا گیا کہ اس آیت کی تشریح اور تفسیر تمہیں انڈیا سے ایک استاد آ کے سمجھائے گا۔ اس کے بعد یہ کیفیت جاتی

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

رہی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں بہت زیادہ حیران اور ششدر تھا کہ مجھ پر یہ کیسی کیفیت ہوئی اور یہ کیا سلوک ہوا ہے کیونکہ میں اس وقت تک انڈیا جیسے ملک کو جانتا نہیں تھا اور نہ ہی نام سنا تھا۔ پھر مجھے کام کے سلسلے میں قرغیزستان سے رشیا آنا پڑا۔ جب مَیں یہاں آیا تو کچھ دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ ان کا تعلق انڈیا سے ہی تھا لیکن جماعت کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا اور ان سے بھی کوئی دینی باتیں نہیں ہوئیں۔ صرف دنیاداری اور کاروباری باتیں ہوتی رہیں۔ پھر آہستہ آہستہ دین کے بارے میں آگاہی اور دلچسپی بڑھتی گئی۔ ایک دن آیا کہ میرا تعارف جماعت احمدیہ سے ہوا اور مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو قبول کرنے کا موقع مل گیا۔ 2012ء میں بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گیا۔ خاکسار کو اس آیت کی تفسیر وتشریح سمجھ آئی کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعلق قادیان سے ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس امام کو ماننے اور جماعت میں داخل ہونے کی توفیق دی اور انڈیا سے ہی آنے والا میرے لئے ہدایت اور سلامتی کا موجب ہوا۔

چندر پور مہاراشٹر کے ہمارے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ یہاں ایک قصبہ ہے وہاں شیخ قدیر صاحب کی اہلیہ سلطانہ بیگم عرصے سے جماعت احمدیہ کی سخت مخالفت کرتی تھیں۔ یہ خاتون صوبہ آندھرا پردیش کے ایک شدید مخالف گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ شادی کے بعد ان کے شوہر شیخ قدیر صاحب نے احمدیت قبول کر لی۔ اس پر گھر میں بہت ہنگامہ ہوا اور بات خلع طلاق تک پہنچ گئی۔ شیخ قدیر صاحب نے احمدیت کے سامنے تمام تر رشتوں کو ہیچ مانا اور ثابت قدم رہے۔ قدیر صاحب کے کہنے پر ہم نے بھی ان کی اہلیہ کو سمجھایا کہ آپ کے شوہر سچائی پر ہیں۔ آپ بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ضرور معجزہ دکھائے گا۔ لیکن موصوفہ یہی سوچتی تھیں کہ کہیں احمدیت کی وجہ سے میرا ایمان خراب نہ ہو جائے۔ اسی وجہ سے وہ احمدیت سے دُور رہنے کی کوشش کرتیں۔ گھر میں ایم ٹی اے ہونے کے باوجود وہ مدنی چینل دیکھتی تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت نے اپنا جلوہ دکھایا۔ ایک روز موصوفہ سلطانہ صاحبہ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک بزرگ انہیں کلمہ پڑھا رہے ہیں اور وہ بتا رہے ہیں کہ قرآن پاک آخری شریعت ہے اس پر عمل کرو۔ وہ کہتی ہیں وہ بزرگ ان کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اس خواب پر موصوفہ کی تسلی نہ ہوئی لیکن ویسے ہی کچھ عرصے کے لئے خاموش ہو گئیں۔ پھر کچھ عرصے بعد دوبارہ ایک خواب دیکھا کہ آس پاس کے پورے علاقے میں احمدیت پھیل چکی ہے اور جسے بھی پوچھتی ہیں وہ اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ انڈے کی زردی کے اندر لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا ہے اور اس پر لکھا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آ چکے ہیں اور خواب میں ہی سلطانہ صاحبہ اپنے مخالف بھائی سے کہتی ہیں کہ یہ لوگ واقعی سچے ہیں۔ ان کی نیک فطرت تھی۔ اس کے بعد صبح ہوتے ہی انہوں نے بیعت کر لی۔

مالی ریجن کے کولی کورو (Koulikoro) سے ہمارے معلم لکھتے ہیں کہ ان کے گاؤں شو (Show) میں ایک بزرگ بنگے جارہ (Bange Diarra) صاحب نے بتایا کہ ایک لمبا عرصہ پہلے انہوں نے خواب دیکھا کہ وہ ایک بہت بلند دیوار پر چڑھ رہے ہیں اور جب وہ اس کی بلندی پر پہنچتے ہیں تو وہاں انہیں بہت سے پھول نظر آتے ہیں اور ان پھولوں کی دائیں جانب بہت سے لوگ بیٹھے ہیں۔ خواب میں انہیں بتایا گیا کہ اگر تم نے اسلام سیکھنا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچاننا ہے تو ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ مگر انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس سے کیا مراد ہے۔ اب جبکہ انہوں نے ’ریڈیو احمدیہ نور‘ (احمدیہ ریڈیو کا نام نور ہے) سننا شروع کیا تو ایک دن پھر انہیں یہ خواب آئی۔ انہیں کہا گیا کہ احمدیہ ریڈیو کے جو لوگ ہیں ان میں شامل ہو جاؤ تو خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بیعت کر لی۔

اللہ تعالیٰ جب ایسے لوگوں کی رہنمائی فرماتا ہے تو ایسے واقعات سن کر ہم جو پرانے اور پیدائشی احمدی ہیں ہماری بھی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے کہ اپنی حالت کی طرف ہمیشہ نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں۔ اپنی عملی حالتوں کو درست کریں جیسا کہ مَیں نے کہا۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری سستیاں ہمیں کہیں محروم نہ کرتی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ احمدیت کے قافلے نے انشاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔ یہ تو آگے بڑھتا جائے گا۔ پس بہت توجہ کی ضرورت ہے کہ ہم بھی ہمیشہ اس قافلے کا حصہ بنے رہیں۔

باقی ایسے بھی واقعات ہیں جہاں احمدیت کے خلاف بڑے فتوے دیئے جاتے ہیں لیکن بعض دفعہ سبق دینے کے لئے اللہ تعالیٰ ایسے موقع پیدا کرتا ہے کہ انہی فتووں کا نشانہ یہ فتوے حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں۔

مصر سے ہماری ایک خاتون ہیں جہاد صاحبہ، کہتی ہیں کہ میرے والد صاحب ایک تنظیم اخوان المسلمین کے ساتھ تعلق رکھتے تھے اور اس کی اندھی تقلید کرتے تھے۔ اسی تنظیم نے احمدیت کے نعوذ باللہ اسلام سے خارج ہونے کا ایک اور مصری تنظیم دارالافتاء سے فتویٰ نکالا تھا۔ ایک مرتبہ میرے والد صاحب نے ہمارے اقرباء کے سامنے ہم پر ایک جھوٹا الزام عائد کیا۔ اس وقت مَیں نے انتہائی لاچارگی کے عالم میں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اپنے فضل سے ہماری تائید فرما اور اس سے انتقام لے جو جھوٹ بول کر حق بولنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ مَیں نے دعا کی کہ اے اللہ! اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں تو کوئی نشان دکھا۔ کہتی ہیں مَیں اس وقت شوال کے روزے سے تھی اور مغرب کی نماز کے قریب کا وقت تھا۔ مَیں نے ٹی وی آن کیا کہ مصر کے حالات کے بارے میں خبریں سنوں تو میری حیرانی کی انتہا نہ رہی کہ الازہر نے اخوان المسلمین کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا تھا اور انہیں مرتد قرار دیا تھا۔ اس پر مَیں نے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درحقیقت حق پر ہیں۔ مصر میں جامعۃ الازہر سے جاری کردہ فتوے کو دارالافتاء کی طرف سے جاری کردہ فتوے پر زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ میں نے اپنے والد صاحب سے کہا کہ اب دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کیسا جواب ملا کہ آپ نے ایک فتویٰ نکالا اور اس کے بالمقابل آپ کو ایک زیادہ قوی فتویٰ اللہ تعالیٰ نے جواب میں دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی حق پر ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’وہ وقت کہ ایک دو آدمی ہمارے ساتھ تھے اور کوئی نہ تھا اور اب دیکھتے ہیں کہ جوق در جوق آ رہے ہیں۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ اور پھر اتنی ہی بات نہیں بلکہ اس کے اوپر ایک اَور حاشیہ لگا ہوا ہے کہ مخالفوں نے ناخنوں تک زور لگایا کہ لوگ آنے سے رُکیں مگر آخرکار وہ فقرہ پورا ہو کر رہا۔ اب جو نیا شخص ہمارے پاس آتا ہے۔ وہ اِسی الہام کا ایک نشان ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 370۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک جگہ فرمایا کہ: ’’اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ ہماری جماعت کا ایمان کمزور رہے۔...... اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کے ایمان کو بڑھانے کے لئے نشانات ظاہر کر رہا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 356۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ لیکن کچھ ایسے بدقسمت ہیں جو نہ نشانات دیکھ کر سبق حاصل کرتے ہیں، نہ حق کو پہچاننے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ مخالفت میں ترقی کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ پھر ایک دن اپنے انجام کو دیکھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’خدا نے مجھے مامور کیا ہے۔ خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ وہ دیکھتے (یعنی مخالفین دیکھتے) کہ کیا جس شخص نے اپنا آنا خدا کے حکم سے بتایا ہے وہ خدا کی نصرتیں اور تائیدیں بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے یا نہیں۔ مگر انہوں نے نشان پر نشان دیکھے اور کہا کہ جھوٹے ہیں۔ انہوں نے نصرت پر نصرت اور تائید پر تائید دیکھی لیکن کہہ دیا کہ سحر ہے۔‘‘ (جادو ہے۔) ’’مَیں ان لوگوں سے کیا امید رکھوں جو خدا تعالیٰ کے کلام کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ خدا کے کلام کے ادب کا تقاضا تو یہ تھا کہ اس کا نام سنتے ہی یہ ہتھیار ڈال دیتے مگر یہ اَور بھی شرارت میں بڑھے۔ اب خود دیکھ لیں گے کہ انجام کس کے ہاتھ ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 437۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ اِن مخالفین کو بھی جلد اُن کے انجام دکھائے اور احمدیت کا قافلہ جو انشاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھتا چلا جائے گا اس کو اور تیزی سے آگے بڑھاتا چلا جائے اور ہم بھی ہمیشہ اس کا حصہ بنیں رہیں۔

نماز جمعہ کے بعد مَیں کچھ جنازے پڑھاؤں گا۔ مکرم جمیل احمد گُل یا گِل صاحب ہیں جو کہ لمبے عرصے سے جرمنی میں مقیم ہیں۔ جلسہ سالانہ یوکے پر فیملی کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ دو فیملیوں کے ساتھ دو گاڑیوں میں تھے۔ 3؍ستمبر کو یہ واپس جرمنی جا رہے تھے تو رات کو لمبرگ (Limburg) شہر کے قریب جہاں سڑک پر کام ہو رہا تھا ان کی گاڑی کو حادثہ پیش آیا جسے ان کی بیٹی چلا رہی تھی۔ اس حادثے میں پیچھے سے آنے والی ایک گاڑی نے اوورٹیک کرنے کی کوشش میں ان کی گاڑی سے ٹکر ماری جس کے باعث ان کا توازن قائم نہ رہا۔ گاڑی دوسری Lane میں چلی گئی اور مخالف سمت سے آنے والی گاڑیوں سے ٹکرا گئی۔ اس کے نتیجے میں جمیل احمد صاحب کی اہلیہ امۃ الحمید صاحبہ، ان کی پوتی عزیزہ سلینہ جمیلہ احمد عمر 11 سال اور نواسی فاتحہ رانا عمر 10 سال موقع پر ہی اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰـہِ وَاِنَّـا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جبکہ جمیل صاحب کی بیٹی حُمدٰی جو گاڑی چلا رہی تھیں وہ اور ان کا نواسہ شدید زخمی ہو کر قومے میں چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی حالت اب بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ نے تقریباً 15 سال بطور صدر لجنہ اماء اللہ آفن باخ خدمت کی توفیق پائی اور بیت الجامع آفن باخ (Offenbach) کے سنگ بنیاد کے موقع پر اینٹ رکھنے کی سعادت بھی پائی۔ مرحومہ مکرم رانا کرامت اللہ خان صاحب سابق امیر ضلع مانسہرہ کی بیٹی تھیں جنہیں اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت نصیب ہوئی اور السلام علیکم کہنے پر پہلا مقدمہ بھی آپ پر ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے اور پیچھے رہنے والوں کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......

غزوۂ احزاب [خندق]
شوال 5 ہجری [فروری/ مارچ 627ء]

بریگیڈئر [ر] دبیر احمد پیر

1۔ پس منظر

مکہ کے قریش اور نجد کے قبائل غطفان اور سُلیم گو شروع سے ہی مسلمانوں کے خلاف انفرادی طور پر کارروائیوں میں مصروف تھے مگر ابھی تک انہوں نے اپنی طاقتوں کو مسلمانوں کے خلاف ایک میدان میں مجتمع نہیں کیا تھا۔ لیکن جب یہود کے قبیلہ بنونضیر کو اُن کی غدّاری اور فتنہ انگیزی کے سبب مدینہ سے جلاوطن کیا گیا تو ان کے رؤوساء جن میں سلام بن ابی الحقیق، حیی بن اخطب اور کنانہ بن الربیع قابل ذکر ہیں نے اشتعال انگیزی میں خاص طور پر حصہ لیا۔ انہوں نے حجاز، نجد اور مکّہ کا دورہ کیا جس کے نتیجے میں قریش اور غطفان اور ان کے توسط سے ان کے تابع قبائل کو بھی مسلمانوں کے خلاف ابھارا اور مل کر ان سے جنگ کرنے پر آمادہ کیا۔ اس طرح ایک بہت بڑا اتحاد وجود میں آیا اور اس زمانے کے لحاظ سے اتنا بڑا لشکر اکٹھا ہوا جس کی عرب کی قبائلی جنگوں میں مثال نہیں ملتی۔ یہ لشکر شوال 5 ہجری مطابق فروری/ مارچ 627ء میں مختلف جگہوں سے مدینہ کی طرف بڑھنے شروع ہوئے۔

2۔ مخالف افواج کا تقابلی جائزہ

	مسلمان	قریش
کمانڈر:	رسول پاک ﷺ	ابوسفیان بن حرب
کل نفری:	3000	10000
گھڑسوار [کیولری]	36	300
		1500 اونٹ
انتظامی صیغے	بہت قلیل مقدار میں سامان	وافر مقدار میں سامان
ہتھیار:	ادنیٰ	اعلیٰ
کیفیت	دفاعی	جارحانہ

3۔ خاکہ منصوبہ [Outline Plan]

مسلمان

1۔ اس جنگ میں مسلمان تعداد اور سامان حرب میں نسبتاً کافی کمتر تھے۔ اس میں نفری کا تناسب 3:1 جبکہ کیولری کا 8:1 دشمن کے حق میں تھا۔ اس کے علاوہ سامان حرب کا توکوئی موازنہ ہی نہیں تھا۔

2۔ گوکہ اس جنگ کے لئے مسلمانوں کی تعداد 3000 تک پہنچ گئی تھی لیکن ان میں منافقین بھی شامل تھے جن پر مکمل طور پر انحصار نہیں کیا جا سکتا تھا۔

3۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو جمع کر کے مشورہ طلب فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مخلص صحابی حضرت سلمان فارسیؓ نے جو کہ عجمی طریق جنگ سے واقف تھے یہ مشورہ پیش کیا کہ مدینہ کے غیر محفوظ حصہ کے سامنے ایک لمبی اور گہری خندق کھود کر اپنے آپ کو محفوظ کر لیا جائے۔ خندق کا تصور عربوں کے لئے غیر مانوس لیکن منفرد تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچ بچار کے بعد اس تجویز کو منظور فرمایا۔

4۔ مدینہ چونکہ جزوی طور پر مشرق، مغرب اور جنوب سے باغات و گھنے درختوں [plantation]، مکانات [built up area] اور چٹانوں کے سلسلے کی وجہ سے کسی بھی اچانک حملے سے کسی حد تک محفوظ تھا۔ خندق کی جگہ کے تعین کے سلسلے میں یہ فیصلہ ہوا کہ مسلمان مدینہ کے شمال میں بطور رکاوٹ ایک خندق کھودیں گے جس کے عقب سے وہ دشمن کے خلاف دفاعی جنگ لڑیں گے۔

اتحادی فوج [مشرکین]

1۔ اتحادی افواج کا بنیادی منصوبہ یہ تھا کہ مختلف قبائل کے لشکر مختلف سمتوں سے مدینہ پر converge کریں گے۔

2۔ قریش اور ان کے تابع قبائل مکہ کے علاقے میں اکٹھے ہوئے جبکہ غطفان، بنی اسد اور بنی سلیم اپنے قبائلی علاقوں میں مدینہ سے شمال، شمال مشرق اور مشرق میں اکٹھے ہوئے۔

3۔ ان کا منصوبہ تھا کہ ابوسفیان کی طرف سے اشارہ ملنے پر تمام لشکر مدینہ کی سمت بڑھیں گے۔

4۔ افواج کا اکٹھا ہونا اور حرکت [assembly of forces and moves]

اتحادی فوج

1۔ اتحادی لشکر مختلف سمتوں سے ایڈوانس کرتے ہوئے مدینہ کے شمال میں نمودار ہوئے اور آتے ہی پہلے انہوں نے اپنے کیمپ لگائے۔ قریش نے اُحد کے مقام پر اپنی پرانی جگہ پر کیمپ لگایا جبکہ بنوغطفان اور دوسرے قبیلوں نے کوہ اُحد کے مشرق میں تقریباً دو میل کے فاصلے پر کیمپ لگایا۔

2۔ جب قریش اور ان کے اتحادیوں نے مدینہ کی طرف ایڈوانس کیا اور اپنے سامنے خندق دیکھی تو وہ حیران و پریشان ہوگئے۔ انہوں نے کبھی جنگ کی صورت میں ایسی رکاوٹ نہیں دیکھی تھی۔

3۔ انہوں نے اپنے کیمپ آگے بڑھائے اور خندق کے سامنے لگا کر محاصرے کے لئے تیار ہو گئے۔

مسلمان

1۔ خندق کی تکمیل 20 دنوں میں اور بعض روایات کے مطابق چھ دنوں کی شبانہ روز محنت سے ہوئی۔ اس کی سیدھ [alignment] شیخین-زابل کی پہاڑی-جبل بنی عبید پر تھی۔

2۔ اتحادی افواج کے آنے کی خبر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم 3000 مسلمانوں کو لے کر مدینہ سے نکلے اور خندق کے پاس پہنچ کر شہر اور خندق کے درمیان سلع پہاڑی کو اپنے عقب میں رکھتے ہوئے ڈیرے ڈال دئے۔

3۔ خندق چونکہ زیادہ فراخ نہیں تھی اور بعض حصے ایسے تھے کہ انہیں پھاند کر آیا جا سکتا تھا اور مدینہ کی وہ اطراف جہاں خندق نہیں تھی اور صرف گھنے درختوں، مکانات اور بے ترتیب چٹانوں کی روک تھی ان کی حفاظت بھی ضروری تھی تاکہ دشمن چھوٹے گروپوں کی صورت میں شہر میں داخل ہو کر حملہ آور نہ ہو جائے۔

4۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مختلف دستوں میں منقسم کر کے خندق کے مختلف حصوں پر اور مدینہ کے دوسری اطراف میں مناسب جگہوں پر پہرے کی چوکیاں مقرر فرمائیں۔

5۔ جنگ کی کارروائی

...... اتحادی افواج نے خندق کے سامنے کیمپ لگایا ہوا تھا لیکن ان کو خندق کے پار جانے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔ جب بھی وہ خندق کے قریب آتے مسلمانوں کی طرف سے تیروں اور پتھروں کی بوچھاڑ ان کو پیچھے دھکیل دیتی۔

...... مسلمان خندق کی مستقل نگرانی کر رہے تھے جس کی وجہ سے دشمن کو اس کے پار جانے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔ اس تعطل کی وجہ سے دشمن کی فوج میں بتدریج عدم اطمینان پھیل رہا تھا کیونکہ ان کو طویل محاصروں کی عادت نہیں تھی۔ وہ روایتاً تیز اور فیصلہ کن لڑائی کو ترجیح دیتے تھے۔

...... ابوسفیان نے اس موقع پر یہ چال چلی کہ قبیلہ بنونضیر کے رئیس حیی بن اخطب کو بنوقریظہ کی طرف بھجوایا اور ان کے ساتھ یہ منصوبہ بنایا کہ وہ اور قریش ابوسفیان کے اشارے پر بیک وقت مسلمانوں پر حملہ کریں گے اور انہیں تباہ کر دیں گے۔ اس موقع پر بنوقریظہ اپنے اور مسلمانوں کے درمیان پہلے سے موجود معاہدے کو بھی خاطر میں نہیں لائے۔

...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بنوقریظہ کی اس خطرناک غداری کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف ذرائع سے اس کی تصدیق کروائی جبکہ اس کی حتمی تصدیق حضرت صفیہ اور یہودی والے واقعہ سے ہوگئی۔

...... اس دوران نعیم بن مسعود جو قبیلہ غطفان کی شاخ اشجع سے تعلق رکھتا تھا مدینہ پہنچ گیا۔ وہ دل سے مسلمان ہو چکا تھا مگر ابھی تک کسی کو اس بات کا علم نہیں تھا۔ اس کے ساتھ مل کر ایک منصوبہ بنایا گیا [بعض روایات میں ہے کہ یہ منصوبہ اس نے خود بنایا] جس کے مطابق بنوقریظہ، قریش اور بنوغطفان میں بے اعتباری اور غیر اطمینانی کا بیج بویا جائے تاکہ حملے کے منصوبے پر عمل درآمد نہ ہو سکے۔

...... نعیم بن مسعود سب سے پہلے بنوقریظہ کے پاس گیا اور ان کے رؤوساء سے کہا کہ تم نے قریش اور بنوغطفان سے مل کر مسلمانوں کے ساتھ بدعہدی کر کے اچھا نہیں کیا کیونکہ اگر وہ مسلمانوں کو شکست دینے میں کامیاب نہ ہوئے تو تم لوگوں کا مسلمانوں کے ساتھ رہنا مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ قریش اور بنوغطفان سے کہو کہ بطور یرغمال اپنے چند لوگ تمہارے حوالے کر دیں تاکہ تمہیں اطمینان رہے کہ تمہارے ساتھ کوئی غداری نہیں ہوگی۔ بنوقریظہ کے رؤوساء نے اس پر آمادگی کا اظہار کیا۔

...... اس کے بعد نعیم بن مسعود رؤوساء قریش کے پاس گیا اور انہیں کہا کہ بنوقریظہ خائف ہیں کہ تمہارے چلے جانے کے بعد کہیں انہیں کسی مصیبت کا سامنا نہ ہو اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ تمہارے سے ضمانت کے طور پر چند یرغمالیوں کا مطالبہ کریں۔ لیکن اگر تم نے انہیں یرغمالی دے دیئے تو ہو سکتا ہے وہ انہیں کسی مرحلے پر مسلمانوں کے حوالے کر دیں۔ اسی طرح اس نے قبیلہ غطفان میں بھی جا کر اسی قسم کی باتیں کیں۔ اس طرح اس نے تینوں اتحادیوں کے درمیان خدشات اور شکوک کے بیج بو دیئے۔

...... چونکہ قریش اور بنوغطفان مسلمانوں پر ایک متحدہ حملے کا منصوبہ بنا رہے تھے جو کہ مدینہ پر چاروں اطراف سے کیا جانا تھا تاکہ مسلمان قلّت تعداد کے سبب مقابلہ نہ کر سکیں اور ان کی دفاعی لائن توڑ کر حملہ آور اندر داخل ہو جائیں۔ اس منصوبے کے ربط و ضبط (co-ordination) کے لئے انہوں نے اپنا نمائندہ بنوقریظہ کی طرف بھجوایا تو انہوں نے جواب دیا کہ کل تو ہمارا سبت کا دن ہے اس لئے ہم معذور ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ حملے سے پہلے آپ اپنے کچھ لوگ بطور ضمانت ہمیں دیں تاکہ ہمیں یقین ہو جائے کہ آپ کی طرف سے بعد میں کوئی غداری نہیں ہوگی۔

...... قریش اور بنوغطفان کو جب یہ جواب ملا تو انہیں نعیم بن مسعود کی بات پر یقین آ گیا اور انہوں نے کہلا بھیجا کہ ہم نے یرغمالی تو نہیں رکھوانے۔ آپ نے اگر ہمارا ساتھ دینا ہے تو اسی طرح آ ؤ۔ اس جواب پر بنوقریظہ کو بھی یقین آ گیا کہ قریش اور بنوغطفان مخلص نہیں ہیں۔ اس طرح دشمن کے کیمپ میں انتشار اور اختلاف کی صورت پیدا ہوگئی۔

...... اس پوری جنگ میں خالد بن ولید، عکرمہ بن ابوجہل اور عمرو بن العاص کے اِکا دُکا حملوں کے علاوہ جن میں وہ کچھ لوگوں کو خندق کے پار لانے میں کامیاب ہوئے اتحادیوں کو کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی کیونکہ مسلمانوں کے فوری اور کامیاب جوابی حملے ان کو واپس دھکیل دیتے۔

...... جنگ اب تعطّل کی حالت میں تھی اور کئی دن تک کوئی activity نہیں ہوئی۔ پھر خدا کی طرف سے ایسا اتفاق ہوا کہ رات کے وقت ایک نہایت سخت آندھی چلی جس نے کفار کے وسیع کیمپ میں کھلبلی اور تباہی مچا دی۔ ان کے خیمے اکھڑ گئے جبکہ ریت اور کنکروں سے ان کی آنکھیں اور کان بھر گئے۔ لیکن جس چیز نے ان کے وہم پرست قلوب کو آخری دھچکہ دیا وہ ان کی قومی آگوں کا بجھنا اور بکھرنا تھا۔ قریش وہاں سے اتنی جلدی میں بھاگے کہ بھاگتے وقت انہوں نے اپنے اتحادیوں سے بھی مشورہ نہیں کیا بلکہ ان کو اطلاع تک نہیں دی۔ بھاگنے والوں میں ابوسفیان سب سے آگے تھا۔ بلکہ وہ تو اتنی تیزی میں اپنے اونٹ پر سوار ہوُا کہ اسے پتہ ہی نہ چلا کہ اونٹ کا پاؤں بندھا ہوُا ہے جب اس نے حرکت نہ کی تو اسے پتہ چلا کہ اونٹ کے پاؤں نہیں کھولے۔ ابوسفیان کے جانے تک بنو غطفان اور دوسرے قبائل کو اس فرار کا علم نہیں تھا۔ لیکن جیسے ہی انہیں علم ہوا وہ بھی وہاں سے واپس اپنے علاقوں کو چلے گئے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے بنوقریظہ بھی اپنے قلعوں کے اندر چلے گئے۔

اس غزوہ میں اتحادیوں کے تین آدمی مارے گئے جبکہ مسلمانوں کے چھ لوگ شہید ہوئے۔ مسلمان مفتوح ہوتے ہوتے فاتح بن گئے اور کفار کا لشکر 20/23 دن کے محاصرے کے بعد مدینہ سے ناکام ہو کر واپس چلا گیا۔

غزوۂ احزاب [خندق] کا عسکری نقطۂ نظر سے تجزیہ

1۔ عسکری قوت کا موازنہ: اس جنگ میں مشرکین مکہ اور ان کے اتحادیوں کو مسلمانوں کے خلاف ہر شعبے میں overwhelming majority حاصل تھی۔

2۔ فیصلہ کُن جنگ: یہ ایک فیصلہ کن جنگ تھی جس کے بعد مدینہ میں مسلمانوں کے مقابلے پر کوئی طاقت نہیں رہی تھی اور وہاں پر بسنے والے یہودی اور مشرک قبائل بھی مغلوب ہو گئے تھے۔ اس جنگ کے بعد مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا سلسلہ بھی کسی حد تک کنٹرول ہو گیا تھا۔ تاریخ گواہ ہے کہ اس جنگ کے بعد کسی نے مدینہ پر حملہ نہیں کیا۔

3۔ دفاعی جنگ کے اصول: یہ ایک دلچسپ امر ہے کہ اس جنگ میں موجودہ زمانے کی دفاعی جنگوں کے اصولوں کا بڑے پیمانے پر استعمال ہوا۔

...... **چاروں اطراف کا دفاع [all round defence]:** مدینہ کے چاروں اطراف کے دفاع کا منصوبہ بنایا گیا اور جو علاقہ سب سے کمزور اور ناقابل دفاع تھا وہاں پر خندق کھودی گئی۔

...... **زمین کا استعمال:** زمین کو استعمال کرتے ہوئے دستوں کو ایسے deploy کیا گیا کہ باوجود عسکری برتری کے دشمن کو کہیں سے بھی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

...... **اپنے پسند کی جگہ کا استعمال [ground of own choosing]:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بجائے دشمن سے کھلے علاقے میں لڑنے کے [جو وہ چاہتا تھا] اسے

مجبور کیا کہ وہ آگے آئے اور مسلمانوں کا خندق پر مقابلہ کرے جسے نہایت مہارت سے تیار کیا گیا تھا۔

......**ریزرو کا استعمال:** چونکہ مسلمانوں کی تعداد اتحادیوں کی نسبت بہت کم تھی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دفاعی دستوں کے علاوہ ایسے ریزرو دستے تشکیل دیئے ہوئے تھے جو مسلمانوں کی دفاعی پوزیشن میں دشمن کی penetration کو dis-lodge کرنے کے لئے استعمال ہوتے تھے۔

4۔قیادت: اس جنگ کے ہر مرحلے میں صاف نظر آتا ہے کہ اتحادیوں کی قیادت نہایت کمزور اور کسی بھی بحرانی صورتحال سے نپٹنے کے لئے تیار نہیں تھی جبکہ اس کے برعکس اسلامی قیادت میں شجاعت، وقت پر اور جلدی فیصلہ کرنے کی قابلیت نظر آتی ہے۔

5۔نفسیاتی جنگ: نعیم بن مسعود کے ذریعہ نفسیاتی جنگ کا پہلو نظر آتا ہے جس کے ذریعہ دشمن کے کیمپ میں انشقاق اور اختلاف پھیلایا گیا۔

6۔سیکیورٹی: دشمن نے مسلمانوں کے خلاف میدان جنگ میں مقامی یہودی قبیلے کے ساتھ مل کر مسلمانوں پر چاروں اطراف سے حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا لیکن اس منصوبے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بروقت اطلاع مل گئی اور یوں انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ جبکہ مسلمانوں کے دفاعی منصوبے کی انہیں آخری وقت تک خبر نہ ہوئی۔

7۔اچانک پن[surprise]: اتحادیوں نے مدینہ پہنچ کر خندق دیکھی جس کی وجہ سے وہ پریشان ہو گئے کیونکہ یہ عربوں کا طریق جنگ نہیں تھا اور اس کے لئے انہوں نے کوئی تیاری بھی نہیں کی ہوئی تھی۔ یہ خندق ان کے خلاف کامیابی کی ایک بڑی وجہ بن گئی۔

8۔حوصلہ [morale]: گوکہ اتحادیوں کا محاصرہ 20/23 دن تک جاری رہا لیکن مسلمانوں کے حوصلے بلند رہے اور اس تمام عرصہ میں کوئی وقت ایسا نہیں آیا کہ انہوں نے کم حوصلگی کا اشارہ بھی دیا ہو لیکن اس کے برعکس باوجود طاقتور فوج کے اتحادی جلد حوصلہ ہار بیٹھے اور میدان جنگ سے اس طرح بھاگے جیسے ایک شکست خوردہ فوج بھاگتی ہے۔

اختتام

غزوۂ احزاب میں مسلمانوں کی فتح اور اتحادیوں کی شکست نے مسلمانوں کو عرب میں ایک تسلیم شدہ طاقت بنا دیا۔ مشرکین اپنے منصوبے میں بری طرح ناکام ہوئے اور باوجود ایک عظیم الشان اتحاد بنانے کے وہ مسلمانوں کو تباہ کرنے میں ناکام رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ قیادت اور عسکری تدبر کے سامنے ان کی ہر تدبیر ناکام ہو گئی۔ اس جنگ کے نتیجے میں قریش اپنی تجارت اور شہرت دونوں کھو بیٹھے۔ مسلمانوں کی اس کامیابی کے بعد اسلام بہت تیزی کے ساتھ عرب اور اس کے اردگرد کے علاقے میں پھیلا اور ان قبائل نے جو قریش کے اثر کے سبب اسلام قبول کرنے میں ہچکچاہٹ کا شکار تھے اپنے وفود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجنے شروع کر دیئے۔

میری تصویر کیسی ہے؟

(مقصود احمد علوی۔ جرمنی)

خوبصورت تصویر چاہے کسی انسان کی ہو، جانور کی یا پھر کسی منظر کی ہر ایک کو اچھی لگتی ہے۔ اُس میں ایک کشش ہوتی ہے جو طبیعت میں اِنبساط اور شادمانی کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ تصویریں صرف مصوّر ہی بنایا کرتے تھے۔ آج بھی اگرچہ مصوّروں کی بنی ہوئی تصاویر کا اپنا ایک نام ہے اور انہیں نہایت درجہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے تاہم اِس کے ساتھ ساتھ کیمروں سے بھی دیدہ زیب تصاویر بنائی جاتی ہیں۔ خوبصورت تصویر کیلئے جہاں مصوّر کی اپنے فن میں مہارت کارفرما ہوتی ہے وہاں رنگوں اور برش وغیرہ کا اچھا اور معیاری ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح معیاری کیمرے کے ساتھ ساتھ فوٹوگرافر کا اپنے فن میں ماہر ہونا بھی اچھی تصویر کیلئے ضروری ہوتا ہے۔ جب ہم اپنی تصویر بنوانے جاتے ہیں تو بطورِ خاص قیمتی اور میچ کرتا ہوا لباس زیبِ تن کرنے کے ساتھ ساتھ بالخصوص اپنے چہرے اور بالوں کو بھی بناتے سنوارتے ہیں تاکہ ہماری تصویر اچھی بنے۔

ایک تو وہ تصویر ہے جو ہمارے جسم، چہرے یا لباس کی بنتی ہے اور یہ مصوّر یا فوٹوگرافر بناتا ہے۔ ہماری ایک اور بھی تصویر ہے جو ہم خود بناتے ہیں۔ یہ تصویر ہم میں سے ہر ایک کی ہوتی ہے اور یہ ہمارے اندرونے کی تصویر ہے۔ یعنی ہمارے رویّوں یا بالفاظِ دیگر ہماری اخلاقی حالتوں کی تصویر جو ہمارے شب و روز کے قول و فعل سے معاشرے میں ابھرتی ہے۔ جس طرح ہم مادی تصویر کو اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھتے ہیں بالکل اِسی طرح ہمارے اندرونے کی تصویر بھی ہمارے قول و فعل کے ذریعے معاشرے میں دوسروں کو نظر آتی ہے۔ آسان الفاظ میں یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے ساتھ معاشرے میں بسنے والے دوسرے لوگ ہمیں کیسا انسان سمجھتے ہیں؟ ہم دوسروں کو کیسے نظر آتے ہیں؟ ہمارے بارے میں دوسروں کی کیا رائے ہے؟ یہی ہمارے اندرونے کی تصویر ہے جو ہم میں سے ہر ایک خود بناتا ہے۔

جسمانی تصویر ہمارے خَلق یعنی ظاہری جسم کی بناوٹ اور خدوخال کی ہوتی ہے جبکہ ہمارے خُلق یعنی اندرونی صلاحیّتوں کی تصویر ہمارے رویّوں کے ذریعے نظر آتی ہے۔ جسمانی تصویر کے اچھے یا برے ہونے کا انحصار مصوّر یا فوٹوگرافر کی اپنے فن میں مہارت کے علاوہ رنگوں وغیرہ اور کیمرے کے معیار پر ہوتا ہے جبکہ ہمارے رویّوں کی تصویر کے اچھے یا برے ہونے کا انحصار ہمارے اَخلاق پر ہوتا ہے۔ اخلاقِ حسنہ یعنی اچھے اخلاق سے اچھی اور خوبصورت تصویر بنتی ہے اور اَخلاق سیّئہ یعنی برے اخلاق سے ہم اپنی خراب اور بُری تصویر معاشرے میں لوگوں کو دکھاتے ہیں۔

دنیا کا ہر انسان آئینے کا استعمال کرتا ہے۔ اُس کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو دیکھتا اور اپنے چہرے، بالوں اور لباس وغیرہ کو درست کرتا ہے۔ یعنی آئینہ ہمیں ہمارے جسم اور لباس کی خامیوں سے آگاہ کرتا ہے جنہیں ہم اُس کی مدد سے درست کرتے ہیں۔ ایک پہلو سے ہر انسان بھی دوسرے کیلئے ایک آئینہ ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ۔ یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔ ظاہر ہے اِس حدیث میں آئینے سے مراد یہی ہے کہ جس طرح ظاہری آئینہ خاموشی سے انسان کو اُس کی خامی بتاتا ہے اسی طرح ایک مسلمان کو بھی چاہئے کہ اگر اپنے بھائی میں کوئی اخلاقی کمزوری دیکھے تو خاموشی سے بغرض اصلاح اسے اُس سے آگاہ کر دے۔ اِس آئینے کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے شخص کو کونسی خوبیاں یا خامیاں اُس میں نظر آ رہی ہیں۔ جیسے آئینے کے اندر انسان کا عکس یا تصویر آ جاتی ہے بالکل ویسے ہی دوسرا فرد بھی جس طرح کا انسان اُسے سمجھتا ہے اُس کے بارے میں ایک رائے قائم کر لیتا ہے۔ اصل میں یہی اُس کا عکس یا تصویر ہے جو دوسرے کے ذہن میں آئینے کی طرح محفوظ ہو جاتی ہے۔

اِسی طرح معاشرہ بھی آئینے کا درجہ رکھتا ہے۔ یعنی معاشرہ ایک شخص کو کیسے دکھاتا ہے۔ اردگرد بسنے والوں میں اُس کی تصویر کیسی ہے۔ ہمسائے کا آئینہ اس کا عکس کیسا دکھاتا ہے۔ اسی طرح مثلاً صدر جماعت، سیکرٹری مال، بیوی، خاوند، شہر کی انتظامیہ، محلے دار، دوست یار، افرادِ جماعت کے آئینوں میں اُس کی تصویر کیسی نظر آتی ہے۔ یعنی یہ سب لوگ اُسے کیسا انسان سمجھتے ہیں۔ اب ظاہر ہے اپنے ماحول میں جو بھی اُس کی تصویر ہے وہ کسی اور نے نہیں بلکہ اُس نے خود اپنے رویّوں سے بنائی ہے۔ اِس کے بعد خود اپنے ضمیر کا بھی ایک آئینہ ہوتا ہے۔ اُس میں بھی گھر بیٹھے اپنی تصویر دیکھی جا سکتی ہے۔ کیا ہی بدقسمت ہے وہ شخص جسے اتنے سارے آئینوں کی موجودگی میں یہ علم نہیں کہ اُس کی تصویر کیسی ہے؟

ہم ہر روز مشاہدہ کرتے ہیں کہ بعض لوگ بناوٹ سے خود کو اچھا ظاہر کرتے ہیں لیکن وہ اچھے ہوتے نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔‘‘ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12-11) بعض دکاندار سارا دن جھوٹ بول بول کر گاہکوں کو دھوکہ دیتے رہتے ہیں اور یوں اپنے ہاتھوں اپنی تصویر میں جھوٹ اور فریب کا رنگ بھر کر تھوڑے ہی عرصے میں اپنا کاروبار تباہ کر بیٹھتے ہیں۔ بعض لوگ مکاری اور جھوٹ سے مصنوعی صورتحال بنا کے اور جواز گھڑ کے دوسرے کو ملزم قرار دینے کا شیوہ اپنائے ہوتے ہیں اور یوں اپنی تصویر اپنے ہاتھوں خراب کر کے اپنا اعتماد اور عزت کھو بیٹھتے ہیں۔ یہ ناعاقبت اندیش لوگ اتنی معمولی سی بات بھی نہیں سمجھتے کہ مکاریوں، فریب دہی اور جھوٹ سے دلوں میں نفرت اور دوریاں پیدا ہوتی ہیں اور معاشرے میں اُن کی غلط تصویر ابھرتی ہے۔ بعض لوگ اللہ کے نام پر مخلوقِ خدا کا ناحق خون بہاتے ہیں اور معاشرے میں دہشتگردوں کے طور پر اُن کی تصویر بنتی ہے۔ ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہوتی ہے جن کے ایک سے زیادہ رُوپ یا چہرے ہوتے ہیں۔ ایک تصویر اُن کی وہ ہوتی ہے جو باہر عام لوگوں کو نظر آتی ہے اور یہ بالعموم اچھی ہوتی ہے لیکن ایک تصویر اُن کی گھر کے اندر ہوتی ہے۔ وہ بیویوں پر زیادتی کرتے ہیں یا پھر عزیز و اقارب کے حق تلف کرتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ہر وقت نقطہ چینی اور تنقید جن کا شیوہ ہوتا ہے۔ لوگوں کی کمزوریوں، غلطیوں کوتاہیوں کی تلاش میں اپنے اوقات کو صرف کرتے ہیں۔ خودستائی اور خودنمائی کے مرض میں مبتلا اِن لوگوں کو اپنے علاوہ ہر شخص کم علم، غلط اور ٹیڑھا نظر آتا ہے اور ہر چیز اُنہیں کالی نظر آتی ہے۔ ایسے لوگ پھر دوسروں پر اعتراض کرنے والے کے طور پر مشہور ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تصویر میں یہ رنگ خود بھرے ہوتے ہیں۔ مختصر یہ کہ بعض لوگ جھوٹ، مکر، دھوکہ، بددیانتی، ظلم، تکبر، عہد شکنی، ناانصافی، رشوت، حق تلفی، تجسّس وغیرہ قسم کے قول و فعل کے رنگوں سے معاشرے میں خود اپنی تصویر خراب کر لیتے ہیں۔

یاد رکھنا چاہئے کہ اپنی اچھی تصویر بنانے کیلئے خالص اور معیاری رنگوں کا بہت ہی اہم کردار ہے۔ یہ رنگ کیا ہیں اور کہاں سے ملتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً (البقرۃ:139) ترجمہ: اللہ کا رنگ پکڑو۔ اور رنگ میں اللہ سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے۔ یعنی انسان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اپنائے۔ مثلاً وہ بھی اپنے دائرے میں رحمٰن، رحیم، کریم، غفار، ستّار بنے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام قرآن شریف میں جن رنگوں سے ہمیں اپنی تصویر بنانے کا ارشاد فرمایا ہے وہ ہیں سچائی، ایمانداری، انصاف، دیانت، مخلوقِ خدا سے سچی ہمدردی، ایفائے عہد، خدمتِ خلق، نرم گفتاری، عفو و درگزر، عاجزی و انکساری، انفاق فی سبیل اللہ، اطاعت، تقویٰ اور بھلائی کے کاموں میں تعاون وغیرہ۔ اپنی تصویر میں یہ رنگ بھریں تو آپ کی تصویر نہایت ہی خوبصورت بنے گی۔ یاد رکھیں کہ یہ رنگ خالص اور پکے ہونے چاہئیں۔ کسی قسم کی ملاوٹ، تصنع، بناوٹ، دکھاوا، اِن رنگوں میں نہ ہو ورنہ چند ہی دنوں میں مصنوعی رنگ اتر جاتے ہیں اور اِس کے بعد انسان کی جو تصویر ابھرتی ہے وہ نہایت ہی بھیانک ہوتی ہے۔

کئی اللہ کے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ہر کوئی اُن کی سچائی اور دیانت کی قسم کھاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک دفعہ کسی ایسے ہی بزرگ کا واقعہ سنایا تھا کہ سچائی کے حوالے سے معاشرے میں اُن کی تصویر ایسی تھی کہ دوست و دشمن سب ہی جانتے تھے کہ جان چلی جائے لیکن یہ شخص سچائی کا دامن نہیں چھوڑتا۔ اُن کے بیٹے سے قتل ہو گیا اور مقتول کے ورثاء نے اُنہی کو قتل کا گواہ لکھوا دیا۔ اب یہ کتنی بڑی بات ہے سوچنے والوں کیلئے کہ اُنہیں بھی یقین تھا کہ بیٹا بے شک پھانسی چڑھ جائے لیکن یہ شخص جھوٹ نہیں بولے گا۔ چنانچہ وہی ہوا اور اُنہوں نے یہی گواہی دی کہ اُن کے بیٹے نے ہی قتل کیا ہے اور اِس گواہی پر اُن کے بیٹے کو پھانسی کی سزا ہو گئی۔ یہ الگ بات ہے کہ سچ کی برکت نے مقتول کے ورثاء پر کچھ ایسا اثر کیا کہ انہوں نے قتل معاف کر دیا اور اُن کے بیٹے کی جان بچ گئی۔

ایک تصویر اجتماعی بھی ہوتی ہے۔ خاندانوں، قبیلوں اور قوموں کی بھی ایک تصویر ہوتی ہے۔ بعض قبائل اور قومیں بہت مہمان نواز مشہور ہوتی ہیں جبکہ بعض بہادر اور جنگجو اور بعض جفاکش، محنتی اور ایماندار۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی بھی اجتماعی ایک تصویر ہے جو ظاہر ہے افراد کے مجموعی رویّوں سے بن کر دنیا میں ابھری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ پوری دنیا میں ایک امن پسند، نہایت درجہ منظّم، بیمثال قربانی اور اطاعت کرنے والی جماعت کے طور پر جانی اور پہچانی جاتی ہے۔ لیکن جب ہم انفرادی طور پر اپنے جائزے لیتے ہیں اور اپنی اپنی ذاتی تصاویر دیکھتے ہیں تو بہتری کی بہت سی گنجائش نظر آتی ہے۔

آئیں آج ایک تجربے کے ذریعے اپنی تصویر دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ ایک مشکل تجربہ ہے لیکن ناممکن نہیں۔ بہتر ہے رات کو جب سب گھر والے سو جائیں تب یہ تجربہ کریں۔ جب گھر میں اکیلے ہوں کمرہ بند کر کے آرام سے صوفے پر بیٹھ جائیں۔ آنکھیں بند کر لیں اور چشمِ تصوّر میں اپنے اندر کے انسان کو اپنے سامنے کمرے کے دوسرے کونے میں کھڑا کر لیں۔ اب اُس میں اُن رنگوں کا جائزہ لینا شروع کریں جن کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ یعنی سچائی، ایمانداری، عفو و درگزر، عاجزی انکساری، ہمدردی، اطاعت وغیرہ کے رنگ۔ ذرا غور سے دیکھیں کہ کہیں کوئی رنگ پھیکا تو نہیں یا یہ تو نہیں کہ کوئی رنگ سرے سے موجود ہی نہ ہو۔ تھوڑے ہی وقت میں اندر کی تصویر کے خدوخال ابھرنے لگیں گے اور تجربہ کرنے والا دیکھ سکے گا کہ جماعت میں، ماحول اور معاشرے میں 'میری تصویر کیسی ہے؟'

عالمگیر غلبۂ اسلام کی عظیم الشان آسمانی مہم

قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاءِ کرام کی تحریرات وفرمودات کی روشنی میں

نصیر احمد قمر

پانچویں قسط

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اہل لندن کے نام ایک پیغام تحریر فرمایا جو 7 ستمبر 1924ء کو مسجد فضل لندن میں پڑھا گیا۔ اس میں حضور نے فرمایا:

اہل لندن کے نام پیغام

’’......مَیں چاہتا ہوں کہ مختصراً اس غرض کو بیان کروں جس کے لئے مَیں دُور کا سفر اختیار کر کے انگلستان پہنچا ہوں۔...... جو میں نے سفر اختیار کیا ہے تو سیر یا راحت کی غرض سے نہیں بلکہ اس ہمدردی کی وجہ سے ہے جو مَیں بنی نوع انسان سے محسوس کرتا ہوں۔ میری سیر وہی کام ہے جس کے لئے مَیں آیا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مَیں ایسے طریقوں کو دریافت کروں جن کی مدد سے اپنے مغربی بھائیوں اور بہنوں کو وہ پیغام پہنچا سکوں جو خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے بھیجا ہے۔ واقعات ہمارے مخالف ہیں۔ **مَیں تسلیم کرتا ہوں کہ ہر ایک قدم پر ہمارے راستہ میں مشکلات ہیں** اور میرا اس جگہ آنا ہی اس امر پر شاہد ہے کہ مشکلات حد سے بڑھی ہوئی ہیں **مگر باوجود اس کے مَیں مایوس نہیں ہوں۔ میری سب کوششیں اُس محبت کی وجہ سے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے ملی ہے۔ اور مَیں امید کرتا ہوں کہ وہ مشنری جو میری طرف سے ان ممالک میں کام کرتے ہیں یا کریں گے وہ بھی اسی روح سے کام کریں گے اور مَیں اس امر کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ جو کام محبت، اخلاص اور استقلال سے کیا جائے وہ بے نتیجہ رہے۔** محبت محبت پیدا کرتی ہے اور ہماری گہری محبت جو اس ملک کے لوگوں سے ہے اور جو ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اپنے ملک سے ہزاروں کوس دُور اپنے بال بچوں سے علیحدہ کسی دنیوی فائدہ کے لئے نہیں بلکہ تمام دنیوی امیدوں کو قطع کر کے اس ملک میں کام کریں وہ ضرور ایک دن اس ملک کے لوگوں کے دلوں پر اثر کر کے رہے گی اگر ایسا نہ ہو تو یقیناً یہ ہماری محبت کی کمی کے باعث سے ہوگا یا اخلاص کے نقص کے باعث۔......‘‘

ہمارا مشن محبت اور خیر خواہی کا مشن ہے

حضورؓ نے فرمایا:

’’...... ہم جو کچھ کرتے ہیں اپنی طرف سے نہیں کرتے بلکہ خدا کا حکم ہمیں چلاتا ہے۔ ہماری ہر ایک حرکت اور ہماری ہر ایک کوشش اس کے خاص منشاء کے ماتحت ہے اور گویا ہماری مثال اس بانسری کی ہے جو ویسی ہی آواز نکالتی ہے جیسی آواز کہ اس کے پیچھے گانے والا نکالتا ہے۔ ہم خدا کے منہ میں ایک بانسری ہیں جو اس کی آواز کو دنیا میں پہنچاتے ہیں اور اس لئے ہم کبھی مایوس نہیں ہوتے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی آواز کبھی نیچی نہیں ہوتی۔ نہ تکلیفیں ہمیں خائف کرتی ہیں اور نہ موت ہم کو ڈراتی ہے۔......غرض ہمارا مشن ایک محبت اور خیر خواہی کا مشن ہے اور ہماری ایک ہی غرض ہے کہ جس طرح ہم نے خدا تعالیٰ کو پالیا ہے ہمارے دوسرے بھائی بھی اس کو پالیں اور اس سے دُوری کی زندگی بسر نہ کریں۔ اور ہم اس ملک میں مسیح کی آمد ثانی کی منادی کرنے آئے ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک اس کے قبول کرنے کے بغیر نجات نہیں۔ وہ دنیا کا نجات دہندہ ہے اور جب تک لوگ اس کے دامن کے نیچے نہ آویں گے اور اپنی زندگی کو اس تعلیم کے مطابق نہ کریں گے جو اسلام نے بیان کی ہے اور جس کی صحیح تشریح کرنے کے لئے مسیح موعود کو بھیجا گیا ہے اُس وقت تک موجودہ فسادات دُور نہ ہوں گے اور جھگڑے اور لڑائیاں برابر دنیا کے امن کو برباد کرتے چلے جائیں گے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ اُس سرچشمۂ قدوسیّت سے دُور رہیں گے جس کا قرب حاصل کرنے کے لئے پیدا کئے گئے تھے۔‘‘

جماعت احمدیہ کی کامیابی

’’......مَیں اپنے تجربہ کی بنا پر آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مسیح موعودؑ کے تعلق کے واسطہ سے اب بھی انسان انہیں فیوض کو دیکھتا ہے جن کو پچھلے لوگ دیکھتے تھے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اب بھی اسی طرح کھلے ہیں جس طرح پہلے زمانہ میں کھلے تھے۔ پس مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ **بے شک ہماری باتیں اس زمانہ کے لحاظ سے عجیب ہیں اور عقل نہیں مانتی کہ اس زمانہ میں یہ باتیں پھیل جائیں گی مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے جب بھی کوئی آواز اٹھی ہے ایسے ہی حالات میں اٹھی ہے اور اسی طرح اس کا بلند ہونا ناممکن سمجھا گیا ہے۔** جب حضرت مسیحؑ نے بنی اسرائیل کو خدا کا پیغام پہنچایا یا جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلایا اُس وقت کون تسلیم کرتا تھا کہ یہ لوگ کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر آخر وہ کامیاب ہو کر رہے کیونکہ وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ اس کی طرف سے بولتے تھے جو تمام دنیا کا بادشاہ ہے۔ اسی طرح اب یہ مشکل معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کا مشن کامیاب ہو جائے گا **مگر جیسا کہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے خبر دے چھوڑی ہے ایسا ہی مقدّر ہے اور ایسا ہی ہو کر رہے گا۔**......‘‘

(انوار العلوم جلد 8 صفحہ 453 تا 456)

....

انگلستان کی روحانی فتح کی بنیاد رکھ دی گئی

11 ستمبر 1924ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے لندن سے ایک مکتوب گرامی تحریر فرمایا جس میں آپ نے فرمایا:

’’......آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اس بادشاہ نے جس کے قبضہ میں تمام عالَم کی باگ ہے مجھے رؤیا میں بتایا تھا کہ مَیں انگلستان میں گیا ہوں اور ایک فاتح جرنیل کی طرح اس میں داخل ہوا ہوں۔ اور اس وقت میرا نام ولیم فاتح رکھا گیا۔...... میں اس خواب کی بنا پر یقین رکھتا تھا کہ انگلستان کی روحانی فتح صرف میرے انگلستان جانے کے ساتھ وابستہ ہے۔......آخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں انگلستان پہنچ گیا ہوں اور اب میرے نزدیک **انگلستان کی فتح کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ آسمان پر اس کی فتح کی بنیاد رکھ دی گئی ہے اور اپنے وقت پر اس کا اعلان زمین پر بھی ہو جائے گا۔** دشمن ہنسے گا اور کہے گا یہ بے ثبوت دعویٰ تو ہر اک کر سکتا ہے مگر اس کو ہنسنے دو کیونکہ وہ اندھا ہے اور حقیقت کو نہیں دیکھ سکتا۔ آتھم کے متعلق جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی اور وہ مصلحت الٰہی کے ماتحت اور رنگ میں پوری ہوئی تو سب ہندوستان میں اس پر تمسخر کیا گیا۔ اس وقت کے نواب صاحب بہاولپور کے دربار میں بھی اس کا ذکر ہوا اور انہوں نے بھی اس کے غلط ہونے کی تائید میں رائے دی۔ ان کے پیر خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ چاچڑاں والے اس وقت دربار میں موجود تھے۔ اس بات کو سن کر جوش میں آگئے اور فرمایا کہ جو یہ کہتا ہے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی وہ غلط کہتا ہے۔ آتھم مر چکا۔ مجھے وہ مردہ نظر آ رہا ہے۔ دنیا کے کیڑوں کو وہ زندہ نظر آتا ہے۔

مَیں بھی کہتا ہوں انگلستان فتح ہو چکا، خدا کا وعدہ پورا ہو گیا۔ اس کی فتح کی شرط آسمان پر یہ مقرر تھی کہ مَیں انگلستان آؤں، سو میں خدا کے فضل سے انگلستان پہنچ گیا ہوں۔ اب اس کارروائی کی ابتدا انشاء اللہ شروع ہو جائے گی۔ اور اپنے وقت پر دوسرے لوگ بھی انشاء اللہ دیکھ لیں گے کہ جو کچھ میں نے لکھا تھا وہ سچ ہے۔ **نادان لوگ نہیں جانتے کہ بعض امور کا تعلق بعض خاص شخصوں کی ذات سے وابستہ ہوتا ہے۔ اور انگلستان میں ترقی اسلام کا سوال خدا تعالیٰ کی قضاء میں میرے انگلستان آنے کے ساتھ متعلق تھا۔**

مسیح موعودؑ کو جو رؤیا دکھائی گئی، اس میں بھی یہ بتایا گیا تھا کہ آپ کے ولایت جانے پر یہ فتح شروع ہو گی اور مجھے بھی یہی دکھایا گیا۔ اور چونکہ **نبیوں کے خلیفہ ان کے ہی وجود سمجھے جاتے ہیں** اس لئے دونوں خوابوں کا مطلب ایک ہی تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی رؤیا سے مراد بھی ان کے جانشین کے انگلستان جانے سے تھی۔ اور میری رؤیا سے مراد بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ولایت جانے سے تھی۔ **پس جبکہ مسیح موعودؑ اپنے روحانی جانشین کے ذریعہ سے انگلستان پہنچ گئے تو اب انشاء اللہ اس فتح کا دروازہ بھی کھول دیا جائے گا جو کہ ہمیشہ سے مقدر ہے۔**

خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب کسی پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت آتا ہے تو وہ پھر اس کی طرف توجہ دلا دیا کرتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ میں نے جو خواب میں دیکھا کہ مَیں انگلستان میں گیا ہوں اس سے مراد یہی تھی کہ مسیح موعود کی ’’ازالہ اوہام‘‘ والی رؤیا کے پورا ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَرَانَا مَا وَعَدَنَا عَلٰی لِسَانِ الْمَسِیْحِ عَلَیْہِ السَّلَام......‘‘۔

(انوار العلوم جلد 8 صفحہ 463-464)

....

پیغام آسمانی

14 ستمبر 1924ء کو بمقام پورٹ سمتھ (انگلینڈ) بوقت پونے سات بجے شام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک پیغام پڑھا گیا جس میں آپؓ نے فرمایا:

حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ

’’......حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ کوئی معمولی دعویٰ نہیں۔ آپ کا دعویٰ ہی آپ کی صداقت کی دلیل ہے کیونکہ یہ کہنا تو آسان ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں۔ اور مَیں ہر شخص کو خدا تعالیٰ تک پہنچا سکتا ہوں نہایت مشکل ہے۔

اول الذکر ایک ایسا دعویٰ ہے کہ جس کی صحت اور عدم صحت دلیلوں سے تعلق رکھتی ہے اور دلیلوں میں بہت کچھ اتار چڑھاؤ کئے جا سکتے ہیں۔ مگر ثانی الذکر وہ دعویٰ ہے جس کا تعلق مشاہدہ سے ہے اور مشاہدہ کرا دینا آسان کام نہیں۔ مگر مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف یہ دعویٰ کیا بلکہ ہزاروں آدمیوں نے آپ کی تعلیم پر چل کر خدا تعالیٰ کے نشانات کو دیکھ لیا اور اس کے کلام کو سنا اور وہ آپؑ کے دعویٰ کی صداقت کی دلیل ہیں۔ ......اے پورٹ سمتھ کے لوگو! میں تمہارے لئے ایک بشارت لایا ہوں۔ ایک عظیم الشان بشارت ہے یعنی خدا کا پیغام کہ اس نے تم کو چھوڑا نہیں بلکہ اس کی رحمت کے دروازے تمہارے لئے کھلے ہیں۔ ان میں داخل ہونا تمہارے اپنے اختیار میں ہے۔ اس کی بتائی ہوئی شریعت پر عمل کر لو اور اسی زندگی میں زندہ خدا کی طاقتوں کو دیکھ لو۔ سب مذاہب ادھار پر لوگوں کو خوش کرتے ہیں مگر مسیح موعود جو چیز پیش کرتا ہے وہ نقد ہے۔ مرنے کے بعد نہیں بلکہ اسی دنیا میں وہ خدا تعالیٰ سے یگانگت کا وعدہ دیتا ہے۔......مسیح موعود کی زندگی تمہارے لئے ایک نمونہ ہے اور قرآن شریف تمہارے لئے ایک کامل راہنما ہے۔ کیا یہ امر لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں کہ آج سے 34 سال پہلے ایک شخص نے جنگل سے آواز دی کہ دیکھو! خدا کی طرف سے پکارنے والے کی آواز سنو! ایک منادی کی آواز کہ خدا کی رحمت کے دروازے کھولے گئے ہیں۔ وہ اپنی مخلوق کی بہتری کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ وہ میرے ذریعہ سے سب دنیا کو ایک ہاتھ پر جمع کرنا چاہتا ہے۔ وہ دنیا کو شک اور شبہ کی زندگی سے نکال کر یقین کا پانی پلانا چاہتا ہے۔

شہروں کے لوگ ہنسے، بستیوں کے لوگوں نے تیوری چڑھائی، حکومتوں نے اسے حقارت سے دیکھا، رعایا نے اس سے تمسخر کیا مگر اس کی آواز باوجود ہر قسم کی مخالفتوں کے بلند ہونی شروع ہوئی۔ وہ ایک بنسری کی آواز بلند ہوتے ہوتے بگل کی آواز بن گئی اور سونے والے گھبرا کر بیدار ہونے لگے۔ ایک نے یہاں سے، ایک نے وہاں سے اس آواز کی طرف دوڑنا شروع کیا۔ اس طرح **وہ منادی ایک سے دو ہوا اور دو سے چار حتیٰ کہ 34 سال کے عرصہ میں اس کی جماعت کی تعداد ایک ملین کے قریب پہنچ گئی اور پچاس ملکوں میں اس کے ماننے والے ہو گئے۔‘‘**

....

خلفائے مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت مساعی کے نتیجہ میں آج 2014ء میں دنیا کے 206 ممالک میں جماعت کا نفوذ ہو چکا ہے اور اس کے افراد کی تعداد کروڑوں میں ہے اور ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ چہار دانگ عالم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی منادی صبح و شام ہو رہی ہے۔ اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَآءِ جَآءَ الْمَسِیْح جَآءَ الْمَسِیْح۔

....

جماعت احمدیہ کی ترقی کیوں کر ہوئی؟

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس پیغام میں فرمایا:

’’یہ ترقی بے روک ٹوک نہیں ہوئی۔ لوگ پھولوں کی سیجوں پر چل کر اس تک نہیں پہنچے بلکہ بہتوں کو اس کے ماننے کی وجہ سے گھر چھوڑنے پڑے، خاوندوں کو بیبیوں سے جدا ہونا پڑا اور بیویوں کو خاوندوں سے علیحدہ ہونا پڑا۔ باپ کو بیٹوں نے الگ کر دیا اور بیٹوں کو والدین نے گھر سے نکال دیا۔ ظالم حکومتوں نے اس کی طرف متوجہ ہونے والوں کو گرفتار کیا اور مجبور کیا کہ اس پر ایمان نہ لائیں ورنہ ان کو قتل کیا جائے گا مگر وہ پیچھے نہ ہٹے اور مرنے میں انہوں نے وہ لذت محسوس کی جو دنیا کی اور کسی چیز میں نہیں ہے۔ وہ ہنستے ہنستے ظالموں کے سامنے سر بلند کر کے کھڑے ہو گئے اور سنگدل قاتلوں نے ان پر پتھر برسانے شروع کئے۔ ایک ایک پتھر جو اُن پر گرا اس کو انہوں نے پھولوں کی طرح

سمجھا۔ ایک ایک اینٹ جو اُن پر پڑی اسے انہوں نے شگوفہ خیال کیا۔ جس طرح دولہا دلہن کو لے کر خوشی خوشی اپنے گھر جاتا ہے اسی طرح وہ مسیح موعود کی محبت کو لے کر اپنے مولیٰ کے سامنے حاضر ہو گئے اور انہوں نے یہی یقین کیا کہ بہت عمدہ سودا ہوا۔

ان راستوں سے گزر کر جانا کوئی معمولی بات نہیں مگر مسیح موعود کی آواز کچھ ایسی دلکش تھی کہ جس کے کان کھلے تھے اس میں طاقت ہی نہ رہی کہ وہ اس کا انکار کر سکے۔ اس نے دلوں کو شکوک اور شبہات سے دھو دیا اور قلوب کو یقین اور ایمان سے بھر دیا اور ان لوگوں کو جنہوں نے اس کی تعلیم پر چل کر خدا تعالیٰ کی شیریں آواز سن لی تھی اس کی باتوں میں شبہ ہی کیا رہ سکتا تھا۔ زمین آسمان بدل جاویں تو بدل جاویں ایسے لوگوں کے دل تو نہیں بدل سکتے۔‘‘

انگلستان کے متعلق خدا نے کیا دکھایا

اسی طرح آپؓ نے فرمایا:

’’......اے لوگو! اس بات سے مت ڈرو کہ لوگ تم پر ہنسیں گے یا تم کو پاگل سمجھیں گے۔ کبھی کسی نے سچائی کو ابتدا میں قبول نہیں کیا کہ اسے لوگوں نے پاگل نہیں سمجھا۔ کیا موسیٰ کے ماننے والے اور مسیح پر ایمان لانے والے پاگل نہیں سمجھے گئے؟ مگر کیا آخر وہی پاگل دنیا کے راہنما نہیں بنے؟ مَیں اس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جس پر جھوٹ بولنے والے کے متعلق تمام آسمانی کتب متفق ہیں کہ وہ ہلاک کیا جاتا ہے کہ **مجھے اللہ تعالیٰ نے دکھایا ہے کہ انگلستان کے ساحل سمندر پر کھڑا ہوں اور میرے ہاتھ پر انگلستان کی روحانی فتح ہوئی ہے۔** پس آج نہیں تو کل **انگلستان مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام کی طرف لوٹے گا۔** مگر مبارک وہ ہے جو اس کام میں سب سے پہلے قدم اٹھاتا ہے کیونکہ جو شخص حق کے قبول کرنے کے لئے آگے بڑھتا ہے دوسرے لوگ جو اس کے پیچھے آتے ہیں اس کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اس کے لئے دہرا اجر ہے۔ ایمان لانے کا بھی اور دوسروں کے لئے محرک بننے کا بھی۔ پس کیا اے اہل پورٹ سمتھ! جو ساحل سمندر پر بستے ہو اس اجر کو جو انگلستان کے شہروں میں سے کسی نہ کسی کے قبضہ میں آنے والا ہے لینے کے لئے تم آگے نہیں بڑھو گے؟ بے شک سچائی کو لوگ آہستہ آہستہ قبول کرتے ہیں مگر وہ آخر غالب آ کر رہتی ہے۔ **حضرت مسیح موعودؑ سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جس طرح مسیح اول کے بعد تین سو سال میں مسیحیت نے غلبہ حاصل کر لیا تھا اسی طرح تین سو سال کے اندر آپ کے سلسلہ کو غلبہ حاصل ہو جائے گا مگر وہ غلبہ پہلے غلبہ سے زیادہ مکمل ہو گا کیونکہ اس وقت تو مسیحیت روم کا سرکاری مذہب بنی تھی لیکن اس وقت احمدیت تمام دنیا کے قلوب پر تصرّف حاصل کر لے گی۔**

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

یہ بے شک غیب کی خبریں ہیں مگر دنیا آپ کی ہزاروں پیشگوئیاں پوری ہوتی دیکھ چکی ہے اور ماضی مستقبل پر گواہ ہے۔ کیا یہ عجب نہیں ہے کہ چونتیس سال پہلے **حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وقت جبکہ اکیلے تھے یہ پیشگوئی اپنی کتاب کے ذریعہ شائع کی تھی کہ آپ کی تعلیم انگلستان جلد ہی پہنچنے والی ہے اور وہاں کے کئی لوگ اسے عنقریب قبول کرنے والے ہیں۔ اور آج تم دیکھتے ہو کہ اس کے متبعین کی ایک جماعت تمام انگلستان میں صداقت کا اعلان کرتی پھرتی ہے اور کئی لوگ اس وقت تک سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔**

پس خدا کے کاموں کو عجیب نہ سمجھو۔ اس کی قدرت کے آگے سب کچھ آسان ہے۔ اے سچائی کے طالبو! اور اے خدا تعالیٰ سے لقاء کی سچی تڑپ رکھنے والو! مَیں اپنے تجربہ کی بنا پر آپ لوگوں کو کہتا ہوں کہ خدا سے لقاء کا ذریعہ سوائے مسیح موعود کی اتّباع کے اور کوئی نہیں۔ آج سب دروازے بند ہیں سوائے اُس کے دروازہ کے۔ اور سب چراغ بجھے ہوئے ہیں سوائے اُس کے چراغ کے۔ پس اس دروازہ سے داخل ہو جسے خدا تعالیٰ نے کھولا ہے اور اس چراغ سے روشنی لو جسے اس نے جلایا ہے اور خدا کے جلال کو اپنی آنکھوں سے دیکھو اور اس کے قرب کو اپنے دلوں سے محسوس کرو۔

ہاں یہ بات یاد رکھو کہ دو کشتیوں میں پیر رکھنا کبھی فائدہ نہیں دیتا۔ بغیر قربانی کے کوئی ایمان نفع بخش نہیں۔ جو شخص اپنے آرام اور اپنی آسائش اور اپنے وقت اور اپنی عادات اور اپنے رسوم کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا وہ کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھتا اور جو شخص یہ سب کچھ کر لیتا ہے اس کو کوئی چیز تباہ نہیں کر سکتی۔ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ تم خدا تعالیٰ کی رضا کو ہرگز حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تم اپنی خوشیاں، اپنی لذّات، اپنی حیثیت، اپنا مال و جان ترک نہ کر دو اور اس کی راہ میں ہر ایک ایسی مشکل کا مقابلہ نہ کرو جو تمہارے سامنے موت کا نظارہ پیش کرتی ہے اور اگر تم تمام مشکلات کا مقابلہ کرو تو خدا تعالیٰ تم کو ایک پیارے بچے کی طرح گود میں لے لے گا۔ اور تمہیں ان راستبازوں کا وارث بنائے گا جو تم سے پہلے گزرے اور ہر ایک برکت اور رحمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔......‘‘

(انوار العلوم جلد 8 صفحہ 481 تا 486)

....

1924ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مسجد فضل لندن کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ یہ نہ صرف انگلستان میں بلکہ یورپ میں پہلی احمدیہ مسجد تھی۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یوکے میں ہزاروں کی تعداد میں احمدی موجود ہیں اور باقاعدہ احمدی جماعتوں کی تعداد 107 ہے۔ مسجد فضل سمیت 17 باقاعدہ مساجد قائم ہیں اور 17 مشن ہاؤسز ہیں۔ نئی مساجد کی تعمیر اور نئے مشن ہاؤسز و مراکز تبلیغ کے قیام کا منصوبہ مسلسل آگے بڑھ رہا ہے۔ 21 مبلغین جماعت احمدیہ یوکے کے تحت تبلیغ و تربیت کے کاموں میں مصروف ہیں۔

جماعت احمدیہ یوکے کے تحت اخبار احمدیہ، خدام کا رسالہ طارق اور لجنہ کا رسالہ النصرت اور اس کے علاوہ کئی فولڈرز، کتب وغیرہ لٹریچر شائع ہوتے ہیں۔ ملک بھر میں قرآن کریم کی نمائشوں، بُک سٹالز کے انعقاد، بُک فیئرز میں شرکت اور انفرادی و اجتماعی رابطوں کے ذریعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا پیغام ہر طرف عام کیا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2010ء میں لیف لیٹس کی تقسیم کے ذریعہ اسلام احمدیت کے تعارف کو ملک بھر میں عام کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔ اس مبارک تحریک کے تحت اب تک 4.8 ملین لیف لیٹس تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ یوکے نے 2013ء میں اپنی صد سالہ تقریبات کے سلسلہ میں لندن، مانچسٹر اور آکسفورڈ میں مجموعی طور پر 125 بسوں پر جماعت کے امن کے پیغام کی تشہیر کی جس کے ذریعہ سات ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ جماعتی ویب سائٹ، ٹوئٹر اور اسی طرح ریڈیو اور اخبارات اور ٹی وی کے ذریعہ بھی اسلام احمدیت کا امن کا پیغام پھیلایا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کے تحت بڑے شہروں کے علاوہ چھوٹے دیہات میں بھی قرآن کریم کی نمائشوں اور کمیونٹی ہالز میں سوال و جواب کی مجالس کے انعقاد کے ذریعہ منظّم طور پر تبلیغ کا کام جاری ہے۔ مجلس انصار اللہ یوکے کے تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مشتمل کتاب ’’لائف آف محمدؐ‘‘ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے امن کے متعلق خطابات کے مجموعہ پر مشتمل کتاب جو "World Crisis and the Pathway to Peace" کے نام سے شائع شدہ ہے، ہزاروں کی تعداد میں لوگوں میں تقسیم کیں اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔

گزشتہ کئی سالوں سے باقاعدگی سے پِیس (Peace) کانفرنس ہوتی ہے جس میں سینکڑوں افراد مختلف مکتبہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے شامل ہوتے ہیں اور اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خصوصی خطاب فرماتے ہیں۔ اس کی میڈیا میں بھی کوریج ہوتی ہے۔ غرضیکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ یوکے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی رہنمائی میں اسلام احمدیت کے پیغام کو عام کرنے کے لئے تمام ممکنہ وسائل سے کام لے رہی ہے۔

گزشتہ چند سالوں میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود بنفس نفیس یوکے کے پارلیمنٹ ہاؤس میں دو مرتبہ تشریف لے جا کر وہاں کے عمائدین تک اسلام احمدیت کا تعارف اور اسلام کا امن کا پیغام پہنچایا۔ اس سال لندن میں معروف گلڈ ہال میں مذاہب عالم کی کانفرنس میں بھی حضور انور ایدہ اللہ نے معرکہ آراء خطاب فرمایا۔ اس کی بھی وسیع پیمانے پر کوریج ہوئی۔ الغرض پیغام احمدیت مسلسل اشاعت پذیر ہے اور سعید فطرت روحیں اس کو قبول کر رہی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی 1984ء میں انگلستان ہجرت کے بعد سے نہ صرف یوکے میں تبلیغی و تربیتی مساعی میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ بلکہ خلافت احمدیہ کی یہاں موجودگی کی برکت سے انگلستان دنیا بھر میں اسلام احمدیت کی اشاعت کی مساعی کا عالمی مرکز بن چکا ہے۔ اسلام آباد اور حدیقۃ المہدی جیسے وسیع و عریض رقبہ پر مشتمل جگہیں بہت سی جماعتی مساعی کا مرکز ہیں۔ ایک لمبا عرصہ تک اسلام آباد میں جلسے و اجتماعات منعقد ہوتے رہے اور اب حدیقۃ المہدی میں جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے جس میں ہزاروں کی تعداد میں افراد دنیا کے دُور دراز کے ممالک سے بھی شامل ہوتے ہیں۔ اسلام آباد میں جماعت کے رقیم پریس سے لکھوکھہا کی تعداد میں اسلامی لٹریچر شائع ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی رہنمائی میں کئی ایک مرکزی دفاتر و شعبہ جات انگلستان میں قائم ہیں۔ مختلف زبانوں میں لٹریچر کی تیاری و طباعت ہو رہی ہے اور مرکزی طور پر ماہنامہ مجلّہ التقویٰ (عربی)، ماہنامہ ریویو آف ریلجنز (انگریزی)، ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل (اردو)، ماہنامہ موازنہ مذاہب (اردو)، واقفین نَو کے لئے رسالہ اسماعیل، واقفات نو کے لئے رسالہ مریم شائع ہو رہے ہیں۔ پھر انگلستان سے ہی ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی نشریات جاری ہیں۔ الغرض خلافت احمدیہ کی برکت سے انگلستان میں اشاعت و استحکام اسلام کے متعدد منصوبوں پر کام ہو رہا ہے اور ان کی برکت و تاثیرات دن بدن روشن تر ہوتی چلی جا رہی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مسجد فضل لندن کی تعمیر سے کئی سال قبل 1920ء میں اپنی ایک نظم میں فرمایا تھا:

وہ شہر جو کفر کا ہے مرکز، ہے جس پہ دینِ مسیح نازاں
خدائے واحد کے نام پر اِک اب اس میں مسجد بنائیں گے ہم
پھر اس کے مینار پر سے دنیا کو حق کی جانب بلائیں گے ہم
کلام ربّ رحیم و رحماں ببانگ بالا سنائیں گے ہم

جیسا کہ آپؓ نے فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پیشگوئی بھی بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے اور دنیا کو حق کی جانب بلانے کی عظیم الشان آسمانی مہم دن بدن طاقت پکڑ رہی ہے۔ اور انشاء اللہ وہ وقت بھی آئے گا کہ

مٹا کے کفر وضلال و بدعت کریں گے آثار دیں کو تازہ
خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اڑائیں گے ہم

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

قانونی مشاورت برائے اسائلم

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
190 Merton High Street , Wimbledon,London, SW19 1AX
(1 minute from South Wimbledon Tube Station)
Tel: 02085 401 666, Fax: 02085 430 534
BRANCH OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
24 Hours Emergency No: 07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ از صفحہ 20

(Honduras) ہے۔ گوئٹے مالا بھی اس کے ساتھ ہے۔ سپینش اور انگریزی یہاں بولی جاتی ہے۔ چھوٹا سا ملک ہے۔ 3 لاکھ 40 ہزار کی آبادی ہے۔ یہاں وقف عارضی کے ذریعہ سے سلسلہ چلا۔ سوال و جواب سے لوگوں کو رجحان پیدا ہوا۔ اب یہاں باقاعدہ مربی سلسلہ بھی کینیڈا سے بھجوائے جاچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں 21 افراد نے احمدیت قبول کرلی ہے۔

اسی طرح یوروگوئے بھی ساؤتھ امریکہ میں ہے۔ شمال میں برازیل اور جنوب میں Atlantic Ocean اور مغرب میں ارجنٹائن ہے۔ یہ بھی چھوٹا سا ملک ہے۔ 33 لاکھ کے قریب آبادی ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ ہوئی اور جماعت کا پیغام پہنچا۔ ایک خاتون نے یہاں بیعت کی ہے اور باقاعدہ اخلاص میں بڑھ رہی ہیں۔ یہ جلسہ کینیڈا میں بھی شامل ہوئی تھیں۔

نئی جماعتیں

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 730 ہے اور ان جماعتوں کے علاوہ 1060 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ یعنی باقاعدہ جماعتیں Establish ہوئیں اور نظام قائم کیا گیا۔ حضور انور نے نئی جماعتوں کے قیام کے بعض ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔

نئی مساجد کی تعمیر اور بنی بنائی مساجد جو جماعت کو ملیں

حضور انور نے فرمایا کہ نئی مساجد جو تعمیر ہوئیں اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد کی مجموعی تعداد 586 ہے۔ 204 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 382 بنی بنائی جماعت کو ملی ہیں۔ جس میں امریکہ، یورپ، افریقہ اور مختلف ممالک شامل ہیں۔

مختلف ممالک میں پہلی مسجد کی تعمیر

حضور انور نے فرمایا کہ جن ممالک میں جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر ہوئی ہے ان میں ملک روانڈا ہے جہاں دو مساجد تعمیر کی گئیں۔ آئرلینڈ میں بھی مسجد مکمل ہوگئی ہے۔ نیوزی لینڈ میں بھی پہلی مسجد کا افتتاح ہوا۔ برازیل میں جماعت کی پہلی مسجد کا کام شروع ہو چکا ہے۔ جاپان میں بھی کام شروع ہو چکا ہے۔ حضور انور نے مساجد کے حوالے سے بھی بعض نہایت دلچسپ واقعات بیان فرمائے اور مساجد کی تعمیر میں مخالفین کی طرف سے روکیں پیدا کرنے اور اللہ کے فضل سے ان روکوں کے دُور ہونے کے واقعات کا بھی ذکر فرمایا۔

مشن ہاؤسز میں اضافہ

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 184 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ سالوں کو شامل کرکے 113 ممالک میں ہمارے مشن ہاؤسز اور مراکز کی کل تعداد 2808 ہوچکی ہے۔ مشن ہاؤسز کے قیام میں انڈیا کی جماعت سرفہرست ہے جہاں دوران سال 27 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ انڈونیشیا دوسرے نمبر پر ہے، یہاں گزشتہ سال 17 مراکز زیر تعمیر تھے امسال ان کی تکمیل ہوئی۔ اس طرح یہاں پر مشن ہاؤسز کی کل تعداد 259 ہوگئی ہے۔ پھر افریقہ کے ممالک سینیگال، سیرالیون، بینن، گھانا، تنزانیہ، برکینا فاسو اور آئیوری کوسٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشن ہاؤسز بنے ہیں۔

وقار عمل

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی امتیاز وقار عمل بھی ہے۔ افریقہ کے ممالک میں جماعتیں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعہ حصہ لیتی ہیں، اسی طرح دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعتیں اپنی مساجد اور سنٹرز کے بہت سے کام وقار عمل کے ذریعہ سے کرتی ہیں۔ یہاں یورپ میں بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ 77 ممالک سے موصولہ رپورٹس کے مطابق 40 ہزار وقار عمل کئے گئے جن کے ذریعہ سے 25 لاکھ 57 ہزار امریکن ڈالر کی بچت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوئی۔ حضور نے فرمایا کہ لوگ جامعہ احمدیہ گھانا دیکھ کے حیران ہوتے ہیں جو ہم نے بنایا ہے احمدی کنٹریکٹر اور انجینئر کا خیال تھا کہ جتنا ہم نے خرچ کیا ہے اس سے چار بلکہ پانچ گنا زیادہ قیمت پر بھی یہ عمارتیں بن نہیں سکتیں۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کے پیسے میں بھی برکت ہے اور افراد جماعت بھی وقار عمل کے ذریعہ سے بہت سے کام کر دیتے ہیں۔

تراجم قرآن کریم

حضور انور نے فرمایا کہ وکالت تصنیف کی رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال تک قرآن کریم کے مکمل تراجم 71 کی تعداد میں جماعت کی طرف سے چھپوائے جاچکے تھے۔ نیا ترجمہ ماؤری زبان میں طبع کرایا گیا ہے۔ حضور انور نے بتایا کہ نیوزی لینڈ کے دورہ کے موقع پر یہ ترجمہ قرآن کریم ماؤری بادشاہ کو بھی تحفۃً دیا گیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے تراجم قرآن کریم کی تعداد 72 ہوچکی ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم کے کچھ حصوں پر مشتمل تراجم بھی شائع کئے جارہے ہیں۔

کتب وفولڈرز کے تراجم

حضور انور نے فرمایا کہ پھر مختلف کتب اور فولڈرز کے تراجم بھی ہوئے ہیں۔ 21 زبانوں میں 104 کی تعداد میں یہ طبع کرائے گئے ہیں۔ اس وقت جو کتب اور فولڈرز زیر تیاری ہیں وہ 47 زبانوں میں 542 کی تعداد میں ہیں۔

حضور انور نے فرنچ اور سواحیلی قرآن کریم کے تراجم سے متعلق غیروں کے بعض تبصرے بھی پڑھ کر سنائے۔ اسی طرح اسلامی اصول کی فلاسفی کے فرنچ ترجمہ سے متعلق بھی بعض غیر مسلموں کی آراء بیان فرمائیں۔

نئی کتب کی اشاعت اور تراجم

حضور انور نے فرمایا کہ دوران سال حضرت مسیح موعودؑ کی عربی زبان میں شائع کی گئی کتب میں مندرجہ ذیل کتب شامل ہیں۔ انجام آتھم، آئینہ کمالات اسلام، نورالقرآن، اس کے علاوہ آئین ایڈمسن کی انگریزی کتاب A Man of God کا عربی ترجمہ بھی طبع کرایا گیا۔ انگریزی کتب میں براہین احمدیہ حصہ سوم شائع ہوا۔ اس کے پہلے دو حصے انگریزی میں پہلے شائع ہوچکے ہیں۔ حضور انور نے بتایا کہ امن کے بارے میں جو میرے مختلف لیکچر تھے اس کے مختلف تراجم ہوئے ہیں اور کتابیں شائع کی گئی ہیں اور لوگ کافی پسند کرتے ہوئے خرید رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی کتب کے تراجم شائع ہوئے ہیں۔ بچوں کے لئے لجنہ اماء اللہ انگلستان نے کئی کتابیں شائع کی ہیں اور انہوں نے میرے لیکچر پر مشتمل کتاب

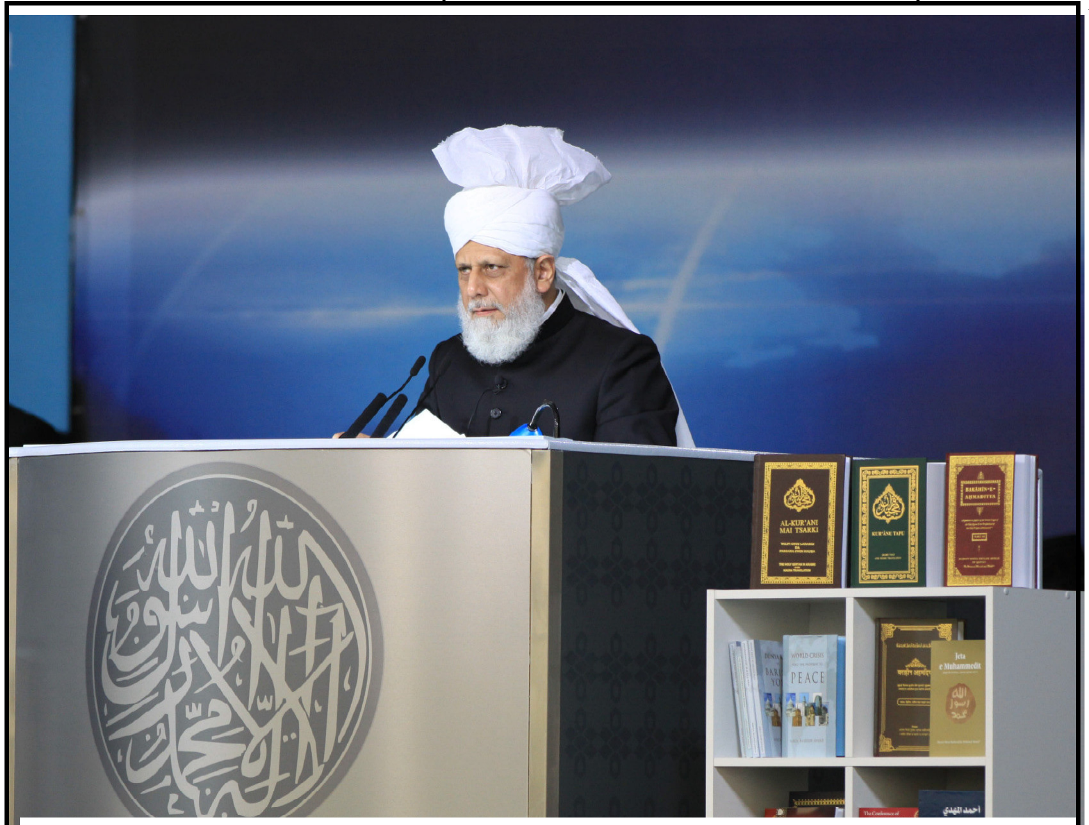

حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس سے خطاب فرمارہے ہیں

Responsibility of Ahmadi Women بھی شائع کی ہے۔ اردو کتب میں ''تأثرات خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی تقریبات 2008ء'' تحریک جدید نے شائع کروائی ہے۔ اسی طرح کتاب ''تحریک جدید ایک الٰہی تحریک'' جلد ہفتم تیار کرکے چھپوائی گئی ہے۔ عائلی زندگی سے متعلق میرے مختلف خطبات شائع کئے گئے ہیں۔

رشین زبان میں جو کتب شائع ہوئی ہیں ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف پیغام صلح، امن کے بارے میں حضور انور کے مختلف لیکچرز اور بعض دوسرے لیکچرز شائع ہوئے۔ ترکی زبان میں بھی لٹریچر شائع کیا گیا۔ نئی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ البانین زبان میں کتب شائع ہوئی ہیں۔ بنگالی میں تبلیغی پاکٹ بک، دعوۃ الامیر، سبز اشتہار وغیرہ کا ترجمہ شائع کیا گیا۔ فرانسیسی میں جماعت ماریشس نے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے شائع کردہ کتاب حضرت نوحؑ کا فرانسیسی میں ترجمہ کرایا۔ برمی زبان میں پمفلٹس اور کتابیں شائع ہوئیں۔ جرمن زبان میں کتب شائع ہوئیں۔ جاپانی زبان میں Life of Mohammad اور World Crisis and the Pathway to Peace جو حضور انور کے لیکچرز ہیں اور بہت سی کتب شائع ہوئیں۔ حضور انور نے دیگر کئی زبانوں میں کتب کی اشاعت کی تفصیل سے بھی آگاہ فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ نظارت اشاعت کی طرف سے شائع ہونے والی کتابوں میں شرح بخاری جلد ہشتم اردو، مواہب الرحمٰن مع اردو ترجمہ، مکتوبات احمد جلد سوم، حیات احمد جلد اول دوم، فرمودات حضرت مصلح موعودؓ (فقہی مسائل)، خطابات نور، تاریخ افکار اسلامی، اتمام الحجۃ مع اردو ترجمہ، اعجاز المسیح مع ترجمہ اور میرے خطبات کا مجموعہ بھی شائع کیا ہے۔

فضل عمر فاؤنڈیشن

حضور انور نے فرمایا کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے نئی کتب میں انوارالعلوم کی جلد نمبر 24 جو حضرت مصلح موعودؓ کے 1953ء، 1954ء کے خطابات ہیں۔ اس کے علاوہ خطبات محمود کی جلد نمبر 26 تا جلد نمبر 30 جو 1945ء سے 1949ء تک کے خطبات پر مشتمل ہیں طبع کرائے گئے۔

نور فاؤنڈیشن

حضور انور نے فرمایا کہ نور فاؤنڈیشن کی طرف سے صحیح مسلم مع اردو ترجمہ کی جلد نمبر 14 اور 15 طبع کروائی گئیں۔

طاہر فاؤنڈیشن

حضور انور نے فرمایا کہ طاہر فاؤنڈیشن کی طرف سے نئی کتب میں 93-1992ء کے خطبات طاہر کی جلد نمبر 12 شامل ہیں۔

حضور انور کا لیکچر

حضور انور نے فرمایا کہ لندن میں بین الاقوامی مذاہب کانفرنس جو یوکے نے سو سال مکمل ہونے پر گزشتہ سال گلڈ ہال میں منعقد کی تھی۔ اس میں میرا ایک لیکچر بھی تھا اس کو بھی انہوں نے شائع کیا اور باقی لیکچروں کو بھی کتابی صورت میں شائع کیا گیا اور یہ بکسٹال پر موجود ہے۔

ایڈیشنل وکالت اشاعت لندن

حضور انور نے فرمایا کہ ایڈیشنل وکالت اشاعت کی رپورٹ یہ ہے کہ مختلف زبانوں میں احمدیت کی حقیقی تعلیم پر مشتمل پیغام کتب، پمفلٹس، فولڈرز وغیرہ کی اشاعت کے ذریعہ عام کیا گیا۔ چنانچہ اس سال 83 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 666 مختلف پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ 43 زبانوں میں شائع ہوئے جن کی مجموعی تعداد 61 لاکھ 52 ہزار بنتی ہے۔

جماعتی اخبارات ورسائل

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا بھر میں شائع ہونے والے جماعتی اخبارات و رسائل بھی اب کافی تعداد میں ہوتے ہیں۔ اس وقت دنیا بھر میں 28 زبانوں میں 143 جماعتی جرائد و اخبارات شائع ہو رہے ہیں۔

ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز

حضور انور نے فرمایا کہ ریویو آف ریلیجنز جس کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1902ء میں فرمایا تھا۔ اب یہ یوکے، کینیڈا اور انڈیا سے انگلش میں پرنٹ ہوتا

ہے۔13 ہزار سے زائد کاپیاں پرنٹ ہوکر دنیا بھر کے 83 ممالک میں بھیجی جاتی ہیں۔

ماہنامہ موازنہ مذاہب

حضورانور نے فرمایا کہ رسالہ ماہنامہ موازنہ مذاہب بھی بڑا اچھا رسالہ ہے اور سید میر محمود احمد ناصر صاحب اس کے ایڈیٹر ہیں۔ یہاں یو کے سے ہر ماہ شائع ہوتا ہے اس میں اچھے علمی اور تحقیقی مضامین ہوتے ہیں۔ اس کا سالانہ چندہ 20 پونڈ ہے۔ اس کو بھی لوگوں کو پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

وکالت اشاعت برائے ترسیل

حضور انور نے فرمایا کہ اب ایک نئی وکالت اشاعت ترسیل کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس کا کام مرکز میں جو کتب شائع ہوتی ہیں ان کو مختلف ملکوں میں بھیجنا اور وہاں ان کی تقسیم اور فروخت کا انتظام کرنا ہے۔ اس کے تحت دنیا کی مختلف 43 زبانوں میں 3 لاکھ 52 ہزار 561 سے زائد کتب جماعت کی تبلیغی اور تربیتی ضروریات کے لئے بھجوائی گئیں۔

قادیان پریس

اسی طرح لندن کے علاوہ قادیان سے بھی مختلف ممالک کی لائبریریوں کے لئے 50 ہزار سے زائد کی تعداد میں کتب مختلف ممالک میں بھجوائی گئیں۔ قادیان کا پریس بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔

وکالت تعمیل وتنفیذ لندن

حضور انور نے فرمایا کہ وکالت تعمیل وتنفیذ لندن، اس کا انڈیا، نیپال اور بھوٹان سے تعلق ہے۔ یہ بھی نئی وکالت یہاں قائم کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے تحت بھی انڈیا اور نیپال اور بھوٹان میں کام ہو رہے ہیں اور کافی وسیع طور پر پریس کا کام بھی، تبلیغ کا کام بھی اور قادیان میں دوسرے کام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہے ہیں۔

جلسہ گاہ کا ایک منظر

رقیم اور افریقن پریس

حضور انور نے فرمایا کہ رقیم پریس اور افریقن ممالک کے پریسوں کے ذریعے چھپنے والی کتب اور رسائل کی تعداد 4 لاکھ 90 ہزار ہے اور یہاں لندن سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام ہو رہا ہے اور افریقہ کے آٹھ ممالک گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، گیمبیا، آئیوری کوسٹ، برکینا فاسو، کینیا اور تنزانیہ میں یہ پریس کام کر رہے ہیں۔

نمائشیں، بکسٹال، بک فیئرز

حضور انور نے فرمایا کہ نمائشیں اور بکسٹال اور بک فیئرز کے ذریعہ جو خاص پروگرام انہوں نے بنائے۔ اس سال 2235 نمائشوں کے ذریعہ 5 لاکھ 81 ہزار سے زائد افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا اور 11 ہزار 47 بکسٹال اور 226 بک فیئرز میں شمولیت کے ذریعہ 80 لاکھ سے اوپر افراد تک پیغام حق پہنچا۔ حضور انور نے نمائشوں کے بارے میں شاملین کے چند تأثرات بیان فرمائے۔ اسی طرح بک فیئرز اور بکسٹال کے ذریعہ بھی بعض ایمان افروز واقعات ہوئے جن کا حضور انور نے ذکر فرمایا۔

مضامین اور آرٹیکلز

حضور انور نے فرمایا کہ اخبارات میں جماعت کے مضامین اور آرٹیکلز وغیرہ شائع ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے قبولیت کی ایسی ہوا چلائی ہے میڈیا کی بڑی توجہ پیدا ہوئی ہے۔ مجموعی طور پر 1550 اخبارات نے 3826 جماعتی مضامین، آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد 55 کروڑ 14 لاکھ 65 ہزار بنتی ہے۔

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم

حضور انور نے لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم کے بارہ میں بتایا کہ مجموعی طور پر ایک کروڑ 34 لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔ اس بارے میں امریکہ میں بھی بڑا کام ہوا ہے۔ سپین میں جامعہ کے طلباء کو بھیجا گیا تھا انہوں نے کافی بڑی تعداد میں تقسیم کیا۔ کینیڈا، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، سویڈن، ٹرینیڈاڈ الغرض دنیا کے ہر ملک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ہوا چلی ہوئی ہے اور کام ہو رہا ہے۔ حضور انور نے لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران اور اس کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والے بعض ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔

رشین ڈیسک

حضور انور نے فرمایا کہ رشین ڈیسک کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی وسیع کام ہو رہا ہے۔ کتابیں اور خطبات کا ترجمہ اور اب تو باقاعدہ رشین خط لکھتے ہیں کہ ہمیں بڑی سہولت ہوگئی ہے کہ ہم باقاعدہ ایم ٹی اے پر بھی ترجمہ سن اور دیکھ لیتے ہیں۔

بنگلہ ڈیسک

بنگلہ ڈیسک کے ذریعہ بھی کافی کام ہو رہا ہے اور ایم ٹی اے پر پروگرام بھی Live چل رہے ہیں۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی وسیع کام ہو رہا ہے کتابوں کے ترجمے وغیرہ ہو رہے ہیں۔

چینی ڈیسک

چینی ڈیسک کے ذریعہ اس دفعہ انہوں نے دو کتابیں شائع کی ہیں۔

ٹرکش ڈیسک

ٹرکش ڈیسک کے ذریعہ بھی ترکی میں چار پانچ کتابیں ترجمہ کر کے شائع کی گئی ہیں۔

عربی ڈیسک

حضور انور نے بتایا کہ عربی ڈیسک کے ذریعہ سے بھی آئینہ کمالات اسلام، انجام آتھم، نورالقرآن ہر دو حصص، احمد المہدی وغیرہ کتب شائع ہوئی ہیں۔ ایم ٹی اے اور عربی پروگراموں کے حوالے سے حضور انور نے عربوں کے تأثرات بھی بیان فرمائے۔

تحریک وقف نو

حضور انور نے فرمایا کہ تحریک وقف نو میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال واقفین نو کی تعداد میں 3 ہزار 442 واقفین کا اضافہ ہوا ہے اور اس اضافہ کے ساتھ واقفین کی کل تعداد 54 ہزار 135 ہوگئی ہے۔ لڑکوں کی تعداد 33 ہزار 119 اور لڑکیوں کی تعداد 21016 ہے۔ پاکستان میں یہ تعداد سب سے زیادہ ہے اور اس کے بعد بیرون پاکستان سب سے زیادہ جرمنی میں ہے۔ دوسرے نمبر پر انگلستان ہے اور تیسرے نمبر پر انڈیا ہے۔

شعبہ مخزن تصاویر

حضور انور نے فرمایا کہ مخزن تصاویر کے ذریعہ بھی بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ تصویروں کی نمائشیں لگ رہی ہیں اور تبلیغ کے مواقع ان کے ذریعہ سے پیدا ہو رہے ہیں۔

جماعتی مرکزی ویب سائٹ

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کی مرکزی ویب سائٹ کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی کام ہو رہا ہے۔ اس میں یو ایس اے، کینیڈا، پاکستان، بھارت اور برطانیہ سے کارکنان رضا کار کام کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی 18 اور خلفاء سلسلہ کی 18 کتب E-Book کی شکل میں تبدیل ہوچکی ہیں۔ جو I Phone اور I Pad اور Kindal پر پڑھی جاسکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ میرے تمام خطبات اور

جلسہ سالانہ کے لئے حدیقۃ المہدی آلٹن میں بسائے جانے والے عارضی شہر کا ایک نظارہ

تقاریر آڈیو اور ویڈیو کی صورت میں مرکزی ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ 18 زبانوں میں خطبہ جمعہ کا اردو انگریزی خلاصہ، سلائیڈز وغیرہ Upload کی جاتی ہیں۔ دو نئی Apps روزنامہ الفضل اور ask Islam شائع کی گئی ہیں۔ Android اور Apple کی تمام ڈیوائسز پر ان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ TV Samsung پر ایم ٹی اے کی App شائع کی گئی ہے اور مزید Apps پر کام جاری ہے۔ جن میں خلافت جوبلی کی دعائیں، شارٹ کمنٹری اور اذان شامل ہے۔ قرآن کریم کے اردو اور انگریزی تراجم اور تفاسیر کے علاوہ 43 زبانوں میں تراجم Online مہیا ہیں۔ اس سال 8 ہزار 700 ویڈیوز کو 25 لاکھ مرتبہ دیکھا گیا ہے۔

پریس اور میڈیا آفس

حضور انور نے فرمایا کہ پریس اور میڈیا آفس اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کررہا ہے اور دنیا میں جماعت احمدیہ کا پریس کے ذریعہ سے کافی بڑا Exposure ہوا ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

حضور انور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے تحت اس وقت 15 ڈیپارٹمنٹس کام کررہے ہیں جن میں 282 مرد اور 42 خواتین شامل ہیں۔ ان 324 میں سے کل 42 واقفین یا ملازمین ہیں اور باقی سب والنٹیئرز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی نئے Live پروگرام شروع کئے گئے اور لوگ بہت پسند کررہے ہیں۔ ایم ٹی اے کی نئی Uplink سہولت بھی مہیا کی گئی ہے۔ جلسہ سالانہ یوکے پر اس سال چار علیحدہ نشریات یہاں سے ہورہی ہیں۔ جن میں ایم ٹی اے ون، ایم ٹی اے تھری العربیہ کی معمول کی جلسہ نشریات کے علاوہ گھانا ٹی وی کے ذریعہ سے گھانا کے لئے تینوں دن خصوصی نشریات کا اہتمام ہوگا۔ سیرالیون ٹی وی کی معاونت سے سیرالیون کے لئے تینوں دن کے تین تین گھنٹے کے پروگرام وہاں کے لوکل ٹی وی پر براہ راست حدیقۃ المہدی سے پیش کئے جائیں گے۔ ایم ٹی اے پر انگریزی زبان میں 24 گھنٹے کے نئے چینل کی فزیبیلٹی مکمل کرلی گئی ہے۔ جائزہ لیا جارہا ہے۔ گھانا میں ایم ٹی اے کو مزید وسعت دی جارہی ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بیعتوں کے بعض واقعات بیان فرمائے۔

احمدیہ ریڈیو سٹیشنز

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیہ ریڈیو سٹیشنز خاص طور پر افریقہ میں بڑا کام کررہے ہیں۔ امسال مالی میں پانچ نئے ریڈیو سٹیشنز کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اب مالی میں ہی ہمارے 11 ریڈیو سٹیشنز ہوچکے ہیں اور مختلف زبانوں میں یہ ریڈیو پروگرام نشر کررہے ہیں۔ مالی کے ریڈیو سٹیشنز سے اس سال 36 ہزار 769 گھنٹے پروگرام نشر ہوئے۔

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
15 London Rd, Morden SM4 5HT
0044 20 3609 4712

برکینا فاسو میں ریڈیو سٹیشنز کی تعداد 4 ہے۔ 22 ہزار 300 گھنٹے کے پروگرام اور اسی طرح مختلف دوسرے پروگرام، سیرالیون کے احمدیہ ریڈیو سٹیشنز سے امسال تقریباً 3 ہزار گھنٹے کے پروگرام نشر ہوئے۔ مجموعی طور پر افریقہ کے تین ممالک میں قائم احمدیہ ریڈیو سٹیشنز کی تعداد 16 ہوچکی ہے۔ حضور انور نے احمدیہ ریڈیو سٹیشنز سن کر ان سے فائدہ اٹھا کر قبول احمدیت کے بعض دلچسپ واقعات بیان فرمائے۔

نصرت جہاں سکیم

حضور انور نے فرمایا کہ نصرت جہاں سکیم کے تحت اس وقت افریقہ کے 12 ممالک میں 41 ہسپتال اور کلینک کام کررہے ہیں۔ جن میں ہمارے 38 مرکزی ڈاکٹرز اور 12 مقامی ڈاکٹرز خدمت میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ 12 ممالک میں ہمارے 681 ہائر سیکنڈری، جونیئرز اور پرائمری سکول کام کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا بھی بڑا اچھا کام ہورہا ہے۔ ہمارے ہسپتالوں میں شفاء کے غیر معمولی واقعات بھی ہوتے رہتے ہیں۔ حضور انور نے بعض واقعات بھی بیان فرمائے۔

IAAAE

حضور انور نے فرمایا کہ انجینئرز ایسوسی ایشن (IAAAE) اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کام کررہی ہے اور ماڈل ویلج کے پراجیکٹس بھی انہوں نے شروع کئے ہوئے ہیں۔ تعمیراتی کام بھی ہورہے ہیں۔ سولر سسٹم کے ذریعہ سے گھانا، بینن، نائیجر، مالی، گیمبیا، سیرالیون، برکینا فاسو میں 210 مقامات پر بجلی فراہم کرچکے ہیں۔ سولر سسٹم لگائے جاچکے ہیں۔ ایم ٹی اے بھی وہاں نشر ہونے لگ گیا ہے۔ امسال گیمبیا ہسپتال کو 10 نئے سسٹم دیئے گئے ہیں۔ 15 نائیجر کے لئے، 25 کونگو کے لئے، 25 سیرالیون کے لئے، جہاں جہاں یہ فراہم کئے گئے ہیں وہاں لوگ بڑا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پانی کی فراہمی کا کام کیا جارہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوجوان انجینئرز اور آرکیٹیکٹ یہاں سے جاتے ہیں اور بڑا کام کرکے آرہے ہیں۔ 1200 ہینڈ پمپس لگائے جاچکے ہیں۔

ہیومینیٹی فرسٹ

حضور انور نے فرمایا کہ ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی وسعت پیدا ہورہی ہے اور مجموعی طور پر 4 لاکھ 50 ہزار افراد نے ان کی خدمات سے استفادہ کیا۔ کل 2 ہزار 500 رضا کار ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت کام کررہے ہیں۔ 43 ممالک میں یہ رجسٹرڈ ہوچکی ہے۔ 50 سے زائد ممالک میں کام کررہی ہے۔ جہاں قدرتی آفات ہوں یا جنگ کے متاثرین ہوں وہ وہاں پہنچ جاتے ہیں۔

فری میڈیکل کیمپس

حضور انور نے فرمایا کہ فری میڈیکل کیمپس کے ذریعہ سے بڑا وسیع خدمت خلق کا کام ہورہا ہے۔ گھانا، نائیجیریا، برکینا فاسو وغیرہ میں آنکھوں کے مریضوں کے آپریشنز کئے جاتے ہیں۔ برکینا فاسو میں اس سال آنکھوں کے فری آپریشنز 1632 کی تعداد میں کئے گئے اور اب تک برکینا فاسو میں کل 5 ہزار 644 کی تعداد میں آنکھوں کے فری آپریشنز کئے گئے۔ سیرالیون میں 250، ہیٹی میں 100، گوئٹے مالا میں مجموعی طور پر 142 آپریشنز کئے جاچکے ہیں۔ اس طرح مختلف ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام ہورہا ہے۔

عطیات خون

حضور انور نے فرمایا کہ خون کے عطیات کے ذریعہ سے امریکہ اور دوسرے ممالک میں کام ہورہا ہے جس کا بڑا اچھا مثبت اثر ہورہا ہے۔

چیریٹی واک

حضور انور نے فرمایا کہ چیریٹی واک کے ذریعہ سے بھی نیوزی لینڈ، جرمنی، امریکہ، آئرلینڈ اور یوکے میں مجموعی طور پر 9 لاکھ 68 ہزار ڈالرز سے زائد رقم جمع کرکے مختلف چیریٹیز میں تقسیم کی گئی ہے۔ یوکے میں اس بارے میں سب سے اچھا کام ہورہا ہے۔

قیدیوں سے رابطہ

حضور انور نے فرمایا کہ قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبرگیری کا بھی کام ہورہا ہے۔ برکینا فاسو میں 8 ریجنز میں مختلف مقامات پر عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر قیدیوں سے ملاقات کی گئی۔ ان کو کھانے پینے کی چیزیں مہیا کی گئیں۔ 1715 سے زائد مریضوں اور قیدیوں کو تحائف دیئے گئے۔ اس سلسلہ میں متعدد ممالک میں کام ہورہا ہے۔

نومبائعین سے رابطہ بحال کرنے کی مہم

حضور انور نے فرمایا کہ نومبائعین سے رابطہ بحال کرنے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھانا سرفہرست ہے۔ دوران سال 17 ہزار 419 نومبائعین سے رابطہ بحال کیا گیا۔ ان سے بہت عرصہ سے رابطہ ختم ہوگیا تھا۔ گزشتہ 9 سال میں اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 9 لاکھ 57 ہزار سے اوپر نومبائعین سے یہ رابطہ بحال کرچکے ہیں۔ دوسرے نمبر پر نائیجیریا ہے۔ نائیجیریا نے اس سال 18 ہزار سے زائد نومبائعین سے رابطہ کیا۔ یہاں نومبائعین سے رابطہ کی تعداد 6 لاکھ 4 ہزار سے اوپر ہوچکی ہے۔ سیرالیون نے اس سال 80 ہزار نومبائعین سے رابطہ بحال کیا۔ ان کی تعداد کل 3 لاکھ ہوچکی ہے اور اس طرح اور مختلف ممالک ہیں۔

بیعتیں

حضور انور نے فرمایا کہ امسال ہونے والی بیعتیں 5 لاکھ 55 ہزار 235 ہیں۔ سب سے زیادہ مالی، اس کے بعد نائیجیریا، پھر سیرالیون، گھانا، برکینا فاسو، گنی کناکری، سینیگال، بینن، آئیوری کوسٹ اور کیمرون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ میں کافی تیزی سے جماعت پھیل رہی ہے۔ اس سلسلہ میں حضور انور نے چند ایمان افروز واقعات اور رؤیا صادقہ کے ذریعہ سے بیعتیں کرنے کا احوال اور احمدیت قبول کرنے کے بعد نومبائعین میں غیر معمولی تبدیلی کے واقعات بھی بیان فرمائے۔

حضور انور نے اپنے خطاب کے آخر پر فرمایا۔ بہرحال مخالفتیں بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی کام کررہی ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں لوگ خوابوں کے ذریعہ، تبلیغ کے ذریعہ اور احمدیوں کا رویہ، سلوک اور ان کی حالت دیکھ کر جماعت میں شامل بھی ہورہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے انتہائی فضل اور احسانات ہیں ان کا ہم شکر ادا نہیں کرسکتے۔ بس ہمارا یہ کام ہے کہ دعائیں کرتے رہیں اور جس مقصد کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اپنے آپ کو اس حالت میں ڈھالیں جس میں اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھنا چاہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے پر لاگو کریں، اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور یہ ہوگی اور کوئی مخالفت، کوئی روک اس کام میں حائل نہیں ہوسکتی۔ ہر سال نہیں بلکہ ہر روز ہم اس کے نظارے دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ نظارے بڑھاتا چلا جائے اور ہمیں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کی کسی آئندہ اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے دوران اور اختتام پر حاضرین انتہائی جوش و خروش سے اسلامی نعرے بلند کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے رہے۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

حضور انور ایدہ اللہ کے اس خطاب کے ساتھ ہی دوسرے دن کی جلسہ گاہ کی کارروائی بفضلہٖ تعالیٰ بخیر و خوبی پایۂ تکمیل تک پہنچی۔

....

معزز مہمانان کے اعزاز میں عشائیہ

جلسہ سالانہ کی روایات میں جلسہ سالانہ کے درمیانے دن حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر ایڈیشنل وکالت تبشیر کی طرف سے جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے تمام دنیا سے تشریف لانے والے احمدی اور غیر احمدی وفود، جلسہ سالانہ کے افسران، نائب افسران، چند ناظمین جلسہ سالانہ، مبلغین سلسلہ اور دیگر معزز مہمانان کرام کے اعزاز میں دیا جانے والا ایک عشائیہ بھی شامل ہے۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز نمازِ مغرب وعشاء کے بعد تبشیر کی مارکی میں جسے ریزروَن بھی کہا جاتا ہے حسبِ معمول اس دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمازِ مغرب وعشاء پڑھانے کے بعد اس دعوت میں شرکت کے لیے ازراہِ شفقت عشائیہ میں رونق افروز ہوئے۔ تمام شاملینِ دعوت نے کھڑے ہوکر حضرت امیر المومنین کو خوش آمدید کہا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں مختلف ممالک سے تشریف لانے والے منسٹرز، ممبرانِ پارلیمنٹ و دیگر معزز مہمانانِ کرام نے کھانا کھانے کے سعادت حاصل کی۔

امسال اس دعوت میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد بارہ سَو کے قریب تھی جن میں آٹھ سو سے زائد مرد جبکہ اڑھائی سو سے کچھ زائد خواتین شامل تھیں جبکہ اسّی سے زائد رضا کاران نے اس دعوت کی تیاری اور مہمانانِ گرامی کی خدمت میں کھانا پیش کرنے میں معاونت کی۔

خواتین کی جانب حضرت بیگم صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بطور مہمانِ خصوصی تشریف فرما تھیں۔

کھانے کے بعد حضورِ انور ازراہِ شفقت ہالینڈ اور سوئٹزر لینڈ سے تشریف لانے والے مہمانوں کی میز پر تشریف لے گئے اور ان کو ملاقات کی سعادت بخشی۔

اس تقریب کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان
{2014ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر 141)

قارئین الفضل کی خدمت میں ماہ جولائی، اگست 2014ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم میں سے چند واقعات کا خلاصہ پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے تمام احمدیوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے، شریروں کے شر اور ان کے مکر انہی پر الٹا دے اور دشمنوں کے سرغنوں کی پکڑ کا سامان فرمائے۔ آمین

نفرت انگیز ایس ایم ایس

جماعتِ احمدیہ کے ایک عہدیدار کو ان کے موبائل فون پر ایک نامعلوم شخص کی جانب سے متعدد نفرت انگیز اور دھمکی آمیز ٹیکسٹ میسج موصول ہوئے۔ یہ مخالفِ احمدیت شخص انہیں موبائل نمبر 03346383468 سے میسج بھجواتا ہے۔ ان پیغامات میں سے کچھ ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

’۔اگر تم کسی سانپ کو دیکھو تو اسے بے شک چھوڑ دو، لیکن اگر تم کسی قادیانی کو دیکھو تو اس کا سر کچل دو۔

۔حکومتِ پاکستان کو ملکِ عزیز سے قادیانیوں کا نام و نشان مٹا دینا چاہیے۔

۔قادیانیوں کو ملک سے نکال باہر کرو۔ یہ دہشتگرد ہیں۔

۔قادیانیوں کا تعلق ’القاعدہ‘ سے ہے۔ یہ لوگ پاکستان میں دہشتگرد کارروائیوں میں ملوث ہیں۔

۔قادیانی (۔)، قادیانی (۔)

۔میرے دوست تم ایک جھوٹے امام مہدی کو مان رہے ہو۔ اصل امام مہدی نے ابھی آنا ہے۔ تم لوگ کفر کا ارتکاب کر رہے ہو۔ تم کافر ہو۔

۔سارے قادیانی جھوٹے ہیں۔ یہ لوگ جھوٹے مہدی کی عبادت کرتے ہیں۔ قادیانیو! خدا سے ڈرو اور اسلام قبول کرلو۔

۔قادیانی القاعدہ کے ساتھ مل کر پاکستان کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔‘

ان پیغامات کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عامۃ الناس کس قدر اخلاقی پستی کا شکار ہے اور ہر سنی سنائی بات پر یقین کر لینے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتی۔ انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ جس کے بارے میں کوئی بات کی جائے اس سے کم از کم تصدیق تو کروالی جائے کہ فلاں بات جو تمہارے بارے میں کی جارہی ہے کیا وہ درست بھی ہے یا نہیں۔

ہر فیلڈ میں احمدیوں کی مخالفت

لاہور، 21/جون 2014ء: جماعتِ احمدیہ کے مخالفین کو سوسائٹی میں سچائی، دیانت اور حسنِ اخلاق میں شہرت رکھنے والے احمدیوں میں سے کسی کا سرکاری نوکری، پرائیویٹ نوکری یا کاروبار وغیرہ میں ترقی کرنا ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ شاید انہیں اپنے ملک میں ایماندار لوگوں کی ضرورت نہیں رہی!

روزنامہ اوصاف لاہور کی 21/جون 2014ء کی اشاعت میں دی جانے والی یہ سہ کالمی خبر پاکستانی مائنڈ سیٹ کی ایک منہ بولتی تصویر ہے۔ اس اخبار کا کارسپانڈنٹ برائے چناب نگر رپورٹ کرتا ہے:

’۔اگر چناب نگر میں قادیانی پریس کلب رجسٹرڈ کیا گیا تو ضلع میں فساد برپا کر دیا جائے گا۔ (عبدالرحمٰن کلیار، پریس کلب چنیوٹ)

۔قادیانیوں کا پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا اپنے عقائد کو سچا کر کے دکھانے کی کوشش کرے گا۔ اس سے عاشقانِ اسلام کا دل دکھے گا۔

۔چنیوٹ میں وکلاء کا ایک گروہ قادیانی جماعت کی طرف سے پریس کلب رجسٹر کروانے کے خلاف ایکشن لینے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔‘

عبادت: احمدیوں کا حق نہیں

فیصل آباد: مورخہ 26/جولائی 2014ء: احمدی اپنے نماز سنٹر ’بیت الامان‘ فیصل آباد میں نمازِ عشاء ادا کر رہے تھے کہ پولیس کی سرکردگی میں ملاؤں کے ایک گروپ نے نماز سنٹر پر دھاوا بول دیا۔

تفصیلات کے مطابق رات کے نو بجے جب احمدی نمازِ عشاء کی ادائیگی میں مصروف تھے مقامی ملاؤں کی ایک ٹولی خیابان کالونی کی مسجد ختم نبوت سے تعلق رکھنے والے ایک ملاں قاری حبیب الرحمٰن کی زیرِ قیادت وہاں پہنچی۔ انہوں نے زور زور سے دروازے پر دستک دی۔ دروازے پر موجود گارڈ نے جب دیکھنے کے لئے کہ کون دروازہ پر آیا ہے دروازہ کھولا تو یہ لوگ اسے دھکا دے کر نماز سنٹر میں داخل ہو گئے۔

یہ لوگ نماز سنٹر کے حال میں داخل ہو کر توڑ پھوڑ کرتے ہوئے کچھ الماریاں کھولنے لگے۔ اس میں موجود کچھ لٹریچر کو پھاڑ دیا جبکہ کچھ کو اپنے ساتھ لے گئے۔ وہاں موجود نمازیوں نے کسی بھی قسم کی لڑائی سے بچنے کے لئے اوپر والی منزل پر جانا مناسب سمجھا۔

احمدی گارڈ نے فوری طور پر پولیس کو ایمرجنسی نمبر 15 پر فون کیا۔ اس پر حملہ آور دھمکیاں دیتے ہوئے موقع سے فرار ہوگئے۔ انہوں نے جماعتِ احمدیہ کے بزرگوں کے بارے میں نازیبا الفاظ بھی کہے۔ گالیاں دیتے اور اس نماز سنٹر کو بند کرنے کے لئے دھمکیاں دیتے وہ وہاں سے نکل گئے۔

بعد ازاں پولیس موقع پر پہنچی۔ یہاں کا ایک مقامی سیاسی رہنما ایس ایچ او اور جماعتی عہدیداران کو اپنے گھر لے گیا۔ وہاں ان چند ملاؤں کو بھی بلوالیا۔ وہاں پر ہونے والی بات چیت کے دوران ملاں بدستور احمدیوں کے بزرگوں کے خلاف زہر اگلتے رہے۔ انہوں نے اس بات کو منوانے کی کوشش کی کہ احمدی بے شک اس علاقے میں رہتے رہیں لیکن انہیں اس نماز سنٹر کو نماز پڑھنے (عبادت کرنے) کے لئے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

ایس ایچ او واضح طور پر ملاں کی طرفداری کرتا رہا۔ اس نے احمدیوں سے کہا کہ وہ نماز سنٹر میں نماز نہ پڑھیں بصورتِ دیگر ان کے نماز سنٹر کو سیل کر دیا جائے گا اور وہاں ایک گارڈ کھڑا کر دیا جائے گا۔

احمدیوں نے بعض سینئر افسران کو تمام معاملہ لکھ کر پیش کر دیا ہے۔

سندھ میں احمدیہ مخالف قوانین کی بے بنیاد اور بہیمانہ ترویج

خدا آباد، ضلع بدین؛ مورخہ 24/جولائی 2014ء: ٹنڈو بھاگو کے علاقہ میں پانچ احمدیوں محمد ادریس گرگیز، محمد عباس گرگیز، محمد خان گرگیز، مشتاق احمد گرگیز اور مقامی احمدی مبلغ سلسلہ کے خلاف تعزیراتِ پاکستان دفعہ 298-B کے تحت زیر ایف آئی آر نمبر 96/14 ایک مقدمہ قائم کردیا گیا۔

یہ کیس پولیس نے جے یو آئی کے پریس سیکریٹری محمد رمضان کی رپورٹ پر درج کیا۔ رمضان نے شکایت لگائی کہ احمدی اپنی عبادتگاہ کو ’مسجد‘ کہتے ہیں؛ اپنی عبادت کے لئے بلانے کی خاطر یہ لوگ ’اذان‘ دیتے ہیں اور وہاں پر ’قرآن کریم‘ پڑھاتے ہیں۔ شکایت کنندہ کے مطابق وہ جماعت احمدیہ کی ’عبادتگاہ‘ (جسے پاکستانی قوانین کے تحت ’مسجد‘ نہیں کہا جاسکتا) میں گیا تو اس نے دیکھا کہ ملزمان وہاں نماز ادا کر رہے تھے۔ بعد ازاں ان کے مقامی مبلغ نے کھڑے ہو کر درس دیا اور مسلمانوں کو احمدیت میں شامل ہونے کی تبلیغ کی اور مالی معاونت کا وعدہ کیا۔ (مالی معاونت والی بات سے ثابت ہوتا ہے کہ شکایت کنندہ سراسر لغو اور بے بنیاد بات کر رہا ہے!)

اس جھوٹے اور بے بنیاد مقدمہ کے بغیر کسی روک ٹوک کے فوری درج ہو جانے سے ایک منصف مزاج شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ پاکستان میں پولیس کتنی غیر ذمہ داری کا ثبوت دیتی ہے۔ مزید یہ کہ صوبائی دارالحکومت کی جانب سے انہیں کوئی واضح احکامات نہیں پہنچائے جاتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ ملاں کے دباؤ میں ان کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ اور خیبر پختونخواہ سے تعلق رکھنے والی ایک مذہبی لبادہ اوڑھے ہوئے سیاسی جماعت کے ایماء پر کچھ بھی کر گزرنے کو تیار ہے۔ اور مذہبی جماعت بھی ایسی کہ ان کا ’طالبان‘ سے گٹھ جوڑ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں اور وہ طالبان کے پیش کردہ ’اسلام‘ کی شکل کے ماننے والے ہیں۔ اسی پارٹی سے تعلق رکھنے والے ملاؤں نے سندھ کی بہت سی مساجد پر قبضہ جما رکھا ہے اور سندھ کی پہچان صوفیانہ اسلام کو بدنام کرنے کے ساتھ ساتھ اسلام کو ایک شدت پسند مذہب کی صورت میں ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

پاکستان میں شائع ہونے والے ایک انگریزی روزنامہ نے اس بارے میں ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ (ملاحظہ کیجیے ’روزنامہ ڈان‘ شمارہ 26/ جولائی 2014ء)

یہ تو اللہ بھلا کرے اس کیس کو سننے والے جج کا کہ جس نے مقدمہ کی نوعیت اور شہادتوں سے اندازہ لگا لیا کہ اس مقدمہ کی کوئی بنیاد نہیں اور ملزمان کی ضمانت لے لی۔

شیخوپورہ میں پولیس ملاں کے آگے بے بس

شیخوپورہ۔ مورخہ 8/ اگست 2014ء: ایک احمدی مبارز احمد جنڈیالہ روڈ پر جارہے تھے کہ دو غیر احمدی نوجوانوں نے انہیں ایم سی ہائی سکول کے سامنے روکا اور ان میں سے ایک نے کہا:

’او مرزائی، تمہاری گردن بہت اکڑی ہوئی ہے۔‘ مبارز احمد نے جواباً کچھ کہا تو وہاں پر تو تکار ہونے لگی۔ یہاں معاملہ رفع دفع ہوگیا تو ان دونوں نے مقامی ملاں سے رابطہ کیا جس کے نتیجہ میں اس ملاں نے پچاس کے قریب آدمیوں کا ایک جلوس بنا کر مبارز احمد کے گھر کا رخ کیا۔ مبارز نے کے بھائی نے پولیس کو اطلاع کی۔ پولیس کے آنے پر ہجوم کو منتشر کر دیا گیا۔

اگلے روز علاقے کے ڈی ایس پی نے فریقین کے بزرگوں کو بلوا بھیجا۔ احمدیوں کی جانب سے تین باعزت احباب تشریف لے گئے جبکہ ملاں پارٹی کی جانب سے پولیس کو دباؤ میں لینے کے لئے گیارہ آدمی پہنچے جن میں الیاس کشمیری، امیر معاویہ اور ریاض وٹو شامل تھے۔ کالعدم تنظیم سپاہ صحابہ بھی ختم نبوت کی ہی تنظیم میں ضم ہو چکی ہے اس لیے ان لوگوں میں سپاہ صحابہ کے لوگ بھی شامل تھے۔ یہ لوگ انتظامیہ سے تعلق رکھنے والے ایسے افسران سے کافی بدتمیزی اور غصے سے پیش آتے تھے جو اس معمولی سی بات پر کوئی ایکشن لینے پر تیار نہ ہوتے تھے۔

فریقین کے بیانات سن لینے کے بعد ڈی ایس پی نے کہا کہ اس کے نزدیک یہ معاملہ چند نوجوانوں کے جھگڑے سے زیادہ کچھ بھی نہیں اس لیے اس پر کسی قسم کی کوئی کارروائی کرنے کی ضرورت نہیں۔

چنانچہ اس موقع پر ملاں پارٹی نے انتہائی شاطرانہ چال چلتے ہوئے دو ماہ پرانے ایک معاملہ کو پولیس کے سامنے پیش کر دیا جس میں مبارز کے بڑے بھائی عاطف عباس پر توہینِ رسالت کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس نے ایک پوسٹر کو پھاڑ کر اس پر پیشاب کیا تھا۔ اب اس بات کے جھوٹے اور بے بنیاد ہونے میں بھلا کس کو شک ہو سکتا تھا! انہوں نے عاطف عباس کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے پر زور اصرار کیا۔ یہ گرما گرم معاملہ پانچ گھنٹے تک لگاتار جاری رہا جس پر ڈی ایس پی نے کہا کہ عاطف عباس کو اس الزام کی بنا پر ایک سال کے لئے شہر سے چلے جانے کا کہہ دیا جائے۔ اگر وہ ایک سال کے دوران شہر میں واپس آیا تو اس پر دفعہ 295-C کے تحت مقدمہ قائم کر دیا جائے گا۔ جس کی پاداش میں اسے سزائے موت بھی ہو سکتی ہے۔

عاطف نے اس غیر منصفانہ اور جانبدارانہ فیصلہ کو مانتے ہوئے شہر چھوڑ دیا ہے اور دور دراز کسی علاقے میں اپنے کسی عزیز کے ہاں رہائش اختیار کر لی ہے۔

اسے ایک ایسے جرم کی سزا مل رہی ہے جس کا کرنا تو دور کی بات اس کام کے کرنے کا سوچنا بھی ایک احمدی کے نزدیک قابل قبول نہیں۔

(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرِ انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحبؓ اور اُن کی نسل پر حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی شفقتیں

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 23 ستمبر 2010ء میں مکرم ضیاء الدین حمید صاحب کے قلم سے ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحبؓ کپورتھلوی اور آپ کی نسل پر حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء احمدیت کی شفقتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحبؓ آف کپورتھلہ کا تعلق سراوہ ضلع میرٹھ سے تھا۔ آپ کے والد بہت ہی نیک اور ولی اللہ انسان تھے۔ وہ جب حج کے لئے تشریف لے گئے تو راستہ میں انہوں نے کشف میں دیکھا کہ حضرت امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں۔ واپس وطن آکر آپ نے اپنے کشف کا ذکر گھر والوں کے پاس کرتے ہوئے فرمایا کہ کاش مَیں بھی حضرت امام مہدی کا زمانہ پالیتا اور وصیت کی کہ جب حضرت امام مہدی کا ظہور ہو تو آپ لوگ ان کی بیعت کر لینا۔

1857ء کی جنگ کے وقت دہلی اور میرٹھ کے چند خاندان ریاست کپورتھلہ آکر ایک ہی محلّہ میں آباد ہوگئے جو ہندوستانیوں کا محلّہ کہلاتا تھا۔ اس طرح ان کی آپس میں برادری، لین دین، زبان اور تمدن قائم رہا۔ حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحبؓ پہلے تو محکمہ مال میں نائب تحصیلدار تھے پھر جلد ہی آپ کو محکمہ دفاع میں تبدیل کر کے کمانڈر انچیف کا سیکرٹری بنا دیا گیا۔ ان دنوں حضرت محمد خان صاحبؓ ریاست کے ایک بڑے افسر اور سرکاری اصطبل کے انچارج تھے اور تقریباً 400 آدمی ان کے ماتحت تھے۔ سینکڑوں گاڑیاں اور گھوڑے تھے۔ فارغ ہو کر احمدی احباب اُن ہی کے ہاں جمع ہو جاتے اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر ہوتا یا آپؑ کی کوئی کتاب پڑھی جاتی۔ عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں اُن ہی کے ہاں ادا کی جاتیں۔ اور بہت رات گئے احباب اپنے گھروں کو جاتے غرضیکہ یہ تمام لوگ عشق و محبت میں فنا اور آپس میں بے نظیر ہمدردی اور محبت رکھتے تھے۔ اگر کسی دن کوئی شخص نہ آتا تو اس کے گھر پر جاکر خیریت دریافت کرتے۔

حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحبؓ کا شمار 313 صحابہؓ میں ہوتا ہے۔ آپؓ نہایت عبادت گزار ولی اللہ تھے۔ جب لدھیانہ میں حضرت اقدسؑ نے بیعت لینے کا اعلان فرمایا تو حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ نے آپ سے لدھیانہ چلنے کو کہا۔ آپ نے فرمایا کہ میں استخارہ کرلوں۔ انہوں نے فرمایا تم استخارہ کرو، ہم تو جاتے ہیں۔ چنانچہ دیگر احباب لدھیانہ کو روانہ ہوگئے۔ پہلے حضرت منشی اروڑا صاحبؓ نے بیعت کی۔ پھر حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ نے بیعت کی۔ حضرت اقدسؑ نے دریافت فرمایا: آپ کے رفیق کہاں ہیں؟ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ نے عرض کیا: منشی اروڑا صاحب نے بیعت کرلی ہے اور محمد خان صاحب غسل کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نہا کر بیعت کروں گا۔ چنانچہ بعد میں محمد خان صاحب نے بیعت کی۔ جبکہ حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحب کو استخارہ کرنے پر آواز آئی: ’’عبدالرحمٰن آجا‘‘۔ چنانچہ دوسرے دن آکر آپؓ نے بھی بیعت کرلی۔ بیعت میں آپؓ کا نمبر 10 واں تھا۔

حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحبؓ نے 55 سال ملازمت کی۔ اور اپنی قابلیت کی بِنا پر ایک طویل عرصہ تک ناظر محکمہ جنگی رہے۔ لاکھوں روپے کا حساب کتاب تھا۔ کئی کمانڈر انچیف آئے اور گئے۔ سب آپؓ کی دیانت اور خدمت گزاری کے قدردان تھے۔ آپؓ کی دیانت اور تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ پنشن پانے کے بعد آپؓ نے اپنی ملازمت کا پھر محاسبہ کیا اور پھر ریاست کے وزیر اعظم کو لکھا کہ آپؓ سرکاری سٹیشنری سے غریب طلباء، بچے یا دوست احباب کو وقتاً فوقتاً کوئی کاغذ قلم دوات یا پنسل دیتے رہے ہیں۔ بات یہ تھی کہ محلے کے طلباء بچے یا دوست احباب منشی صاحب سے کوئی چیز مانگ لیتے تھے اور لحاظ کے طور پر آپؓ دے دیتے تھے اور یہ ایک بہت ہی ناقابل ذکر شے ہوتی تھی۔ لیکن آپؓ نے محسوس کیا کہ انہیں ایسا کرنے کا دراصل حق نہیں تھا۔ آپؓ نے وزیر اعظم کو لکھا کہ آپ مجھے معاف کردیں تاکہ میں خداتعالیٰ کے رُوبرو جوابدہی سے بچ جاؤں۔ ظاہر ہے وزیر اعظم نے ان سے درگزر کیا۔

حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحبؓ بوڑھے ہوگئے۔ روزنامچہ لکھنے کی عادت تھی۔ ایک روز کوئی 40 سال قبل کا ایک واقعہ نظر سے گزرا کہ آپؓ نے کپورتھلہ کے ایک غیراحمدی عجب خان سے مل کر ایک معمولی سی تجارت کی تھی جس کے نفع میں سے بروئے حساب 40 روپے کے قریب آپؓ کے ذمہ نکلتے تھے۔ آپؓ نے یہ رقم بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی۔ منی آرڈر وصول ہونے کے بعد وہ اپنی مسجد میں گیا اور لوگوں سے کہا کہ تم احمدیوں کو برا تو کہتے ہو لیکن یہ نمونہ بھی تو کہیں دکھاؤ۔ 40 سال قبل کا واقعہ ہے اور خود مجھے بھی یاد نہیں کہ میری کوئی رقم منشی صاحب کے ذمہ نکلتی ہے۔

حضرت منشی صاحبؓ صوم و صلوٰۃ اور تہجد کے ہمیشہ پابند تھے۔ بڑھاپے میں بھی پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ سادگی اور خاکساری ان کا طبعی وصف تھا۔ آپؓ نے ایک رسالہ بھی تصنیف کر کے شائع کیا جو ایک مقامی شخص کے اعتراضات کے جواب میں تھا۔ رسالہ کا نام تھا: ’’عبدالرحمٰن بجواب مسیح قادیان‘‘۔

بعد ازاں حضرت منشی صاحبؓ کپورتھلہ سے ہجرت کر کے قادیان تشریف لے گئے۔ 100 سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔

آپؓ کی 4 بیٹیاں اور ایک بیٹا تھے۔ بیٹے (حضرت ڈاکٹر منشی عبدالسمیع صاحبؓ) بھی اپنے والد کے رنگ میں رنگین تھے۔ وہی زہد و تعبد اور فقر و غنا اور سوز و گداز ان میں بھی پایا جاتا تھا۔ جب مسجد احمدیہ کپورتھلہ پر مخالفین نے قبضہ کرلیا اور احمدیوں کو عدالت میں دعویٰ کرنا پڑا تو شہر کے عمائد اور رؤسا مدعا علیہ تھے۔ احمدی چند احباب تھے اور ان کا رسوخ و اثر کوئی نہ تھا۔ مخالفین کو یقین کامل تھا کہ عدالت اُن کے حق میں فیصلہ کرے گی۔ احمدیوں کے راستے تک بند کر دیئے گئے۔ حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحبؓ اور آپ کے بیٹے حضرت منشی ڈاکٹر عبدالسمیع صاحبؓ چکر کاٹ کر گھر کو جاتے تھے۔ حضرت حافظ امام الدین صاحبؓ جو مسجد احمدیہ کے امام تھے، کو پیٹا گیا اور گھسیٹا گیا آپ کی پگڑی میں آگ پھینکی گئی۔ گالی گلوچ ایک عام بات تھی۔ بعض آوارہ طبع لوگ راستہ روکے رہتے تھے اور احمدیوں کو ستانا اُن کا ایک محبوب مشغلہ تھا۔ 7 سال تک یہ مقدمہ جاری رہا۔ اتفاقاً دورانِ مقدمہ حضرت منشی فیاض علی صاحبؓ نے لدھیانہ کی ایک محفل میں بڑے عجز کے ساتھ آبدیدہ ہو کر حضرت مسیح موعودؑ سے عرض کیا کہ ہم سے مسجد احمدیہ چھن گئی ہے، حضور دعا کریں کہ یہ ہمیں مل جائے۔ حضورؑ نے اس وقت بڑے جلال کے رنگ میں فرمایا کہ اگر میں سچا ہوں اور میرا سلسلہ سچا ہے تو مسجد احمدیہ تمہیں ضرور ملے گی۔ بالآخر مقدمہ چلا، آخری عدالت کا حاکم بحث سن کر مخالفانہ انداز اختیار کر چکا تھا۔ فیصلہ دینے سے پہلے ہی ایک دن وہ کچہری آنے کی تیاری میں تھا کہ اچانک دل کے دورہ سے اس کی موت واقع ہوگئی۔ حضرت ڈاکٹر منشی عبدالسمیع صاحبؓ نے ایک روز پہلے یہ رؤیا دیکھا تھا کہ کسی شخص نے بازار میں آپ سے یہ ذکر کیا ہے کہ اس حاکم کی اچانک موت واقع ہوگئی ہے۔ دوسرے دن من و عن یہ واقعہ ظہور میں آیا۔ پھر جو دوسرا حاکم آیا اُس نے احمدیوں کے حق میں فیصلہ دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں: ’’کپورتھلہ کی مٹی میں خداتعالیٰ نے وہ اثر رکھا ہے کہ یہاں جس قدر لوگ سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں کسی دلیل کسی معجزہ کسی نشان کی وجہ سے نہیں ہوئے اور نہ انہیں کسی کشف و کرامت کی ضرورت ہے کہ ان کے ایمان کو قائم رکھے۔ بڑے سے بڑا ابتلا ہو اور کیسا ہی سخت امتحان ہو۔ ان لوگوں پر خدا کا کچھ ایسا فضل ہے کہ ان کا پائے ثبات ذرہ بھی لغزش نہیں کھاتا اور اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی معجزانہ زندگی کو دیکھ کر آپ کی بیعت ہی نہیں کی بلکہ عشق پیدا کیا‘‘۔

حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحبؓ کی روایت ہے کہ جالندھر میں حضرت اقدسؑ خداتعالیٰ کی وحدانیت پر ایک دفعہ تقریر فرما رہے تھے کہ ایک انگریز سپرنٹنڈنٹ پولیس آگیا اور ٹوپی اتار کر حضرت اقدس کو سلام کیا۔ پھر وہ حضرت اقدسؑ کی تقریر سننے کے لئے کھڑا رہا باوجودیکہ اس کے بیٹھنے کے لئے کرسی بھی منگوائی گئی مگر وہ نہ بیٹھا اور یہ عجیب بات تھی کہ وہ تقریر سنتا ہوا سبحان اللہ۔ سبحان اللہ کہتا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ حضورؑ کو سلام کر کے چلا گیا۔ اس کے بعد جب حضورؑ سیر کو تشریف لے جاتے تو وہ راستے میں گھوڑے پر سوار مل جاتا اور گھوڑے کو ٹھہرا کر ٹوپی اتار کر سلام کرتا۔

حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحبؓ فرماتے تھے کہ جب طاعون شروع ہوئی تو جماعت کپورتھلہ نے بذریعہ خط حضرت اقدسؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر حضور اجازت دیں تو ہم قادیان آجائیں۔ حضورؑ نے تحریر فرمایا: نہیں تم اسی جگہ رہو اور کپورتھلہ کو قادیان کا محلّہ تصور کرو۔ اس پر حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحبؓ نے اپنے ہم وطن حضرت منشی فیاض علی صاحبؓ کو لکھا کہ وہ سراوہ سے کپورتھلہ آجائیں۔ وہ کپورتھلہ تشریف لے آئے۔ حضرت منشی صاحبؓ نے اُن کو اپنے گھر میں ٹھہرایا اور اپنے بیٹے کی طرح ہی ان کا خیال رکھا اور ملازمت کا انتظام بھی کردیا۔ حضرت منشی فیاض علی صاحبؓ کا ایک افسر کرنل جوالا سنگھ آپ کو بہت تنگ کرتا تھا۔ اس پر انہوں نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا: عشاء کی نماز کے بعد دوسو مرتبہ لَاحَوْل پڑھا کریں۔ انہوں نے اس پر عمل کیا تو چند ہی دنوں بعد کرنل صاحب کی پنشن ہوگئی اور اُن کی جگہ اُن کا بیٹا آگیا جو حضرت منشی صاحب کی بہت عزت کرتا تھا۔

حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحبؓ کے ایک داماد حضرت منشی فضل حق صاحبؓ تھے۔ جب انہیں حضرت منشی فیاض علی صاحبؓ کے اس واقعہ کا پتہ لگا تو انہوں نے بھی اس پر عمل کیا۔ کیونکہ ان کے خلاف ایک قتل کا مقدمہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی باعزت بری کردیا۔

حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحبؓ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے بھی بہت احسانات ہیں۔ آپؓ کی ایک بیٹی آپا امۃ اللہ صاحبہ کی شادی کے بعد اُن کے ہاں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہوئیں۔ ابھی بچے چھوٹے ہی تھے کہ والد کی محبت سے محروم ہوگئے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپا امۃ اللہ صاحبہ کی شادی دوسری جگہ کروا دی اور بچوں کو حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے سپرد کردیا کہ آپ اور (حضرت نواب) مبارکہ بیگم صاحبہؓ ان بچوں کی پرورش کریں تو یہ یتیم بچے نوابوں کے گھر پل کر بڑے ہوئے۔

اسی طرح حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحبؓ کی ایک دوسری بیٹی آپا ہاجرہ صاحبہ کے خاوند بھی شادی کے چند سال بعد دو بچیاں بعمر آٹھ سال اور چھ سال چھوڑ کر فوت ہوگئے۔ اُن کی بڑی بیٹی محترمہ سراج بی بی صاحبہ کا بیان ہے کہ میرے والد صاحب کا جب انتقال ہوا تو رشتہ داروں کے ناواجب سلوک سے زندگی سخت تنگ گزرنے لگی تھی۔ آخر ایک نیک دل خاتون میری والدہ اور دونوں بہنوں کو حضرت سیدہ امّ طاہر صاحبہ کے ہاں چھوڑ آئی۔ انہوں نے میری والدہ کو اپنے ہاں کھانا پکانے کے لئے رکھ لیا۔ اس طرح ہم تینوں کو حضرت مصلح موعودؓ اور حضورؓ کے بیوی بچوں کی خدمت کا موقعہ مل گیا اور صرف خدمت کا ہی موقعہ نہیں بلکہ ہمیں ایک مشفق باپ مل گیا جو اپنے سگے باپ سے کہیں زیادہ بہتر باپ تھا۔ جس سے ہم نے روحانی و جسمانی دونوں طرح کی غذائیں حاصل کیں۔ حضورؓ کا سلوک ہمارے ساتھ بالکل اپنے بچوں کا سا تھا۔ آپ کی محبت اور شفقت بے مثال تھی۔ ہم دونوں بہنیں تعلیم حاصل کرنے سکول بھی جاتی رہیں اور جس طرح حضورؓ کے بچوں کو پڑھانے ماسٹر آتے تھے، ہم بھی اُن سے فائدہ اٹھاتیں۔ جس طرح گھر میں صاحبزادیوں کو سلائی کڑھائی سکھائی اُسی طرح ہمیں بھی سکھائی۔ غرضیکہ ہم دونوں بہنوں کو ہر طرح کی سہولت حاصل تھی۔ حتیٰ کہ ہمیں اپنا گھر، اپنا باپ اور اپنے رشتہ دار سب کچھ بھول گیا۔

حضرت سیدہ امّ طاہرؓ کی ہدایات کے مطابق میری والدہ حضور کا کھانا پکاتی تھیں اور ہم دونوں بہنوں کو کھانا پیش کرتی تھیں۔ حضور کھانا بہت ہی کم کھاتے تھے۔ بمشکل دو پھلکے۔ اگر چاول پکے ہوتے تو ساتھ دو چار لقمے چاولوں

ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ کینیڈا اکتوبر 2010ء میں مکرم پروفیسر محمد اسلم صابرؔ صاحب کا نعتیہ کلام شامل اشاعت ہے۔ اس کلام میں سے انتخاب پیش ہے:

عشقِ رسولِ ہاشمی دل میں ہے جاگزیں
سیرت ہے بے مثال تو صورت بھی ہے حسیں
اس کا وجود غایتِ تخلیقِ کائنات
اس کا ظہور باعثِ تزئینِ عالَمیں
لوگو! ہمیں تو گنبدِ خضراء سے پیار ہے
سرمہ ہماری آنکھ کا یثرب کی سرزمیں
اے سیدِ کونین! ہم نازاں ہے آپؐ پر
ہم ہیں گناہگار تُو شفیعِ مُذنبیں

کے کھا لیتے۔ کھانا کھانے کے دوران حضور اخبار بھی پڑھتے رہتے یا ڈاک دیکھتے رہتے تھے۔ کوئی وقت بھی حضور کا ایسا نہ ہوتا کہ حضور جماعتی یا دینی کاموں سے فارغ ہوتے۔ حضور کھانا کھا کر نماز پڑھانے کے لئے تشریف لے جاتے تو بارہا راستہ میں عورتیں اپنے رقعے دیتیں۔ حضور راستہ میں ہی پڑھ کر ان کا جواب عنایت فرما دیتے۔ کسی نے بچے کا نام رکھوانا ہوتا تو وہ بھی اسی وقت تجویز فرما دیتے۔

حضور کا معمول تھا کہ صبح کی نماز کے بعد کچھ دیر آرام فرماتے اور جب اٹھتے تو اخبار الفضل آپ کے لئے آچکا ہوتا تھا۔ حضور اٹھتے ہی الفضل کا مطالعہ فرمانے لگ جاتے۔ بعض خطوط بھی آئے ہوتے ان کے بھی اسی وقت جواب عنایت فرما دیتے۔

ایک مرتبہ جبکہ حضورؓ شملہ میں تشریف فرما تھے۔ اوپر کی منزل میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رہتی تھیں اور نیچے کی منزل میں حضور کی بیگمات و بچگان اور دفتر کا عملہ رہتا تھا۔ جمعہ کا دن تھا۔ دھوبی وقت پر کپڑے نہ لایا تھا اور گھر سے بھی کوئی دھلی ہوئی پگڑی نہ نکلی تو حضورؓ خود اپنی پگڑی دھونے بیٹھ گئے۔ حضرت سیدہ ام طاہر نے بہت اصرار کیا کہ لائیں میں دھودوں۔ حضورؓ نے فرمایا کہ میں کسی ناراضگی کی وجہ سے یہ کام نہیں کر رہا بلکہ اس لئے دھو رہا ہوں کہ ہمارے پیارے آقا حضرت رسول کریمؐ بھی خود اپنے ہاتھ سے اس قسم کے کام کیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضورؓ کو متعدد مرتبہ اپنے رومال خود اپنے ہاتھ سے دھوتے اور سردیوں میں کمرے کی بڑی انگیٹھی میں کوئلے اور لکڑی وغیرہ لا کر ڈالتے دیکھا ہے۔ خادمات سامنے کھڑی ہوتی تھیں لیکن حضورؓ ان سے نہ کہتے۔ شملہ میں جس طرح اپنی بچیوں کو تماشہ دیکھنے بھیجا۔ اسی طرح ہم دونوں بہنوں کو بھی ساتھ بھجوایا اور روپے بھی دیئے کہ بازار سے کچھ نہ کچھ خرید لینا۔ قادیان میں حضورؓ اپنے دفتر یعنی قصر خلافت میں ہی دن اور رات گزارتے تھے اور نیچے دفتر کا عملہ ہوتا تھا تاکہ جلد ہر کام سرانجام پائے۔ ہمارے پیارے آقا کی مہربانیاں اپنی جماعت کے لوگوں سے، یتیموں سے، بیواؤں سے، دردمندوں سے یکساں تھیں۔ حضورؓ نے صرف اپنی جماعت کے بے سہارا لوگوں کے ساتھ ہی شفقتیں نہیں فرمائیں بلکہ میرے سامنے ہندو عورتیں اپنا وظیفہ لینے آیا کرتی تھیں جو کہ حضور نے اپنے پاس سے مقرر کیا ہوا تھا۔ حضور نے ہم دونوں بہنوں کے نکاح پڑھائے۔ ہمیں اپنے گھر سے باری باری رخصت کیا۔ ہر قسم کے تحفہ تحائف دے کر خاص طور پر اپنے ہاتھ سے بنے ہوئے عطروں کی شیشیاں عنایت فرمائیں۔

مضمون نگار لکھتے ہیں کہ یہ واقعات لکھتے لکھتے مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ یاد آگئے۔ یہ عاجز ایک دن جب حضورؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو سردی بہت تھی اور کمرہ بہت ٹھنڈا تھا۔ حضور انگیٹھی میں خود لکڑیاں رکھ کر آگ لگانے لگے۔ لکڑیاں کچھ گیلی تھیں اس لئے آگ نہیں لگ رہی تھی۔ عاجز نے عرض کیا حضور میں آگ سلگائے دیتا ہوں حضورؒ نے فرمایا تم کرسی پر بیٹھ جاؤ میں خود آگ سلگاؤں گا۔

خاکسار کی والدہ مریم بیگم، جو حضرت منشی ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کی بڑی بیٹی اور حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحب کی پوتی تھیں، 1901ء میں پیدا ہوئیں تو آپ کی پیدائش پر آپ کی والدہ انتقال کرگئیں۔ پھر میری والدہ کی پرورش بھی اُن کی پھوپھی آپا ہاجرہ صاحبہ نے کی۔ حضرت مصلح موعودؓ کا یہ بھی احسان تھا کہ آپا ہاجرہ کی لے پالک اِس تیسری بیٹی کا بھی سارا بوجھ برداشت کیا۔ 1917ء میں میرے والد صاحب جو کہ کشمیر میں مربی سلسلہ تھے سے شادی بھی کردی۔ نکاح حضورؓ نے خود پڑھا اور رخصتی بھی آپؓ نے خود کی۔ حضرت والد صاحبؓ بھی کپورتھلہ کے رہنے والے تھے اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ 1902ء میں آپؓ نے حضرت اقدسؑ کی بیعت کی تھی۔

اعزازات

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 2011ء کے مختلف شماروں میں شائع ہونے والی خبروں کے مطابق:

☆ مکرم آصف نصیر صاحب نے MBA میں ملک میں موجود کامیٹس انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی کے تمام اداروں میں اوّل آکر وفاقی وزیر سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی سے گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔ موصوف کو کامیٹس کے لاہور کیمپس کی طرف سے بھی گولڈ میڈل اور تمام سمیسٹرز میں وظیفہ سے نوازا جاچکا ہے۔

☆ مکرم عبدالاعتصام فاروق صاحب کو بحریہ یونیورسٹی اسلام آباد میں اپنی چارسالہ تعلیم کے دوران 5 سمیسٹرز میں سکالرشپ حاصل کرکے بیچلر آف الیکٹریکل انجینئرنگ میں ٹاپ پوزیشن اور یونیورسٹی کا دوسرا بڑا اعزاز حاصل کرنے پر چیف آف نیول سٹاف نے گولڈمیڈل دیا۔

☆ عزیزہ گلناز ناصر بنت مکرم ناصر احمد صاحب آف ربوہ نے مدرسۃ الحفظ ربوہ میں چار ماہ 26 دن میں قرآن کریم حفظ کرکے نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ قبل ازیں یہ ریکارڈ 9 ماہ اور 9 دن تھا۔

☆ مکرم ہمایوں عارف صاحب نے پنجاب یونیورسٹی لاہور میں جیولوجی کے چارسالہ فیلڈورک میں بہترین جیالوجسٹ قرار پا کر طلائی تمغہ حاصل کیا ہے۔

☆ پاکستان میں قانون کے مطابق چودہ سال کی عمر سے پہلے کوئی بچہ میٹرک کا امتحان نہیں دے سکتا۔ تاہم دس سالہ عزیزہ ستارہ بروج اکبر (واقفہ نو) نے بیالوجی میں بھی 'اولیول' کرلیا ہے۔ گزشتہ سال عزیزہ نے نوسال کی عمر میں کیمسٹری میں 'اولیول' کرکے عالمی شہرت حاصل کی تھی۔

☆ مکرمہ طیبہ قمر صاحبہ نے سرگودھا یونیورسٹی سے ایم اے ہسٹری میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

☆ عزیزہ مائرہ احمد بنت لیفٹیننٹ کرنل وسیم احمد صاحب نے کلاس دہم میں انٹرسکول میتھ اولمپیاڈ 2011ء میں 407 طلباء و طالبات میں اوّل آکر گولڈمیڈل اور دس ہزار روپے نقد انعام حاصل کیا۔ عزیزہ کی انگریزی شاعری اور فکشن میں تیرہ سال کی عمر میں تیار کردہ دو کتب 2007ء میں امریکہ کے ایک اشاعتی ادارہ نے شائع کی تھیں۔

☆ مکرم محمد ساجد خانصاحب MBA میں اپنے Batch میں اوّل آئے ہیں۔ قبل ازیں موصوف BBA(hons) میں بھی اوّل آئے تھے۔ چنانچہ انہیں نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس کی طرف سے دو گولڈ میڈل دیئے گئے ہیں۔

☆ مکرمہ حامدہ امجد صاحبہ نے BBA(hons) میں اپنے Batch میں دوم آکر نقرئی تمغہ حاصل کیا ہے۔

☆ مکرم منصور احمد صاحب (واقف نو) نے U.S.M.L.E. کے دونوں حصوں میں میڈیکل کالجز کے طلباء میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ نیز TB پر اُن کی ایک تحقیق کو یورپین سٹوڈنٹ کانفرنس میں پیش کرنے کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

☆ عزیزہ نائمہ داؤد صاحبہ فیڈرل بورڈ اسلام آباد کے میٹرک کے امتحان میں دوم آئی ہیں۔

☆ مکرم امیر محمد قیصرانی صاحب (واقف نو) نے غلام اسحٰق خان انسٹیٹیوٹ سے مکینیکل انجینئرنگ میں اوّل آکر گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔

☆ مکرم روحان ظفر ہاشمی صاحب نے CA انٹر کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور وہ 'کمپنی لاء' کے مضمون میں پاکستان بھر میں اوّل آئے ہیں۔

☆ مکرمہ ڈاکٹر نورالصباح صاحبہ نے بقائی میڈیکل یونیورسٹی سے ڈاکٹر آف فارمیسی میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ وہ اپنے پانچ سالہ کورس میں بھی ہر سال گولڈ میڈل حاصل کرتی رہی ہیں۔

مکرم صوبیدار ملک محمد خان صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 29 ستمبر 2010ء میں پنجند کے پہلے احمدی مکرم صوبیدار ملک محمد خان صاحب کے بارہ میں مکرم ریاض احمد ملک صاحب کا مختصر مضمون شامل اشاعت ہے۔

مکرم صوبیدار ملک محمد خان صاحب ولد نور خان صاحب (قوم اعوان) فوج میں ملازم تھے۔ پہلی جنگ عظیم 1914ء میں آپ ترکی (قسطنطنیہ) گئے۔ جس جگہ پر انہوں نے کیمپ لگایا وہاں پہلے غالباً بعض احمدی احباب نے کیمپ لگایا تھا۔ چنانچہ صوبیدار صاحب کو وہاں سے کسی اخبار کا تراشہ ملا جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام تحریر تھا: ''دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا''۔

صوبیدار صاحب اپنے لوگوں کو کام پر لگا کر خود وہ کاغذ پڑھنے لگتے۔ آپ کے ساتھ پنجند کے مکرم حوالدار نواب خان ولد محمد خان اعوان بھی تھے۔ انہوں نے صوبیدار صاحب سے کہا کہ آپ ہمیں آرڈر دے کر خود یہ کاغذ پڑھنے لگ جاتے ہیں۔ اس میں کیا لکھا ہے؟ آپ نے انہیں بھی وہ کاغذ پڑھایا۔

مکرم صوبیدار صاحب کو کاغذ تو مل گیا لیکن یہ علم نہیں تھا کہ اس شخص کی تلاش کیسے کی جائے۔ آپ نہایت ہی عبادت گزار، تہجد گزار اور نیک فطرت انسان تھے۔ آپ نے دعائیں شروع کردیں۔

ایک دن آپ قسطنطنیہ میں ہسپتال میں گئے تو ایک احمدی ڈاکٹر سے ملاقات ہوگئی۔ تبادلہ خیال ہوا تو دل نے احمدیت کی صداقت کی گواہی دی اور آپ نے قسطنطنیہ سے ہی بیعت کا خط لکھ دیا۔ جنگ عظیم اول ختم ہوئی تو آپ اپنے گاؤں واپس آئے اور وہاں تبلیغ شروع کردی۔ آپ کی اہلیہ سمیت کئی سعید روحوں نے قبول احمدیت کی توفیق پائی۔ پنجند میں جماعت قائم ہوئی اور مسجد احمدیہ بیت الحمد بھی تعمیر کی گئی جس کے لئے مکرم عطا محمد صاحب نے اپنی ذاتی جگہ صدر انجمن احمدیہ کو عطیہ کے طور پر پیش کی تھی۔

مکرم ماسٹر عطاء اللہ خانصاحب آف کاٹھگڑھ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 29 ستمبر 2010ء میں مکرم رانا عبدالرزاق صاحب آف کاٹھگڑھ کا مضمون شائع ہوا ہے جس میں مکرم ماسٹر عطاء اللہ خانصاحب کا ذکر خیر کیا گیا ہے۔

محترم ماسٹر عطاء اللہ خان صاحب 1901ء میں کاٹھگڑھ میں حضرت چوہدری خواجہ خانصاحبؓ ولد حضرت چوہدری بلند خانصاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم احمدیہ مڈل سکول کاٹھگڑھ سے حاصل کی اور آٹھ جماعت پاس کرکے اسی سکول میں بطور ماسٹر تعینات ہوئے اور تقسیم ملک تک اس سکول میں تعینات رہے۔

محترم ماسٹر صاحب جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ جماعت کاٹھگڑھ کی مجلس عاملہ کے جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری تعلیم و تربیت بھی رہے۔

جلسہ سالانہ قادیان 1937ء کے موقع پر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ احمدیوں کو شرعی طور پر حصہ جائیداد عورتوں کو دینا چاہئے مگر بعض احمدی دوست بھی اس پر عمل کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ ماسٹر عطاء اللہ خاں صاحب جب یہ تقریر سن کر کاٹھگڑھ آئے تو پھر تینوں بھائیوں نے باہم مشورہ کرکے اس حکم پر عمل کیا اور اپنی بہن کو جائیداد کا حصہ دے کر حضورؓ کی خدمت میں خط لکھا۔

آپ بہت باعلم اور بااخلاق اور جوشیلے احمدی تھے۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ کے گہرے مطالعہ نے ان کے علم کو چار چاند لگا دیئے تھے۔ بہت ہی مدلل اور معقول گفتگو ان کا شعار تھی۔ کاٹھگڑھ کی جماعت احمدیہ کے روح رواں تھے۔ خلیفۂ وقت کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور دوسرے احباب کو بھی ترغیب دیتے۔

تقسیم ملک کے بعد آپ کو پندرہ ایکڑ زرعی اراضی ضلع خوشاب میں الاٹ ہوئی اور وہیں ایک پرائمری سکول میں ملازمت بھی مل گئی۔ قریباً 1970ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ سارے علاقہ میں آپ کی بہت عزت تھی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے دارالعلوم غربی ربوہ میں مکان بنوایا اور وہیں رہائش اختیار کی۔ اپریل 1972ء میں وفات پائی۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

آپ بہت ہی نرم دل، حسن ظن رکھنے والے، اپنوں اور غیروں سے محبت اور شفقت سے پیش آنے والے، نمازی اور پرہیزگار، خداتعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والے قناعت پسند، ایک شاکر اور باکردار انسان تھے۔ آپ کے دو بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 2 نومبر 2010ء میں مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ہر ایک قطرۂ خوں فصلِ گل اُگائے گا
یہ خون اب کے انوکھا ہی رنگ لائے گا
بنے گا باعثِ تزئینِ گلشنِ احمد
لہو شہیدوں کا یوں رائیگاں نہ جائے گا
خدا کے گھر میں اگر دیر ہے اندھیر نہیں
منا لے خیر عدُو، کب تلک منائے گا
وہ جس نے عُسر میں بھی یُسر کا دیا مُژدہ
غموں کے بعد وہ خوشیوں سے بھی ملائے گا

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 23 ستمبر 2010ء میں مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

اللہ اُن کے شر اُن پر اُلٹائے گا
انشاء اللہ امن کا موسم آئے گا
حق کو غالب آنا ہے ہر حالت میں
باطل اک نہ اک دن منہ کی کھائے گا
ظالم کے کردار پہ جو خاموش رہے
اصل میں ظالم کا وہ ساتھ نبھائے گا
ڈرتے ہیں اب لوگ عبادتگاہوں سے
کب کوئی دہشتگرد وہاں دَر آئے گا
مجھ کو اپنا گھر جلنے کی فکر نہیں
اس سے کچھ اندھیرا تو چھَٹ جائے گا
وہی تو قدسی عہد میں پورا اترے گا
آخر تک جو سچ کا ساتھ نبھائے گا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
October 10, 2014 – October 16, 2014

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday October 10, 2014

00:15	World News
00:35	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:05	Yassarnal Quran: A children's programme presented teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
01:25	Inauguration Of Baitul Ghafoor Mosque: Recorded on March 18, 2012.
02:45	Japanese Service
03:40	Tarjamatul Quran Class: Recorded on November 12, 1997.
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 248.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Yassarnal Quran
06:55	Inauguration Of Baitul Aman Mosque: Recorded on March 4, 2012.
07:55	Siraiki Service
08:20	Rah-e-Huda
09:55	Indonesian Service
11:00	Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
11:35	Dars-e-Hadith
12:00	Live Friday Sermon
13:15	Seerat-un-Nabi
14:00	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
14:10	Yassarnal Quran
14:35	Shotter Shondhane
15:40	Dua-e-Mustaja'ab: A programme about the acceptance of prayers of the companions of the Promised Messiah.
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Inauguration Of Baitul Aman Mosque [R]
19:20	Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
20:20	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda

Saturday October 11, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:40	Yassarnal Quran
01:10	Inauguration Of Baitul Aman Mosque
02:10	Friday Sermon: Recorded on October 10, 2014.
03:20	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 249.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:00	Jalsa Salana UK Address: Recorded on July 26, 2008.
08:00	International Jama'at News
08:35	Question And Answer session: Recorded on May 20, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon [R]
12:20	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30	Al-Tarteel
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan: Live poem request programme.
14:05	Bangla Shomprochar
15:05	Spotlight
16:00	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel
18:00	World News
18:25	Jalsa Salana UK Address [R]
19:30	Faith Matters: An informative and contemporary English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda
22:35	Story Time: A children's programme featuring Islamic stories, teaching various aspects of religious and moral values.
22:50	Friday Sermon [R]

Sunday October 12, 2014

00:05	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Al-Tarteel
01:20	Jalsa Salan UK Address
02:25	Story Time
02:45	Friday Sermon: Recorded on October 10, 2014.
03:55	Spotlight
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 250.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal: Recorded on February 3, 2013.
08:05	Faith Matters
09:05	Question And Answer Session: Recorded on May 12, 1996.
10:00	Live Asr-e-Hazir: A live talk show on a variety of contemporary issues and their possible solution in light of Islamic teachings.
11:05	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on August 30, 2013.
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Friday Sermon [R]
14:05	Shotter Shondhane
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R]
16:20	Ashab-e-Ahmad
17:00	Kids Time: A children's program teaching various prayers, Hadith, general Islamic knowledge and arts and crafts.
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:25	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R]
19:30	In-Depth
20:40	Roots To Branches
21:10	Water For Life
22:00	Friday Sermon [R]
23:10	Question And Answer Session [R]

Monday October 13, 2014

00:05	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Quran
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal
02:25	Roots To Branches
02:55	Friday Sermon: Recorded on October 10, 2014.
04:00	Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 251.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:00	Inauguration Of Baitul Atta Mosque: Recorded on March 17, 2012.
08:00	International Jama'at News
08:35	Quiz Roohani Khaza'ain
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on March 7, 1999.
10:00	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on June 20, 2014.
11:10	Malayalam Service
11:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:30	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on January 2, 2009.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Malayalam Service
15:30	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
16:00	Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:30	Inauguration Of Baitul Atta Mosque [R]
19:30	Real Talk
20:30	Rah-e-Huda
22:00	Friday Sermon [R]
23:05	Malayalam Service
23:30	Quiz Roohani Khaza'ain

Tuesday October 14, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00	Al-Tarteel
01:30	Inauguration Of Baitul Atta Mosque
02:25	Kids Time: A children's programme teaching various prayers, Hadith, general Islamic knowledge and arts and crafts.
03:00	Friday Sermon: Recorded on January 2, 2009.
04:05	MTA Travel
04:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 252.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal: Recorded on February 3, 2013.
08:00	Alif Urdu
08:35	Australian Service
09:05	Question And Answer Session: Recorded on May 12, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on October 10, 2014.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Real Talk
14:00	Bangla Shomprchar
15:05	Spanish Service
15:40	Asr-e Hazir
16:45	Ahmadiyya Medical Association
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on October 10, 2014.
20:30	Alif Urdu
21:10	Noor-e-Mustafwi
21:25	Ahmadiyya Medical Association
22:00	Asr-e Hazir
23:00	Question And Answer Session [R]

Wednesday October 15, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Yassarnal Quran
01:15	Noor-e-Mustafwi
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal
02:30	Alif Urdu
03:15	Ahmadiyya Medical Association
04:00	Pakistan In Perspective
04:25	Australian Service
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 253.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:00	Jalsa Salana UK Address: Recorded on July 27, 2008.
08:00	Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
09:00	Question And Answer Session: Recorded on May 20, 1995.
10:20	Indonesian Service
11:25	Swahili Service
12:20	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on January 2, 2009.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Deeni-O-Fiqahi Masail
15:45	Kids Time: A children's programme teaching various prayers, hadith, general Islamic knowledge and arts and crafts.
16:30	Faith Matters
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana UK Address [R]
19:30	French Service: Horizons d'Islam
20:30	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:10	Kids Time
22:00	Friday Sermon [R]
23:00	Intikhab-e-Sukhan

Thursday October 16, 2014

00:05	World News
00:25	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:50	Al-Tarteel
01:20	Jalsa Salana UK Address
02:25	Deeni-O-Fiqahi Masail
03:00	Qisas-ul-Ambiyaa: A series of programmes looking at the lives of Prophets, in light of the Holy Quran.
03:55	Faith Matters
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 245.
06:00	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
06:15	Yassarnal Quran
06:40	Inauguration Of Baitul Ghafoor Mosque: Recorded on March 18, 2012.
07:55	In-Depth: A series of new programmes looking at various aspects of today's society.
09:00	Tarjamatul Quran Class: Recorded on November 12, 1997.
10:05	Indonesian Service
11:15	Pushto Muzakarah
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35	Yassarnal Quran
12:55	In-Depth
14:00	Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on October 10, 2014.
15:10	Kasre Saleeb
15:45	Persian Service: A series of Persian programmes.
16:20	Tarjamatul Quran Class [R]
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Inauguration Of Baitul Ghafoor Mosque [R]
19:35	German Service
20:40	Faith Matters
21:35	Tarjamatul Quran Class [R]
22:50	In-Depth

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 21 | Friday 03 October , 2014 | Issue No. 40

گزشتہ ایک سال میں دو نئے ممالک Belize اور Uruguay میں احمدیت کا نفوذ۔اس طرح اب تک دنیا کے 206 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔اس سال میں 204 نئی مساجد تعمیر ہوئیں اور 382 بنی بنائی مساجد جماعت کو عطا ہوئیں۔ 184 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔اس طرح اب تک 113 ممالک میں احمدیہ مشن ہاؤسز اور مراکز کی تعداد 2808 ہو چکی ہے۔

اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی طرف سے 72 زبانوں میں مکمل قرآن کریم کے تراجم طبع ہو چکے ہیں۔اس سال ماوری زبان میں مکمل قرآن مجید کا ترجمہ شائع ہوا۔

مختلف زبانوں میں کتب و پمفلٹس کے تراجم اور طباعت کا تذکرہ۔گزشتہ ایک سال میں 666 مختلف کتب، پمفلٹس ،فولڈرز وغیرہ 43 زبانوں میں شائع ہوئے جن کی مجموعی تعداد 61 لاکھ 52 ہزار ہے۔اس وقت دنیا کی 28 زبانوں میں 143 جماعتی جرائد و اخبارات شائع ہو رہے ہیں۔

گزشتہ ایک سال میں 2235 نمائشوں کے ذریعہ 5 لاکھ 81 ہزار سے زائد افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔اسی طرح 11047 بکسٹالز اور 226 بک فیئرز میں شمولیت کے ذریعہ 80 لاکھ سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچا۔دنیا بھر میں 1550 اخبارات نے 3826 جماعتی مضامین، آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع کیں جن کے قارئین کی مجموعی تعداد 55 کروڑ 14 لاکھ 65 ہزار بنتی ہے۔اس سال میں ایک کروڑ 34 لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔

اس سال میں 5 لاکھ 55 ہزار 235 افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور ماہنامہ موازنہ مذاہب اور مختلف وکالتوں اور زبانوں کے ڈیسکس کے علاوہ متفرق جماعتی اداروں کی کارکردگی کا اجمالی تذکرہ۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زندگی بخش خطاب میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر گزشتہ سال میں نازل ہونے والے بے پایاں افضال و انعامات اور الٰہی نصرت و تائیدات کے ایمان افروز کوائف اور واقعات کا روح پرور بیان)

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے 48 ویں جلسہ سالانہ کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجز + فرخ راحیل)

بقیہ کارروائی جلسہ سالانہ یوکے۔ 30/اگست 2014ء بروز ہفتہ

The Plaque of Peace

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ مؤرخہ 26 ستمبر 2014ء کے صفحہ نمبر 16 کے چوتھے کالم میں جلسہ سالانہ یوکے کی رپورٹ میں غلطی سے یہ لکھا گیا ہے کہ مکرم امیر صاحب یوکے نے اس سال کے امن کا انعام (Peace Prize) مکرم Choi Lee صاحب کو دینے کا اعلان کیا۔ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔ 26 ستمبر کے الفضل کے انٹرنیٹ ایڈیشن میں اس حصہ رپورٹ کی درستی کردی گئی ہے۔دراصل اس سیشن میں مکرم امیر صاحب یوکے نے سنگاپور کی تنظیم گلوبل آؤٹ سٹینڈنگ چائینز 100 (GOC-100) کے چیئرمین Mr. Lee Khoon Choy کے نمائندہ Mr. Peter Lee کو سٹیج پر خطاب کی دعوت دی۔مسٹر لی نے اپنے بیان میں کہا کہ گزشتہ سال 6/ستمبر کے دن ان کے چیئرمین کو سنگاپور میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔انہوں نے کہا کہ GOC 100 حضورِ انور کی دنیا میں قیامِ امن کے لئے قابل قدر اور غیر معمولی کاوشوں اور خدمات کے اعتراف میں ’امن کے لیڈر‘ یعنی حضورِ انور کی خدمت میں ’امن تختی‘ (The Plaque of Peace) کا تحفہ پیش کر رہی ہے۔اس تختی پر ڈریگن بنا ہوا ہے۔یہ ڈریگن لیڈرشپ کی علامت ہے اور حضور بلاشبہ ایک عالمی جماعت کے لیڈر ہیں جو دنیا بھر میں امن اور سلامتی کے قیام کے لیے اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔اس کے بعد انہوں نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ’امن تختی‘ اور خوشبو کا تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

معزز مہمانوں کی تقاریر کے بعد باقاعدہ اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

اجلاس کی کارروائی

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کے آخری اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے لئے حضور انور ایدہ اللہ نے مکرم ہانی طاہر صاحب کو بلایا۔انہوں نے سورۃ الصّف کی آیات 11 تا 14 کی تلاوت کی جن کا اردو ترجمہ مکرم عطاء المومن زاہد صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔اس کے بعد مکرم مصور احمد صاحب آف آسٹریا نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پاکیزہ منظوم کلام

یارو مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار
رہ تکتے تکتے جن کی کروڑوں ہی مر گئے

مترنّم آواز میں پیش کیا۔

حضور انور کا خطاب

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن مورخہ 30/اگست 2014ء کو بعد دوپہر کے خطاب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالِ گزشتہ میں جماعت احمدیہ پر ہونے والی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش اور نصرت الٰہی کا ذکر فرمایا۔جب حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو پنڈال نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضور انور نے تقریباً پونے دو گھنٹے کا خطاب فرمایا۔جس میں تفصیل کے ساتھ جماعتی ترقیات اور انعامات الٰہی کا ذکر فرمایا۔یہ دراصل مختصر سا جائزہ تھا جس کو حضور انور نے خلاصے کے طور پر پیش فرمایا۔حضور انور نے جماعت کے مختلف شعبہ جات کے تحت ان کی کارکردگی اور اعداد و شمار پیش فرمائے اور ساتھ ساتھ بہت ہی ایمان افروز واقعات نے خطاب کو چار چاند لگا دیئے۔اس رپورٹ میں شعبہ جات کی کارکردگی اور اعداد و شمار شامل ہیں۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے خطاب کے آغاز میں فرمایا حسب روایات آج کی تقریر میں جو رپورٹ پیش کی جاتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت احمدیہ پر ہونے والے افضال اور اس کی بارشوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔اس وقت میں کچھ حصے اس میں سے بیان کروں گا۔

نئے ممالک میں جماعت کا نفوذ

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بھی اللہ تعالیٰ نے دو نئے ممالک جماعت احمدیہ کو دیئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے 206 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔نئے ممالک بیلیز (Belize) اور یوروگوئے (Uruguay) ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بیلیز سنٹرل امریکہ میں واقع ہے اس کے شمال میں میکسیکو ہے اور جنوب میں ہنڈوراس

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں